امام احمد رضا کانفرنس

مجلہ سنہ ۱۴۱۲/۱۹۹۱

انٹرنیشنل

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

نیشنل بینک آف پاکستان
میں آپ
فارن کرنسی اکاؤنٹ
کھول کر
زیادہ منافع کے ساتھ اپنے سرمایہ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں

نمایاں خصوصیات

- پاکستانی اور غیر ملکی شہری اب ملک بھر میں نیشنل بینک کی کسی بھی مجاز شاخ میں فارن کرنسی اکاؤنٹ رکھ سکتے ہیں۔
- رقم کسی بھی فارن کرنسی اکاؤنٹ میں جمع کرائی جا سکتی ہے جو پاکستانی کرنسی میں تبدیل ہو سکتی ہو۔
  یہ اکاؤنٹ امریکن ڈالر، پاؤنڈ اسٹرلنگ، ڈوئش مارک اور جاپانی ین میں سے کسی بھی کرنسی میں کھولے جا سکتے ہیں۔
- جمع کی جانے والی رقم باہر سے ترسیل کردہ فارن کرنسی یا ٹریولرز چیک یا فارن ایکسچینج بیئرز سرٹیفکیٹ اور کرنسی نوٹوں کی شکل میں بھی ہو سکتی ہے۔
- رقم نکالنے یا دنیا کے کسی حصے میں بھیجنے پر کوئی پابندی نہیں۔
- منافع اس سے زائد ہوگا جو بیرونِ ملک جمع شدہ رقم پر آپ کو حاصل ہوگا۔
- جو لوگ پاکستان میں رہائش پذیر نہ ہوں وہ اپنی جمع شدہ رقم کی ضمانت پر پاکستانی روپے میں قرضہ حاصل کر سکتے ہیں۔
- آپ کی جمع شدہ رقوم اور ان پر منافع زکوٰۃ، انکم اور دولت ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔
- حصولِ رقم کے ذرائع بھی متعلقہ حکام کی پوچھ گچھ سے مبرا ہیں۔

شرحِ منافع

Currency	3 Months	6 Months	1 Year	2 Years	3 Years
US Dollar	6.3125	6.5000	6.8750	7.3750	7.6250
Pound Stg.	11.5625	11.4375	11.5000	12.0000	12.2500
Deutsche Mark	10.0000	10.1250	10.3125	10.8125	11.0625
Japanese Yen	8.0000	7.7500	7.6250	8.1250	8.3750

Subject to change without notice

اندرونِ ملک مجاز شاخیں

شہر	نمبر	برانچ	فون
کراچی	۱	مین برانچ	2412845
	۲	شہید ملت روڈ برانچ	441526
	۳	صدر برانچ	511903
	۴	حسرت موہانی روڈ برانچ	232397
	۵	ایکٹ پی ٹی برانچ	210979
	۶	ایواری ٹاور برانچ	516283
	۷	پی آئی ڈی سی برانچ	512394
	۸	ماڈل برانچ کہکشاں	531556
	۹	ایم اے جناح روڈ برانچ	712975
	۱۰	کاٹن ایکسچینج برانچ	2416446
	۱۱	پی ای سی ایچ ایس برانچ	432276
	۱۲	فارن آفس برانچ	510487
لاہور	۱۳	مین برانچ	322597
	۱۴	واپڈا ہاؤس برانچ	211578
	۱۵	ماڈل برانچ	873009
	۱۶	ریگل چوک برانچ	67712
اسلام آباد	۱۷	مین برانچ	827151
	۱۸	ماڈل برانچ	825684
	۱۹	پنیڈے ان برانچ	827738
	۲۰	نیول ہیڈکوارٹرز برانچ	823036
گوجرانوالہ	۲۱	سول لائنز برانچ	80431
	۲۲	عطا بلڈنگ برانچ	76402
سیالکوٹ	۲۳	ڈی سی سیالکوٹ برانچ	82076
	۲۴	سیالکوٹ سٹی برانچ	86238
راولپنڈی	۲۵	راولپنڈی کینٹ برانچ	563966
	۲۶	راولپنڈی سٹی برانچ	553214
حیدرآباد	۲۷	رسالہ روڈ برانچ	29045
	۲۸	فاطمہ جناح روڈ برانچ	28369
پشاور	۲۹	پشاور سٹی برانچ	214367
	۳۰	پشاور کینٹ برانچ	75418
دیگر شاخیں	۳۱	سول لائنز برانچ فیصل آباد	22784
	۳۲	سول لائنز برانچ سرگودھا	60413
	۳۳	سول لائنز برانچ جہلم	4072
	۳۴	واہ کینٹ برانچ واہ	3493
	۳۵	مین برانچ ملتان	30419
	۳۶	ڈسٹرکٹ کورٹس برانچ بہاولپور	3261
	۳۷	نوشہرہ کینٹ برانچ	2228
	۳۸	مین برانچ ایبٹ آباد	6159
	۳۹	مین برانچ مینگورہ، سوات	5101
	۴۰	ٹی آئی پی برانچ ہری پور	3213
	۴۱	مین برانچ کوئٹہ سٹی	75186
	۴۲	میرپور (آزاد کشمیر) برانچ	2215
	۴۳	ڈی آئی خان برانچ	4165
	۴۴	ڈی جی خان برانچ	2985
	۴۵	ڈسٹرکٹ کورٹس برانچ ساہیوال	74607
	۴۶	کوہاٹ برانچ	3056
	۴۷	مردان برانچ	63064

مزید تفصیلات کے لیے ہماری قریبی شاخ سے رجوع فرمائیں

نیشنل بینک آف پاکستان — آپ کی خدمت ہمارا افتخار

ہیڈ آفس: آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی۔ پاکستان
Telephones. 2416780-10 lines 2414041-5 lines
Telex: 23180. 23732. 23733. 2734. 23179. 28067 NBP PK
Fax 2416769

United

PID-1-41/91

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ، ہمارے ملک کو امن کا
گہوارہ بنادے

SAPPHIRE TEXTILES

The ace of Pakistan's textile industry

PARAGON
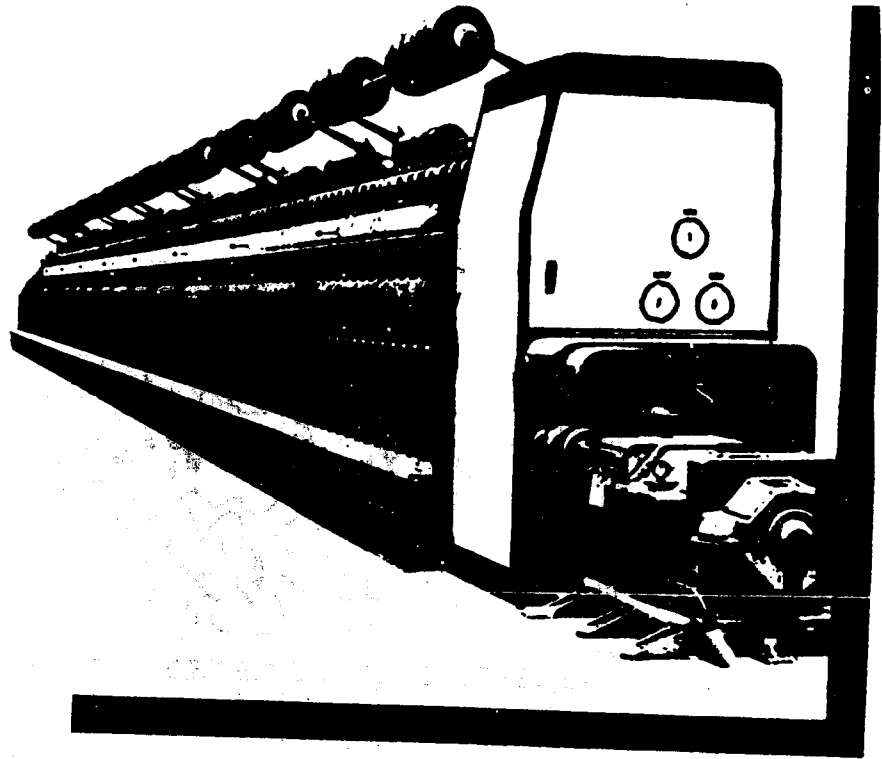
Bringing the tradition of craftsmanship in spinning together with the wonders of textile technology, we define quality for the textile world.

—Making textile development a reality in Pakistan.

Sapphire Textile Mills Limited

149, Cotton Exchange Building,
2nd floor, I. I. Chundrigar Road, Karachi-2 (Pakistan)
Telephones: - 230930 - 230961
Telex : 2631 PK.

ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
marksman

With Best Compliments of Wishes

Hasan Ali Karabhai Foundation

حمد

حضرت رضا قدس سرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْكَوْنِ وَ الْبَشَرِ — حَمْداً يَدُوْمُ دَوَاماً غَيْرَ مُنْحَصِرِ

وَاَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ الزَّاكِيَاتِ عَلٰى — خَيْرِ الْبَرِيَّةِ مُنْجِي النَّاسِ مِنْ سَقَرِ

بِكَ الْعِيَاذُ اِلٰهِي اِنْ اَشَا حُكُماً — سِوَاكَ يَا رَبَّنَا يَا مُنْزِلَ النُّذُرِ
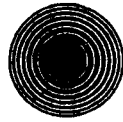
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ — بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ

وَصَلَاتُهٗ دَوَاماً عَلٰى — خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ هُمْ — مَاوٰى عِنْدَ شَدَائِدِيْ

فَاِلَى الْعَظِيْمِ تَوَسُّلِيْ — بِكِتَابِهٖ وَ بِاَحْمَدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

انٹرنیشنل

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کانفرنس

مبارک ہو

منجانب

اولڈ ٹاؤن ویلفیئر سوسائٹی

نزد نور مسجد کاغذی بازار کراچی

ہمارا نصب العین

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور انکی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے

رابطہ

سید محمد جاوید صدر

محمد فاروق جان محمد قصباتی قادری سیکریٹری

سید مصطفیٰ میاں، حسین میاں نائب صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سنہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۱ء
مجلہ
انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس
کراچی لاہور اسلام آباد
ناظم مجلہ
منظور حسین جیلانی
مدیر اعلیٰ
پروفیسر مجید اللہ قادری
مدیر
صاحبزادہ وجاہت رسول قادری
شعبہ اشتہارات
محمد امتیاز فاروق قادری
مجلس مشاورت کراچی
علامہ شمس الحسن شمس بریلوی
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
سید ریاست علی قادری
حاجی شفیع محمد قادری
مولانا حافظ عبدالباری
حفیظ الرحمن خان
مجلس مشاورت لاہور
مفتی محمد حسین نعیمی
مفتی عبدالقیوم ہزاروی
مولانا مقصود احمد
خالد حبیب ایڈوکیٹ
مولانا مقبول احمد
حافظ طاہر رضا
مجلس مشاورت اسلام آباد
مولانا سید حسین الدین شاہ
حاجی حنیف طیب
بشیر حسین ناظم
سید آل احمد رضوی
ممتاز احمد سدیدی
مشکور حسین
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی
۷/۲۲۴ نشیمن بلڈنگ اسٹریچن روڈ کراچی
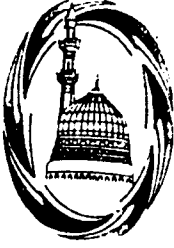
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے
جس کا اخلاق سب سے بلند ہے

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہٗ)

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسولِ حشم تمامِ اُمم غلامِ کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکّہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کُن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہورِ نہاں قیامِ جہاں رکوعِ مہاں سجودِ شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جئے
جہاں نے لئے تمہارے دیے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحابِ کرم روانہ کئے کہ آبِ نعم زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سئے یہ سترِ بداں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآں ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکبِ شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوضِ عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب بربِّ جہاں تمہارے لئے

ذنوبِ فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زُدا پئے دل و جاں تمہارے لئے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے

نہ روح امیں نہ عرشِ بریں نہ لوحِ مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دُلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

کمالِ مہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روزِ فکاں ظلِ آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طورِ کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بفورِ صدا سماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نچھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصورِ جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو
انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کے
انعقاد پر

مبارکباد

منجانب:- ڈاکٹر عبدالرحیم

When Allah's succour and the triumph cometh:
And thou seest mankind entering the
religion of Allah, in troops, then
hymn the praises of thy Lord,
and seek forgiveness of
Him. Lo! He is ever
ready to show
mercy.

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے)
آپہنچے (یعنی واقع ہوجائے) اور (آثار جو اس پر متفرع ہونے والے ہیں
یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں
جوق جوق داخل ہوتا دیکھ لیں تو اپنے رب کی تسبیح
وتحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی
درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ
قبول کرنے والا ہے۔

MCB

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad.

CHAIRMAN

چیئرمین سینٹ کا پیغام

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی کہ برصغیر پاک و ہند کی مذہبی اور ملی تاریخ کے عظیم نام ، سچے عاشق رسول اور ممتاز عالم دین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے علمی کارناموں اور نابغۂ روز گار شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اہم خدمات سر انجام دے رہا ہے ۔

موجودہ صدی کے اوائل میں اغیار کی سازشوں ، سامراجی قوتوں کی ریشہ دوانیوں اور فکری زبوں حالی نے عالم اسلام کو لا تعداد خطرات سے دو چار کر رکھا تھا ۔ ایسے میں مسلمانوں کی راہنمائی کیلیے برصغیر کے سیاسی افق پر اگر صبح امید کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں تو اسلام دشمنی اور الحاد کے طوفانوں میں مذہبی اور روحانی انوار کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی عظیم ذات روشنی کے ایک مینار کی صورت میں سامنے آتی ہے ۔ انہوں نے اپنے وسیع مطالعے ، بہترین تربیت ، علمی دسترس ، خداداد بصیرت اور بالغ نظری سے نہ صرف مذہب ، سیاست ، سائنس اور فلسفہ جیسے پچاس سے زائد موضوعات پر ایک ہزار سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں بلکہ عملی طور پر بھی مسلمانوں کی صحیح سمت میں راہنمائی کی ۔

آج کے دور میں جب اسلام دشمن طاقتیں ایک بار پھر مختلف ہتکنڈوں سے اور ترقی و جدیدیت کے نام پر عظیم اسلامی روایات کا مذاق اڑا رہی ہیں اور انہیں مسخ کرنے کے درپے ہیں ، امام احمد رضا کی سیرت و کردار اور بلند پایہ تصانیف اسلام دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو خاک میں ملانے میں ہماری بہترین راہنمائی کر سکتی ہیں ۔۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم امام احمد رضا خان بریلوی کی جلائی ہوئی عشق مصطفیٰ صلعم کی شمع کی روشنی میں قومی یکجہتی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلیے کام کریں ۔ یہ رمز مسلمانی بھی ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت بھی ۔

ادارۂ تحقیقات امام رضا کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ امام احمد رضا خان کی دینی خدمات کے طفیل عالم اسلام کو ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھے ، کانفرنس ہذا کو اپنے عظیم مشن میں کامیاب و کامران کرے اور ادارۂ تحقیقات امام رضا کو مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے مزید فعال کردار ادا کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

وسیم سجاد

وسیم سجاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Mr. Justice
NAIMUDDIN

JUDGE SUPREME COURT
AND
ACTING CHIEF ELECTION COMMISSIONER

کراچی مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء

جناب محترم وجاہت رسول قادری صاحب،
السلام علیکم۔

یہ امر میرے لئے باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات امام رضا حسب معمول اس سال بھی عظیم مفکر اسلام، بلند پایہ فقیہ اعلی حضرت امام رضا خان فاضل بریلوی کی یاد میں ایک شاندار بین الاقوامی کانفرنس منعقد کر رہا ہے - جس میں انکے افکار و خیالات و خدمات کے حوالے سے گفتگو کی جائے گی -

اعلی حضرت امام رضا خان بریلوی کی قدآور شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں - کون سا علم تھا جس میں انکو دسترس نہ تھی وہ قرآن ہو، علم حدیث ہو، علم فقہ ہو، علم تفسیر ہو، علم مناظرہ ہو - وہ آئین شریعت کے پابند بھی تھے اور رمز آشنائے پیغام نبوت بھی، وہ صوفی پاکباز بھی تھے اور عابد شب زندہ دار بھی - جس طریقہ سے انہوں نے ایک ایک لمحہ علم پھیلانے کے لئے استعمال کیا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک ہزار سے زائد ان کی تصانیف ہیں - آپ کی شخصیت اور کارناموں کو ضابطہ تحریر میں لانا ان چند سطور میں ممکن نہیں -

اعلی حضرت امام رضا خان بریلوی کا ایک نمایاں کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی - اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کی جس کی بدولت برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے باطل قوتوں کا استقامت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کر کے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا -

مجھے امید ہے کہ ادارہ تحقیقات امام رضا نے آپ کی علمی و ادبی اور مذہبی خدمات کو لوگوں میں عام کرنے کا جو بیڑہ اٹھایا ہے اسمیں انہیں ضرور کامیابی ہو گی - مجوزہ کانفرنس میں ایسے علمائے کرام کو دعوت دینگے جو ملت اسلامیہ کے منتشر اوراق کی شیرازہ بندی کے لئے لب کشائی کریں اور سامعین کو ایسی ہدایتوں سے نوازیں گے جو قومی یکجہتی کا سبب بنیں - اور اسطرح استحکام پاکستان کے لئے کام کریں -

میری دعا ہے کہ کانفرنس کامیاب ہو اور اللہ تعالی اسکے اہتمام کا آپ سبکو اجر عظیم عطاء فرمائے - آمین -

آپکا خیر اندیش

نعیم الدین

(نعیم الدین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وزیر تعلیم ۔ حکومت پاکستان اسلام آباد
MINISTER FOR EDUCATION, GOVERNMENT OF PAKISTAN, ISLAMABAD

پیغام

امام احمد رضا ، انٹرنیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء

برصغیر میں فرنگیوں کے غاصبانہ تسلط کے بعد بالعموم مایوسی اور پژمردگی کا دور دورہ تھا ۔ جہاد آزادی کی کوششیں رفتہ رفتہ ماند پڑ رہی تھیں ۔ ان حوصلہ فرسا حالات میں ایک طرف تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں میں جدید علوم کی شمع روشن کی تو دوسری طرف علمائے اسلام نے مایوسی اور نا امیدی کے اس گرداب میں ملت اسلامیہ کی کشتی کو سہارا دے کر ڈوبنے سے بچایا اور انہیں کتاب و سنت کے علوم سے بہرہ ور کرکے اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا ۔

ان مقتدر علماء میں سے جو اس پر آشوب دور میں امت مسلمہ کی قیادت کے منصب پر فائز ہوئے ، امام احمد رضا خان بریلوی اپنی انفرادی خصوصیات کی بناء پر تمام علمی و ادبی حلقوں میں بے حد عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ۔ آپ نے دو قومی نظریے کی تائید کی اور تحریک پاکستان کیلئے راستہ ہموار کیا ۔ آپ بیک وقت مفسر ، مترجم ، مفتی دین ، فقیہہ ، ادیب اور شاعر تھے بلکہ ایک بے نظیر نعت گو بھی تھے الغرض وہ ایک جامع صفات شخصیت تھے ۔

میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو " امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء " کے انعقاد کے اہتمام پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ امید واثق ہے کہ یہ کانفرنس ایک طرف امام احمد رضا خان کی علمی خدمات کے احیاء و فروغ کا سبب ہوگی تو دوسری طرف ملت اسلامیہ کے مابین اتفاق و اتحاد اور توحید سنت کی اشاعت کا ذریعہ بنے گی ۔

سید فخر امام

سید فخر امام
وفاقی وزیر تعلیم

Telephone: 22020 - 21392, Cables: Education, Telex: 5591 UGCPK

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر دفتر : ۴۳ ۲۶ ۴۴
۴۳ ۲۱ ۶۱/۲۱۰
۴۳ ۲۱ ۶۹/۲۱۲

بلدیہ عظمیٰ کراچی

CORPORATION OF THE CITY OF KARACHI

محمد علی جناح روڈ، کراچی

میئر کراچی

مراسلہ نمبر　　　　مورخہ　/ جولائی ۱۹۹۱ء

پیغام

شخصیات تو بہت سی گذری ہیں لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی سی جامع صفات شخصیت دوسری کوئی نظر نہیں آتی۔ کون سا علم تھا جس میں ان کو دسترس نہ تھی۔ علم قرآن و حدیث علم فقہ و تفسیر، علم ریاضیات و مناظرہ یا علم فلسفہ غرض کونسا ایسا علم ہے جس پر انہیں عبور حاصل نہ ہو۔ وہ بیک وقت مفکر و مفسر تھے تو ادیب خطیب اور محدث بھی تھے۔ انہوں نے کتب و رسائل کی صورت میں جتنا بڑا ذخیرۂ علم و ادب ہمیں دیا ہے شاید ان کے ہم عصر کسی دوسرے عالم نے نہیں دیا۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی کا ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی اتباع رسول اور عشقِ رسول میں بسر کی اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چراغ روشن کیے۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی تعلیمات کے مطابق عشقِ رسول کے فروغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں باہمی محبت، اسلامی اخوت اور اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے کیونکہ یہی اسلامی تعلیمات کی روح بھی ہے۔

میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا خان بریلوی کو کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان کانفرنس کو اعلیٰ حضرت کے علمی و فکری کارناموں کی ترقی و ترویج کا ایک ذریعہ بنائے اور اسے ہر لحاظ سے کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

خادمِ شہر
فاروق ستار
(ڈاکٹر محمد فاروق ستار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

RETIRED JUSTICE
MOHAMMAD MAZHAR ALI

۲۰ جولائی ۱۹۹۱ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام

یہ امر نہایت باعث مسرت اور انتہائی موجب امتنان ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا اپنے نصب العین کے حصول میں مسلسل سرگرم عمل ہے اور اس کا دائرۂ کار نہ صرف اعلیحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی گراں مایہ علمی کاوشوں کی طباعت و اشاعت تک محدود ہے بلکہ وہ اس نابغۂ زماں قدس اللہ سرہٗ کی یاد میں ہر سال ایک کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام بھی کرتا ہے جس میں متعدد علماء، بلند پایہ دانشور اور معروف اہلِ قلم اعلیٰ حضرتؒ کی زندگی اور ان کے مختلف النوع کارہائے نمایاں پر اپنے تحقیقی و وقیع مقالات اور تقاریر پیش کرتے ہیں۔ اس مرتبہ یہ اطلاع مزید خوشی کا سبب ہے کہ امسال ادارہ موصوف اعلیحضرت کے بہترویں یوم وصال پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا خواہاں ہے جس میں پاکستان کے علاوہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ، افریقہ، بھارت اور بنگلہ دیش کے زعماء شرکت فرما کر اپنی محققانہ نگارشات اور عالمانہ تقاریر پیش کریں گے نیز حسب سابق اس موقع پر عالم اسلام کے مشہور و مسلّم اہل قلم کے تحریر کردہ مضامین و مقالات پر مشتمل ایک مجلہ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

اس پُرمسرت موقع پر میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے ارباب حل وعقد کو پُرخلوص ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ وہ ان تمام حضرات پر جو اس کارِ خیر میں مصروف عمل یا معاون و مددگار ہیں اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے اور پاکستان کو گہوارۂ امن و آشتی بنائے۔ آمین

محمد مظہر علی

GOVERNMENT OF PAKISTAN MINISTRY OF COMMUNICATION HEAD OFFICE OF THE VIGILANCE COMMISSIONER
I.I. CHUNDRIGAR ROAD, KARACHI OFF. 2419911 FAX. 2419912 Res. 548242

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراچی یونیورسٹی، کراچی

شیخ الجامعہ

۱۷/اگست ۱۹۹۱ء

مولانا احمد رضا خان کے اثرات واضح طور پر برعظیم کے مسلمانوں کی زندگی میں محسوس کئے جاسکتے ہیں اور دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایک بڑی جماعت کو ان کی نسبت نے معرفت کے سبق دئیے، علوم اسلامیہ کا ذوق بخشا ہے اور ان کی نعت گوئی ہمارے شعر و ادب میں ایک واقعہ کا درجہ رکھتی ہے۔ امام احمد رضا خان صاحب کے ترجمۂ قرآن کریم نے قرآن فہمی کی فضا کو فروغ دینے اور روشن کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔

آپ حضرات قابل مبارک باد ہیں کہ ہر سال امام احمد رضا خان کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس کانفرنس میں صرف امام موصوف ہی کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ ان کے اور ہمارے آقا و مولا حضرت سید المرسلین، خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سرمدی کے نغمے سنے اور سنائے جاتے ہیں۔

غالباً گزشتہ سال بھی میں نے امام احمد رضا خان صاحب کی تحریروں کے انتخابات شائع کرنے کا ذکر اپنی مختصر تحریر میں کیا تھا، جسے آپ صاحبان نے "پیغام" قرار دیا تھا۔ میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ دو تین متوسط جلدوں میں حضرت مولانا احمد رضا خان قدس سرہ کا ایسا انتخاب شائع کیا جائے جس سے ان کے کمالات ابھر کر عام پڑھنے والوں کے سامنے آسکیں۔ اس انتخاب میں خطوط، ملفوظات، فتاویٰ اور نعتوں کے ساتھ ساتھ ان کے مضامین اور سیاسی تقریریں بھی شامل ہوں۔ وہ اپنے عہد کی اسلامی تحریکوں میں شامل رہے اور تقویٰ کی بنیاد پر تعاون کیا، یا اگر اپنی بصیرت کے مطابق دوسروں کو غلطی میں مبتلا پایا تو راستہ الگ کرلیا۔ مسلم قومیت کے شعور کے عام کرنے اور اسے پختہ تر کرنے میں ان کی ذات کا بڑا حصہ ہے اور ان کے افکار یقیناً پاکستان کی بنیاد میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ امام موصوف کے مراتب کو بلند تر فرمائے اور ان کے ذکر سے ہم میں اسلام کی محبت میں اضافہ ہو۔

سید ارتفاق علی
(سید ارتفاق علی)

CHIEF JUSTICE

پیغام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ بجھا دیں۔ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے، لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا۔ خواہ سخت ناپسند کریں اس کو کافر۔

اسلام کے خلاف اہلِ کفر کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا تذکرہ کر کے رب نے فرمایا کہ مخالفینِ اسلام جو کچھ چاہیں کر لیں۔ اسلام کو مٹا نہ سکیں گے بلکہ اللہ ان کی خواہشات کے علی الرّغم اسلام کو پھیلا کر رہے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کے خلاف کفر و طاغوت نے نئے سے نئے طوفان اٹھائے۔ مگر کبھی بھی اسلام کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کی ان کی مذموم خواہش پوری نہ ہو سکی۔ مشیّتِ ایزدی ہر دَور میں ہر طوفان کے مقابل پہاڑوں سے مضبوط استقامت رکھنے والی کوئی شخصیت پیدا کرتی رہی، جس کے عزم و ثبات کے سامنے طوفانوں کے تُند ریلے دم توڑتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد امام مالک رحمتہ اللہ علیہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام غزالی، امام رازی، سیدنا غوث الاعظم اور مجدّد الف ثانی سب ایسے ہی پیکرِ عظمت و عزیمت تھے، اسی تابندہ افق کے ایک اور روشن آفتاب برصغیر کے عظیم محقق اور دینی اسکالر امام احمد رضا تھے انہوں نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعے اشاعتِ اسلام کے لیے وقف کیے رکھی۔ ان کی ایک ہزار سے زائد تصانیف اور لاکھوں مسائل کے حل پر مشتمل فتاویٰ رضویہ دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے تن تنہا ایک پورے ادارے کا کام سر انجام دیا۔ قدیم و جدید علوم میں سے کوئی نہیں۔ جس نے ان کے قلم سے دادِ تحقیق وصول نہ کی ہو، علمی و فکری رہنمائی کے ساتھ ساتھ انہوں نے تزکیۂ نفس اور تقدیس رسالت کی تحریک کے ذریعے ملّت کی روحانی تربیت بھی فرمائی اور یہ ان کی فکری علمی اور روحانی رہنمائی کا اثر تھا کہ قوم مسلم انگریز اور ہندو کی سازشوں کے تانے بانے توڑنے میں کامیاب ہو سکی۔ انگریز نے عیسائیت اور مغربی تہذیب کے پرچار کے ذریعے مسلم معاشرت پر یلغار کر رکھی تھی اور ہندو زبردستی مسلمانوں کو ہندو بنا لینے کے درپے تھے۔ ان حالات میں امام احمد رضا نے مسلمانانِ برصغیر کو اپنے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق و عقیدت کا رشتہ مضبوط کرنے کا درس دیا اور یقیناً یہی وہ لنگر تھا جس نے ملت کی ناؤ کو ڈوبنے سے بچا لیا۔

؎ در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است ‏ ‏ ‏ آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است

مجھے خوشی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اس عظیم علمی شخصیّت کے کارناموں کو عوام میں روشناس کرنے کا فریضہ سر انجام دے رہا ہے اور حسبِ سابق اس سال بھی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر امام احمد رضا کے بارے میں سووینیر شائع کر رہا ہے۔

میں نے اسی موقعہ کے لیے اس تمنا اور دعا کے ساتھ یہ چند سطور رقم کی ہیں کہ

ہمارے عہد کے اہلِ علم بھی امام احمد رضا کی طرح درد و سوز، اخلاص و للّٰہیّت کو تحقیق و جستجو اور فروغ و دماغ دین کے لیے محنت کو اپنا شعار بنائیں تاکہ مسائل و مصائب میں گھری ہوئی ملت ساحل آشنا ہو سکے۔

محبوب احمد

JAMEEL AKHTAR KHAN
Chairman, Department of Urdu,
University of Karachi, Karachi-75270

Phone: Office: 462011/2287
Res: 472496

Dated ۲۶/اگست ۱۹۹۱ء

علامہ امام احمد رضا خانصاحب کا شمار برصغیرہندوپاک کی ان جیّد شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اُنیسویں صدی میں مسلمانوں کی ذہنی، علمی اور تعلیمی بیداری کے حوالے سے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ صرف علوم اسلامی ہی کے ماہر نہیں تھے بلکہ تمام متداول علوم پر گہری نظر رکھتے تھے جسکا اندازہ ان کی تصانیف کے موضوعات کے تنّوع اور کثرت سے بھی ہوتا ہے۔ علامہ صاحب ایک کثیر التصانیف عالم تھے اور ان کے دائرہ قلم اور احاطہ فکر میں علم و فن کے بیشتر پہلو شامل تھے۔

ہماری فکری اور علمی بے بضاعتی اور دوراستعمار اور اسکے بعد مسلسل ذہنی غلامی کے باعث ان کے افکار و خیالات پر تحقیق کا حق ادا نہیں کیا جاسکا۔ گزشتہ برسوں میں علامہ صاحب کے علمی، سیاسی اور ذہنی کارناموں کی روشناسی اور تحقیق کے لئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خاں کا قیام عمل میں آیا اس ادارہ نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر علامہ موصوف کے ہمہ جہت علمی کام اور ان کی زندگی اور شخصیت پر تحریر و تصنیف کے ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ علامہ مرحوم کی بہتّرویں برسی کے موقع پر اس ادارہ کی جانب سے ایک بین الاقوامی علمی کانفرنس کا انعقاد بھی اسی سلسلہ کی ایک گراں قدر کڑی ہے جس میں ایشیاء، یورپ اور امریکہ سے فضلائے عصر شرکت فرماکر اپنے علمی اور تحقیقی مقالوں سے انیسویں صدی کی اس قدآور علمی شخصیت کے احوال و آثار پر دیدودانش کا مظاہرہ فرمائیں گے۔

میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خاں صاحب کے عہدہ داران منتظمین اور کارکنوں کو اس عظیم علمی کاوش کا اہتمام کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ ہمارے شاندار ماضی کی اہم شخصیات اور ان کے علمی کارناموں کی روشناسی/ بازیافت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

(جمیل اختر خاں)
پروفیسر اور صدر، شعبہ اردو

Phone : 462011/76

Dr. Nisar Ahmed
M.A. (Isl. Hist.) M.A. (Isl. Stud.) LL.B. Ph. D.

Department of Islamic History
University of Karachi
Karachi - 32

پیغام

مجھے یہ جان کر دلی مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ہر سال کی طرح امسال بھی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے بلکہ اس سال بطور خاص بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد اس بات کی صاف دلیل ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی شہرت و مقبولیت برصغیر پاک و ہند سے آگے بڑھ کر دنیا کے دیگر ممالک تک پھیل گئی ہے۔ چنانچہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولانا موصوف کی شخصیت پر اس وقت جامعہ کراچی کے علاوہ متعدد عالمی جامعات میں تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی حال ہی میں ایک غیر مسلم طالبہ ڈاکٹر اوشا سانیال نے امریکہ سے مولانا احمد رضا خاں صاحب کی شخصیت پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی بڑی جامع الصفات شخصیت کے مالک تھے تاہم ان کے تعارف کا اصل حوالہ "عشق رسول" ہے۔ جس کا بے باک اظہار حضرت مولانا نے نظم و نثر دونوں میں کیا ہے۔ اُن کا مشہور زمانہ سلام (جس کا مطلع ہے ع مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام!) اس برصغیر کے مذہبی حلقوں میں معروف ترین حیثیت رکھتا ہے۔

میں اس موقع پر ادارہ کے تمام اراکین کو انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مشن میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین

[signature]

۲۲ اگست سنہ ۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phone: 462011/2394

DEAN

FACULTY OF ISLAMIC STUDIES

UNIVERSITY OF KARACHI
UNIVERSITY ROAD, KARACHI-32 (PAKISTAN)

No.
Dated: ۲۳/۸/۱۹۹۱ء

پیغام

محترمی جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ حسب دستور ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی دنیائے اسلام کے بطلِ جلیل حضرت العلامہ المحدث الفقیہ الامام احمد رضا البریلوی علیہ الرحمۃ کی یاد میں ایک انٹرنیشنل سیمینار منعقد کر رہا ہے۔ ۱۸۵۶ء کے بعد بلاشبہ امام احمد رضا البریلوی ہی کی ایک نابغۂ روزگار شخصیت نظر آتی ہے جس نے مسلمانانِ ہند کے دینی وسیاسی وتعلیمی واصلاحی مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات کیے اور انہیں ایک بندۂ مومن کی طرح زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا۔ یہ تاریخی حقائق ہیں کہ وہ بیک وقت کئی علوم وفنون پر مکمل دسترس رکھتے تھے، اور ایسے عالم باعمل کہیں صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے چھوڑے ہوئے علمی وفکری خزانے سے تشنگان علم فیضیاب ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

ایسے اہم موقع پر یہ بات واضح کرتا چلوں کہ پاکستان کی جامعات میں سب سے پہلے جامعہ کراچی کلیہ معارف اسلامیہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ کئی طالب علم جو جامعہ کے اساتذہ بھی ہیں اس شعبہ میں امام احمد رضا کی علمی فکری تحریکی وسیاسی شخصیت کے حوالے سے پی۔ ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں ان میں سے بعض مقالے مکمل ہو چکے ہیں اور بعض تکمیل کے مراحل میں ہیں، جو حضرات اس مقتدر اور ذی علم شخصیت کے علمی ودینی کارناموں کو بین الاقوامی تحقیقی معیار پر اجاگر کرنے میں مصروف عمل ہیں ان میں پروفیسر مجید اللہ قادری استاذ شعبۂ ارضیات جامعہ کراچی، استاذ رئیس احمد شعبہ علوم اسلامی اور جناب محمد اسحاق مدنی اور عاشق حسین چغتائی شامل ہیں۔

مجھے امید واثق ہے کہ یہ انٹرنیشنل سیمینار امام احمد رضا کی شخصیت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے اور ان کے فکر وفلسفہ کی ترویج میں معاون ثابت ہوگی

امتیاز احمد
ڈاکٹر امتیاز احمد
رئیس کلیہ معارف اسلامیہ
و ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر جامعہ کراچی

امام احمد رضا خاں کے ماہ و سال

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

نمبر	واقعہ	تاریخ
۱	ولادت باسعادت	۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء
۲	ختم قرآن کریم	۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۰ء
۳	پہلی تقریر	ربیع الاول ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء
۴	پہلی عربی تصنیف	۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء
۵	دستارِ فضیلت	شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء (بعمر ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن)
۶	آغاز فتویٰ نویسی	۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۷	آغاز درس و تدریس	۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء
۸	ازدواجی زندگی	۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء
۹	فرزندِ اکبر مولانا محمد حامد رضا خاں کی ولادت!	ربیع الاول ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء
۱۰	فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
۱۱	بیعت و خلافت	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۱	پہلی اردو تصنیف	۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء
۱۳	پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۴	شیخ احمد بن زین بن دحلان مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۵	مفتیٔ مکہ شیخ عبدالرحمٰن السراج مکی سے اجازتِ حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۶	شیخ عابد کے تلمیذ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح، جمل اللیل مکی سے اجازت حدیث	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۷	احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدۂ انوار الٰہیہ۔	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۸	مسجد خیف (مکہ معظمہ) میں بشارت مغفرت۔	۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء
۱۹	زمانۂ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ۔	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۰	تحریکِ ترکِ گاؤ کشی کا سدِ باب۔	۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء
۲۱	پہلی فارسی تصنیف	۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء
۲۲	اردو شاعری کا شاہکار قصیدۂ معراجیہ کی تصنیف	قبل ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ء
۲۳	فرزندِ اصغر مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں کی ولادت۔	۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء
۲۴	ندوۃ العلماء کے جلسۂ تاسیس (کانپور) میں شرکت	۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء
۲۵	تحریک ندوۃ سے علیحدگی۔	۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء
۲۶	مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق۔	۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء
۲۷	قصیدۂ عربیہ آمال الابرار و آلام الاشرار	۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۲۸	ندوۃ العلماء کیخلاف ہفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت۔	رجب ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۲۹	علمائے ہند کی طرف سے خطاب مجدد مائۃ حاضرہ	۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء
۳۰	تاسیس دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی۔	۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء
۳۱	دوسرا حج اور زیارت حرمین الشریفین	۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء
۳۲	امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے استاد شیخ حامد احمد محمد جداوی مکی کا مشترکہ استفتاء، اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب۔	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء
۳۳	علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نام سنداتِ اجازت و خلافت۔	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء
۳۴	کراچی آمد اور مولانا محمد عبدالکریم درس، سندھی سے ملاقات	۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء

۳۵: احمد رضا خاں کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراجِ عقیدت۔ — ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۳۶: شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعترافِ مجددیت۔ — ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۷: قرآنِ کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن — ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۸: شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب "امام الائمۃ المجدد لہذا الامۃ" — یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳۹: حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب "خاتم الفقہاء والمحدثین"۔ — ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۴۰: علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔ — قبل ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۱: ملتِ اسلامیہ کے لئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔ — ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۲: بہاول پور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتا اور احمد رضا خاں کا فاضلانہ جواب۔ — ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۳: مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ۔ — ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۴۴: ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی۔ — مابین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء اور ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء

۴۵: انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثنا — ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء

۴۶: صدر والصدور صوبہ جات ہند کے نام ارشاد نامہ۔ — ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء

۴۷: تاسیس جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی۔ — تقریباً ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء

۴۸: سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق۔ — ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء

۴۹: امریکی ہیأۃ داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکستِ فاش — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء

۵۰: آئزک نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۱: ردِ حرکتِ زمین پہ فاضلانہ تحقیق — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۲ فلاسفۂ قدیمہ کا ردِ بلیغ — ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء

۵۳: دو قومی نظریہ پر حرفِ آخر۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۴: تحریکِ خلافت کا افشائے راز۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۵: تحریکِ ترکِ موالات کا افشائے راز۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۶: انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان۔ — ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء

۵۷: وصال۔ — ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

۵۸: مدیر "پیسہ اخبار" لاہور کا تعزیتی نوٹ۔ — یکم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ / ۳ نومبر ۱۹۲۱ء

۵۹: سندھ کے ادیب شہیر سرشار عقیلی تتوی کا تعزیتی مقالہ — ۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء

۶۰: بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ایف ملا کا خراجِ عقیدت۔ — ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

۶۱: شاعرِ مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ کا خراجِ عقیدت۔ — ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

سخن ہائے گفتنی

وجاہت رسول قادری

۱۹۹۱ء

تجھ پر ہے اک تن بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا
(خوشتر)

دنیا کا رنگ عجب ہے، اس کی بو قلمونی کا انداز نرالا ہے۔ اس میں کچھ لوگ تو آندھی کی طرح آتے ہیں، بگولے کے طرح چھاتے ہیں اور بلبلے کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ کچھ کی مدت شہرت حیات فانی پر محیط ہوتی ہے اور کسی کا قصہ تشہیر اس کی موت پر ختم، کسی کی عمر بزرگ بہت مختصر اور کسی کی نیک نامی قصہ پارینہ لیکن ان سب کے علاوہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی حرمت شہرت، رفعت، شوکت، عظمت سب لافانی و جاودانی ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ ایسے ہی لوگوں میں ہیں۔

ان کے وصال کو ۷۰ سال گزر گئے مگر ان کی توقیر و تشہیر بدستور جاری ہے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کہ احمد رضا کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان انعام یافتہ بندوں میں سے ہے جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من یرد اللہ خیرا یفقھہ فی الدین ○

اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے پر احسان اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تفقہ فی الدین کے گوہر گرانمایہ سے مالا مال فرما دیتا ہے۔ چنانچہ کسی نے بھی امام احمد رضا محدث بریلوی کی سیرت و کردار اور ان کے علمی شہ پارہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے اس نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ (امام احمد رضا) علمی اور عملی لحاظ سے اسلاف و اکابرین امت کی ایک حسین و جمیل اور قابل یادگار ہیں۔ آپ کی ذات و فکر کو جس پہلو اور جس زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے آپ علم و عمل کی عظیم تر بلندیوں پر نظر آتے ہیں۔

دنیائے تنوع میں متنوع علوم و فنون ہیں۔ کوئی کسی علم کا عالم، کوئی کسی فن کا ماہر، عام صاحبان علم و فن ایک دوسرے کے قدردان، ایک دوسرے کے محتاج، ایک دوسرے کے ممدوح، یہ صاحبان کسب کا حال ہے۔ جو صاحبان "وھب" ہیں ان کی بات دیگر ہے۔ ان کی دنیا الگ ہے وہ جملہ علوم و فنون کے اسپیشلسٹ اور اپنی ذات میں تنہا انجمن ہیں۔ سب ان کے قدردان سب ان کے محتاج، سب ان کے مداح، قرآن کی زبان میں ایسے علم کو علم لدنی کہا گیا ہے
۔

اس صدی میں جس حیرت انگیز شخصیت نے اس لفظ کا مفہوم سمجھایا۔ وہ حضرت امام احمد رضا کی ذات ہے۔ آپ کئی علوم و فنون کے موجد و منتہا اور بہت سے علوم و فنون کے ماہر تھے۔ آپ کے تبحر علمی کی دھوم نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں مچی۔ اگر آپ کو "جامع العلوم" کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے وقت کے عبقری اور مجدد تھے۔ وہ علم و فن بھی جانتے تھے اور اس کی تیکنیک اور باریکیوں پر بھی ان کی گہری نگاہ تھی۔ جتنا تنوع ان کی شخصیت میں نظر آتا ہے۔ اتنا پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے اس دور کی کسی اور شخصیت میں نظر نہیں آتا۔ وہ آئین شریعت کے پاسدار بھی تھے اور رمز آشنائے پیغام نبوت بھی۔ وہ ایک صوفی پاکباز اور عابد شب زندہ دار بھی تھے، اور سیاست عالم کے ایک ماہر نباض بھی۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰحضرت سے استفادہ کرنے والوں میں، علماء و مشائخ، رئیس الجامعات و اساتذہ جامعات اور عدالتہائے عالیہ کے جج صاحبان سے لے کر عوام الناس تک ہر قسم کی شخصیات شامل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کی فکر و دانش نے ہمارے ان سلف صالحین حکمائے اسلام کی یاد تازہ کردی جنہوں نے تاریخ اسلام کو وقار بخشا اور ملت اسلامیہ کو زندگی سے آشنا کیا۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت ان کا وہ جذبہ عشق ہے جو ان کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس کے حوالے سے مقام فنا پر فائز کرتا ہے۔ آقاء مولیٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ان کی والہانہ شیفتگی ضرب المثل بن چکی ہے۔ اپنے و بیگانے سبھی ان کے اس جذب دروں کے معترف ہیں، حتیٰ کے ان کے مخالف معاصر علماء مثلاً اشرف علی تھانوی صاحب بھی ان کو "عاشق رسول" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آج چاردانگ عالم میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی فکر کی جو خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ وہ دراصل ہر آن عشق رسول میں گزرنے والی ان کی سانسوں کی مہک ہے۔ جس نے ہمارے دل کے غنچے کھلا دئے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ امام صاحب کے اسی مقام "فنا فی الرسول" نے ان کی شخصیت و افکار کو بقائے دوام کی منزل سے ہمکنار کیا۔

سرکار ابد قرار حبیب کبریا علیہ التحیہ والثنا کی محبت ان کے رگ و پے میں اس طرح رچی بسی تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے معاملات اور ادنیٰ سے ادنیٰ معمولات میں بھی وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری سمجھتے تھے اور اس پر کاربند رہنے کا اہتمام کرتے تھے۔ ان کی غیرت عشق کا یہ عالم تھا کہ وہ محبوب خدا کی شان میں کسی ادنیٰ سے ادنیٰ موہوم توہین کے اشارے کو بھی برداشت کرنے کو تیار نہیں تھے۔

امام احمد رضا تمام عمر اللہ اور اس کے رسول کے باغیوں سے قلم و قرطاس کے ذریعہ جنگ کرتے رہے کتنوں کو شکست فاش دی، کتنوں سے ہتھیار ڈلوائے، کتنوں کو گرفتار کیا اور حب جاہ و دنیا کی قید سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زلفوں کا اسیر بنا دیا۔

آپ نے اپنی تحریر کے ایک ایک حرف اور تقریر کے ہر جملے سے مسلمانان عالم کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جوت جگائی۔ ان کے ذہنوں کو علم کی روشنی عطا کی۔ امام احمد رضا کا مسلک "عشق رسول" کا مسلک ہے یہ نہ گروہی ہے، نہ مقامی، بلکہ آفاقی ہے۔

○ امام احمد رضا کے اسی پروگرام کو آگے بڑھانے اور ان کے آفاقی مشن اور فکر سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ہر سال امام احمد رضا کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ جس میں تمام ملت اسلامیہ

خصوصاً دانشواران قوم کو "عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم" کے حوالے سے فکری و نظری اتحاد کی دعوت فکر و عمل دی جاتی ہے۔

آج ملت اسلامیہ جن حادثات و انتشار سے دوچار ہے وہ اسی فکری و نظری اتحاد کے مرکزی نکتے سے اعراض کا نتیجہ ہے۔ ہم بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر عالم اسلام آج امام احمد رضا کے پیش کردہ "عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم" کی راہ بطور رہنما اصول اپنا لے تو ملت اسلامیہ کے فکری اتحاد کا خواب آج بھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے اور ملت اسلامیہ پھر ایک بار ایک عظیم قوت بن کر ابھر سکتی ہے۔

قارئین کرام! ہمیں اس کا اعتراف ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شخصیت اتنی ہمہ گیر اور متنوع ہے کہ ان کے علمی' دینی' ملی اور تحقیقی کارناموں کا احاطہ کرنا اور اس ذخیرہ کو جدید خطوط پر ترتیب و تدوین اور ان کی نشرواشاعت کے کام کو آگے بڑھانا کسی فرد واحد کے بس کی بات نہیں۔ امام احمد رضا کے علمی ورثے کی مثال اس خزینے کی سی ہے جس کو جتنا خرچ کیا جائے اتنا ہی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک نہیں بلکہ کئی اداروں کی ضرورت ہے۔ جو ملکی اور غیر ملکی سطح پر امام احمد رضا کے چھوڑے ہوئے بیش بہا خزانہ کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کر سکیں۔

جہاں تک ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا تعلق ہے تو ہم یہ بات انتہائی عجز و انکساری سے عرض کرنا چاہیں گے کہ ادارہ کے قیام کے دس سالوں میں ہم نے اپنی سی بھرپور سعی کی ہے کہ اعلیٰ حضرت کے چھوڑے ہوئے موتیوں میں سے چند ایک کو چن کر عوام الناس اور دانشور حضرات تک پہنچا سکیں۔ ادارہ کی شائع کردہ تصانیف اس بات کی گواہ ہیں کہ ہم نے نہ صرف یہ کہ اردو بلکہ عربی' انگریزی اور سندھی زبان میں لاتعداد کتابیں شائع کر کے بین الاقوامی سطح تک متعارف کرایا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان ٹیلی ویژن کے تعاون سے ۱۹۸۹ء میں ان کے مشہور پروگرام "ٹی وی انسائیکلو پیڈیا" میں امام احمد رضا کی شخصیت کا بھرپور تعارف قومی سطح پر نشر کروانے کا اعزاز بھی ادارہ ہی کو حاصل ہے۔ ابھی چند ماہ قبل اسلام آباد ٹیلی ویژن سینٹر کے پروگرام "کتابوں پر تبصرہ" میں امام احمد رضا کی معرکۃ الآرا تصنیف "فتاویٰ رضویہ" پر ایک معلوماتی پروگرام نشر کرانے کی سعادت بھی ادارہ ہی کو حاصل ہے۔ نیز قارئین کرام کو یہ جان کر یقیناً مسرت ہوگی کہ عنقریب اسلام آباد ٹیلی ویژن سینٹر سے امام احمد رضا پر ایک توسیعی لیکچر نشر کرانے کے لئے ہماری کوششیں جاری ہیں۔

حسب سابق اس سال بھی ہم زیر نظر مجلّہ کے علاوہ سالنامہ معارف رضا کا خصوصی انٹرنیشنل ایڈیشن ۱۹۹۱ء بھی پیش کر رہے ہیں علاوہ ازیں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی شہرہ آفاق تصنیف "گناہ بے گناہی" کا انگریزی ترجمہ بعنوان "ABASELESS BLAME" بھی شائع کر رہے ہیں اس کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہی کی مشہور و معروف انگریزی تصنیف "A NEGLECTED GENIUS OF THE EAST" جو کہ سب سے پہلے رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کی تھی اس کی مقبولیت اور افادیت کے پیش نظر ادارہ اس کتاب کو بھی نئی تدوین و آرائش کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔ ساتھ ہی امام احمد رضا کے معاشی نکات کا انگریزی ترجمہ بعنوان

"ECONOMIC GUIDLINES PROPOSED BY IMAM AHMED RAZA"

ہم نے ۱۹۸۸ء میں پیش کیا تھا یہ کتاب بھی علمی حلقوں میں بے حد مقبول ہوئی۔ لہٰذا اس کا ایک "REVISED EDITION" بھی شامل اشاعت ہے نیز ملکی و غیر ملکی اسکالر و دانشوروں کے قلبند کردہ درج ذیل مقالات بھی کتابی صورت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ الشیخ احمد رضا خان البریلوی (عربی) از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۲۔ سنت و بدعت ...... تحقیق اعلیٰ حضرت مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
۳۔ سجدہ تعظیمی ...... تحقیق اعلیٰ حضرت' مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
۴۔ امام احمد رضا اور مولانا آزاد کے افکار ..... محققین' پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین و پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
۵۔ امام احمد رضا بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت (اردو) مولانا کوثر نیازی
۶۔ IMAM AHMED RAZA KHAN A VERSTILE PERSONALITY
مولانا کوثر نیازی ترجمہ نگار عرفانی چشتی
۷۔ الخطوط الرئیسۃ لاقتصاد الاسلامی (عربی) پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری
۸۔ یادگار سلف (مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمۃ) مرتبین پروفیسر مجید اللہ قادری صاحبزادہ وجاہت رسول قادری
۹۔ فقیہ اسلام بحیثیت عظیم شاعر و ادیب از پروفیسر مجید اللہ قادری

اس سال ہمیں اس بات کا بھی شرف حاصل ہے کہ ادارہ ہذا کے تعاون سے محترم المقام علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی (بانی انٹرنیشنل سنی رضوی سوسائٹی)' ڈربن (ساؤتھ افریقہ) نے کئی کتابیں انگریزی زبان میں شائع کی ہیں۔

جبکہ ادارہ ہذا کے تعاون سے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی ایک اور تصنیف "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" رضا انٹرنیشنل اکیڈمی صادق آباد نے شائع کر دی ہے۔ ادارہ ہذا مذکورہ دونوں اداروں کے سرپرستوں اور اراکین و کارکنان کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس طرح کا تعاون آئندہ بھی جاری رہے گا۔

قارئین کرام آپ کو یہ جان کر انتہائی مسرت ہوگی کہ انشاء اللہ ۱۹۹۲ء میں ہم "فتاویٰ رضویہ کی خصوصیات" کے عنوان سے حضرت علامہ شمس بریلوی کی ایک نایاب تحقیق بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو فتاویٰ نویسی کی ایک تاریخی دستاویز ثابت ہوگی۔ ہم یہ بات بھی انتہائی وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس موضوع پر قلم اٹھانا حضرت شمس بریلوی کا ہی خاصہ تھا۔ اراکین ادارہ ہذا ان کی صحت یابی کے لئے دعاگو ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری کا نام خصوصاً عربی تصانیف کی ضمن میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ بات بھی اہل علم و دانش کو بخوبی معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے علم و فضل سے عالم عرب کماحقہ متعارف نہیں اس لئے امام احمد رضا پر عربی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں یہ اعلان کرتے ہوئے بھی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پروفیسر نوری صاحب اعلیٰ حضرت کی عبقری شخصیت پر عربی زبان میں ایک نہایت ضخیم کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ہمیں امید قوی ہے کہ اس کی اشاعت کے بعد بلاد عرب کو اعلیٰ حضرت کی ہمہ جہت شخصیت اور آپ کی دینی' علمی اور ملی کارناموں سے حقیقی واقفیت حاصل ہو سکے گی۔ اور بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہو سکے گا۔

یہ بات بھی قابل مسرت ہوگی کہ پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کے فارسی فتاویٰ پر مشتمل ایک ضخیم جلد پروفیسر مجید اللہ قادری نے مرتب کی ہے اور جس پر حضرت علامہ شمس بریلوی ایک مبسوط مقدمۂ فارسی فتاویٰ کے حوالے سے تحریر فرما رہے ہیں۔ ادارہ ہذا جلد ہی آپ تک یہ کتاب پہنچانے کا شرف حاصل کرے گا۔ کتاب زیر طباعت ہے۔

ہم ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتے ہیں ہماری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت کے دینی و علمی سرمایہ کو کتابی شکل میں نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ممالک میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ ہم یہ بات بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے ادارہ ہذا ان میں سے بیشتر اسکالرز کو ضروری لٹریچر بلا معاوضہ فراہم کر رہا ہے۔

ہم اپنے بہی خواہوں سے ان تمام کاوشوں کے لئے نہ کسی قسم کی ستائش کے متمنی ہیں اور نہ ہی کسی صلہ کے۔ اس لئے کہ ہمیں یقین کامل ہے کہ اگر ہم پرخلوص ہیں اور ذاتی اغراض و مقاصد سے بالاتر ہیں تو رب العزت ہمیں تمام تر دشواریوں پر قابو پانے کی صلاحیت عطا فرمائے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ البتہ ہم اپنے کرم فرماؤں ۔ سے درخواست کرتے ہیں خصوصاً ان حضرات سے جو ہمارے کام سے مطمئن ہیں اور جن کی خواہش ہے کہ یہ مشن روزافزوں ترقی کی منازل طے کرے کہ ہمارے دست تعاون دراز فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ انہیں مایوس نہیں کریں گے۔

ادارہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا شکر گزار ہے کہ جنہوں نے عطیات اور اشتہارات کے ذریعے ادارہ کی مالی معاونت فرمائی اور اس کانفرنس کی کامیابی کو یقینی بنایا۔ ہم ان تمام اہل قلم حضرات کے بھی ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے تحقیقی مقالات و مضامین سے نوازا۔

ادارہ اسلام آباد اور لاہور کے بھی تمام کرم فرماؤں کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہے جنہوں نے امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۱۹۹۱ء کے انعقاد میں ہماری بھرپور مدد فرمائی۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی کی فہرست تو بہت طویل ہے لیکن چند کرم فرماؤں کا یہاں ذکر مناسب ہو گا کہ اگر یہ حضرات ہماری سرپرستی و تعاون نہ فرماتے تو اس کانفرنس کا انعقاد انتہائی دشوار ہوتا۔

(۱) مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور)
(۲) مفتی عبدالقیوم ہزاروی (لاہور)
(۳) علامہ عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)
(۴) علامہ حسین الدین شاہ (لاہور)
(۵) مولانا محمد مقصود (")
(۶) جناب بشیر حسین ناظم (اسلام آباد)
(۷) ممتاز احمد سدیدی صاحب (")
(۸) جناب خالد حبیب الٰہی ایڈوکیٹ (لاہور)
(۹) حافظ طاہر رضا (")
(۱۰) سید آل احمد رضوی (اسلام آباد)

آخر میں ہم دعاگو ہیں کہ رب لم یزل ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی ہمیں بڑھ چڑھ کر بھلائی کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم والہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین)

(ادارہ)

With Best Campliments of Wishes

Freplaz

28/6, Nawab Ismail Khan Road,
New Town, Karachi-74800 Pakistan
Tel : 412537-410347
Telex : 25021 PAKLC PK
Cable : DREAMLAND
Fax : (92-21) 410347, 2418639

تعارف

سرپرست و اراکین

مجلس عاملہ

سرپرست

حضرت علامہ شمس الحسن المعروف شمس بریلوی

آپ دنیائے علم و ادب کی ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجہ تاشان رضویت کے لئے باعث فخر و نازش ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے معارف رضا اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ معارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کر کے دنیائے رضویت کی ایک بے مثال خدمت انجام دی ہے ادارہ آپ کی ایک محققانہ کتاب "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کی جلد اول ۱۹۸۵ء میں اور جلد دوم ۱۹۸۶ء میں پیش کر چکا ہے۔ حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹۸۶ء میں منعقد ہونے والے مقابلہ کتب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی تحریر کردہ کتاب "سرور کونین کی فصاحت" کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا اور صدر جنرل ضیاء الحق نے سند اور نقد انعام سے آپ کو نوازا۔

سرپرست

والا مرتبت محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(پی ایچ ڈی) پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر، سندھ

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور امام احمد رضا قدس سرہ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب و مشہور شخصیت ہیں۔ بلاخوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجۂ تاشان رضویت اس کے شکر سے کسی طرح بھی عہدہ برآں نہیں ہوسکتے۔

آپ نے اپنے زور قلم سے اعلیٰحضرت امام احمد رضا کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوالیا۔ آپ پندرہ سال سے شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی نامساعدت سے جو دبیز پردے اعلیٰحضرت امام رضا کی عروس فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہد رعنا جمال ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کردیں۔ آپ کی تخلیقات میں "اجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ نے اس کا سندھی ترجمہ آپ کی خدمت میں ۱۹۸۶ء میں پیش کیا تھا۔ اس سال آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر و رہنما" پیش کر کے ہم اپنا سر افتخار سے بلند کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے دینی و علمی کارناموں کو عوام الناس میں روشناس کروایا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف کو متعارف کروانے میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی زیر نگرانی ملکی اور غیر ملکی اسکالرز مختلف جامعات میں تحقیقی مقالات قلمبند کر رہے ہیں۔ حال میں اوشا سانیال نے کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے پی ایچ ڈی کا مقالہ "امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت" مکمل کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اوشا سانیال نے زیادہ تر مواد ڈاکٹر صاحب کی نگرانی میں تیار کیا۔ اس کے علاوہ لندن یونیورسٹی سے پروفیسر غیاث الدین تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں، جس کی ڈاکٹر صاحب کی مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں جامعہ کراچی سے ڈاکٹر صاحب کی ڈائرکٹر شپ میں پروفیسر محمد اسحاق مدنی بھی اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہے ہیں۔

بانی و صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

سید ریاست علی صاحب قادری رضوی

ادارہ تحقیقات امام رضا قدس سرہ کو اگر ایک جسد سے تعبیر

کیا جائے تو ہمارے سید صاحب اس کی روح ہیں ۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی یہ شہ رگ اور ایک وتین ہیں کہ اس کے سارے جسم میں اس کے ذریعے خون پہنچ رہا ہے ۔ سید صاحب اعلیٰحضرت امام رضا قدس سرہ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے مشرف بہ بیعت ہیں اور خلیفہ ماذون و مجاز ہیں ۔ سید صاحب کے والد ماجد اعلیٰحضرت سے مشرف بہ بیعت تھے ۔

ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان میں اسسٹنٹ مینجر کے عہدہ پر فائز ہیں ۔ جرمن زبان سے انگریزی زبان میں مترجم کے فرائض بھی انجام دیتے رہے ۔ آپ چار سال جرمنی میں رہ چکے ہیں ۔

سید ریاست علی قادری صاحب نے آج سے دس سال قبل اعلیٰحضرت کے جذبہ فداکاری سے سرشار ہو کر "معارف رضا" کا پہلا شمارہ نکالا تھا ۔ اس وقت حضرت شمس بریلوی ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ، مولانا محمد اطہر نعیمی اور جناب محمد شفیع قادری نے ان سے بھرپور تعاون کیا ۔ سید صاحب کی شب و روز کی جانکاہ محنت نے مجلہ کو کامیاب بنایا ۔ امام احمد رضا کانفرنس آپ کے نصب العین کی ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آئی ۔ اپنوں اور غیروں نے بے حد سراہا ۔ دانشور طبقہ اس کانفرنس کی بدولت امام احمد رضا اور ان کے پائیگاہ علم اور ان کے تبحر سے آگاہ ہوا اور اس کانفرنس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوئے ۔

دنیائے رضویت سید صاحب کی ذات پر نازاں ہے اور ان کے فروغ عمل کے لئے دعاگو ہے ۔ اللہ تعالیٰ سید صاحب کو اس راہ میں حسب دلخواہ کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے ۔

ایں دعا از من جملہ جہاں آمین باد

نائب صدر

جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری

ایم اے (معاشیات)

ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ ، انسٹی ٹیوٹ آف بنکرز پاکستان

اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور زکوٰۃ سیل کے انچارج ہیں ۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف عالم دین اور مبلغ اسلام حضرت سید ہدایت رسول صاحب آپ کے جد امجد ہیں ۔ ماشاء اللہ ایک مرد صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے ۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی ۔ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شیدائیوں میں ہیں اور ان کے نام سے جو کام بھی ہوتا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔

ایک طرف تو دفتر کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سنبھالتے ہیں تو دوسری طرف ادارہ کی دامے درمے وسخنے ہر طرح مدد کرتے ہیں اور دوسری جانب اعلیٰحضرت سے آپ کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اگر ادارہ کو ان کی ضرورت کسی وقت بھی ہو ، اپنے آرام کا خیال کئے بغیر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں ۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نائب صدر

جناب شفیع محمد قادری

ادارے کے بنیادی اراکین میں سے ایک نمایاں شخصیت ہیں اور اس کے ابتدائی دور میں ہر طرح سے ادارے سے منسلک لوگوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں ۔ ہر چند کہ آپ کی کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں لیکن پھر بھی اگر مسلک اعلیٰ حضرت کا معاملہ ہو تو پھر ہر کام چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح پیش پیش رہتے ہیں ۔ ادارے کو جب بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے واسطہ پڑتا ہے ۔ شفیع صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے ۔ ادارے کا موجودہ آفس آپ ہی کے تعاون کا ثمرہ ہے ۔

جنرل سیکریٹری

پروفیسر مجید اللہ قادری

ایم اے اسلامیات ایم ایس سی (ارضیات) گولڈ میڈلسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر ، شعبہ ارضیات جامعہ کراچی ۔ کراچی

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزند اصغر ہیں ۔ ادارہ تحقیقات امام رضا کے سرگرم معاون اور معتمد ہیں ۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شامل حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے ۔

شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس دور تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لمحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرور کونین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان (ورفعنالک ذکرک) کے نغمے سے ذہن ہر وقت گونجتے رہیں ۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔

سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات

پروفیسر حافظ قاری عبد الباری

ایم اے اسلامیات ، پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی

حافظ قاری عبد الباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں ۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبد الطیف

صاحب (خطیب شاہی مسجد ٹھٹہ سندھ)، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوان شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم و فضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

پروفیسر موصوف ادارہ تحقیقات امام رضا سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔

فنانس سیکریٹری

منظور حسین جیلانی

بی کام ڈپلومہ میڈ ایسوسی ایٹ

انسٹیٹیوٹ آف بنکرز آف پاکستان (گولڈ میڈلسٹ)

آپ بھی حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کا تعلق بریلی شریف سے ہے اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کے پیش نظر وسط ۱۹۸۶ء میں ادارہ سے منسلک ہوئے تاکہ ادارہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔ ان کی شمولیت کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں کا دائرہ کار بے انتہاء وسیع ہوا ہے۔ آپ کی مساعی میں ادارہ کا باقاعدہ رجسٹریشن، ادارہ کے اپنے دفتر کا قیام، امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہر سال ایک مجلہ کا اجراء شامل ہے۔ آپ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

ادارہ کے عملہ کا تعارف

محمد امتیاز فاروق

ادارہ کے کل وقتی سیکریٹری ہیں ایک صالح، باشرع اور نیک نوجوان طالب علم ہیں۔ ادارہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتنی کم عمری میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے ان کی عقیدت دیکھ کر یقین ہے کہ وہ اس مشن کو جاری و ساری رکھنے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

اقبال احمد قادری اختری

آپ ایک باشرع، نیک اور صالح نوجوان ہیں دینی تعلیم سے بے انتہا لگاؤ ہے۔ آپ کے تحریر کردہ مضامین بزرگان دین خصوصاً اعلیٰ حضرت اور ان کے صاحبزادگان متوسلین اور خلفاء پر اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مفتی اختر رضا خاں الازہری سے شرف بیعت حاصل ہے۔ ادارہ ہذا میں نائب سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں یہ دونوں نوجوان ادارہ کے دو مضبوط ستون کی مانند ہیں۔

سید خالد حسین علوی

ایم ایس سی

آپ ایک پرجوش اور پرخلوص نوجوان ہیں۔ ادارہ کے ساتھ والہانہ طور پر معاونت فرماتے ہیں۔ گویا یہ اس ادارے کے تیسرے ستون ہیں۔

بقیہ

تاریخی مادہ ہائے

علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی

انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۱ء

(۱۴) احباب صالح مجلس امام احمد رضا	۱۴۱۲ھ
(۱۵) احباب دوازدہ اراکین مجلس استقبالیہ	۱۴۱۲ھ
(۱۶) گدایان عقیدت مجلس استقبالیہ	۱۴۱۲ھ
(۱۷) اراکین ما، استقبالیہ کمیٹی	۱۴۱۲ھ
(۱۸) ادارہء تحقیقات محب اسلام	۱۴۱۲ھ
(۱۹) اینجا ادارہ امام احمد رضا	۱۴۱۲ھ
(۲۰) ادارہ جاودان امام احمد رضا	۱۴۱۲ھ

WITH BEST COMPLIMENTS OF WISHES

تاریخی مادہائے

انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس ١٩٩١ء

علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی (ماریشس)

علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی عالم اسلام کی معروف شخصیت ہیں جو پچھلے بیس برس سے براعظم افریقہ اور براعظم یورپ میں مختلف ممالک میں روحانی انقلاب برپا کررہے ہیں اور غیر مسلموں کو ایمان کی دولت سے مشرف کررہے ہیں ۔ آپ زیادہ تر تبلیغی دورے پر رہتے ہیں اور ان دوروں کی وجہ سے آپ نے کئی سنی رضوی مراکز قائم کئے ہیں جن میں سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کے علاوہ ڈربن، برمنگھم، پورٹ لوئیس میں بھی مرکزی ادارے قائم کئے ہیں جو آپ کی انتھک محنت کا ثمرہ ہیں ۔ آپ کو جہاں فن خطابت میں ملکہ حاصل ہے وہیں آپ تاریخی مادہ نکالنے میں اپنے ہم عصروں میں ثانی نہیں رکھتے ۔ آپ نے ادارہ کی گذارش پر انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت سے تو معذرت کا اظہار کیا ہے مگر کانفرنس کی افادیت کے پیش نظر آپ نے معارف رضا اور مجلہ انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس کے لئے تاریخی مادہ ارسال کئے جن کو ہم پیش کررہے ہیں ۔

تاریخی اصلیہ مادے ١٤١٢ھ برائے امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس

(١) باب وفا طریق وفا (کانفرنس کے لئے گیٹ)
١٤١٢ھ

(٢) راہدار رضا
١٤١٢ھ

(٣) رضوی اہلِ نشاط (برائے جلسہ گاہ)
١٤١٢ھ

(٤) بنام مجدد اسلام احمد رضا امام
١٤١٢ھ

(٥) بلند حوصلہ مجدد امام احمد رضا
١٤١٢ھ

(٦) صاحب فقہ امام احمد رضا
١٤١٢ھ

(٧) فقیہ کامل امام احمد رضا
١٤١٢ھ

(٨) مقبول حق امام احمد رضا
١٤١٢ھ

(٩) محسن زمان مجدد اسلام انٹرنیشنل کانفرنس
١٩٩١ھ

(١٠) مقبول دوران انٹرنیشنل کانفرنس
١٩٩١ء

(١١) امام الانام انٹرنیشنل کانفرنس کراچی
١٩٩١ء

(١٢) جلسہ مقبول امام احمد رضا
١٤١٢ھ

(١٣) حلقۂ مجلس امام احمد رضا
١٤١٢ھ

IMAM AHMED RAZA INTRODUCED MUSLIMS WITH THE SCIENCES OF INTERNATIONAL ADVANTAGES

By Chaudhry Shaukat Ali,
Additional Secretary Incharge,
Ministry of the Religion and Minorities Affairs,
Government of Pakistan.

Ala-Hazrat, undoubtedly, was a versatile genius, born rarely in the nations. He brought forward practical measures to solve the socio-economic problems of the Indo-Pak sub-Continent, and he did not only introduce the Muslims with the Faculties of Knowledge having international advantages, for example, the Mathematics and Economics; but he also got acknowledged the superiority of the Muslims of the sub-Continent in the field of education.

The most grandeur and commendable aspect of his life is promoting the love for Mustufa (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم). Today, the candles which are burning in the breasts of the Muslims of the Indo-Pakistan, are the outcome of the red burning match of Imam Ahmed Raza (رحمۃ اللہ علیہ).

میرا پسندیدہ ادیب

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان (علیہ الرحمہ)

کسی انسان کے کمالات اور امتیازات کا اندازہ کچھ انہیں کو ہوسکتا ہے جو اس کو ہر اعتبار سے پوری تنقید کے ساتھ پرکھ سکتے ہیں۔ کبھی لوگوں کے رجحان کا سبب "تصوف و سلوک" میں مہارت تامہ اور دستگاہ خاص ہوتا ہے، کبھی فضائل علمی و کمالات فہمی پر دنیا فریفتہ ہوجاتی ہے۔

لیکن حقیقی معراج شہرت تک وہی ہستیاں پہنچ سکتی ہیں جو ہر گام پر تیز رو اور ہر معاملہ اور مشاہدہ میں اہل اور باکمال ثابت ہوتی ہیں۔

میرا پسندیدہ ادیب نہ صرف عربی علم و ادب کی حیثیت سے بلکہ شریعت و طریقت، معرفت و حقیقت، سلوک و تصوف، فقہ، اجتہاد، علوم و فنون، نثر و نظم میں اور نہ صرف بیرونی زبانوں میں ماہر و مشہور ہے، بلکہ علوم جدید اور فنون عصریہ اور بالخصوص اردو علم و ادب کا مسلم الثبوت امام ہے۔

آج میں صرف آپ کے سامنے اس کے ادبی جواہر پیش کرتا ہوں، حسن تقابل کی جیسی مثال ممدوح کے کلام میں ملتی ہے۔ اسے ملک کے ممتاز اساتذہ شعر و شاعری اور مانے ہوئے بلکہ شہرت تامہ کے ارتقائی مدارج طے کیے ہوئے شعراء کے کلام خالی نظر آتے ہیں اور زبان یہ کہنے پر مجبور ہے کہ

کم ترک الاولون للاخرین

پہلوں نے آنے والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے۔

سنئے فرماتے ہیں:-

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

شعر میں حضرت سیدنا یوسف صدیق علیہ السلام کی رفعت شان اور علوئے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے حضور پر نور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ اور علیا کو کس انداز میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ قرآن عزیز کا پورا پورا اقتباس ہو رہا ہے۔ رنگ میں صداقت کا عنصر مبالغہ آمیزی سے پاک نظر آرہا ہے۔ زبان ایسی سلیس کہ معلوم ہوتا ہے موتی ہیں۔ جو شعر کے قالب میں ڈھالے گئے ہیں۔

مصرعہ اول میں چھ چیزوں کا بیان ہے اور اس کے بالمقابل چھ چیزیں مصرعہ ثانی میں اس طریقہ سے بیان کی گئی ہیں کہ ہر چیز پہلے سے انوکھی اور اپنے انداز میں نرالی معلوم ہو رہی ہے۔

(۱) حسن غیر اختیاری اور عارضی خوبی کا تقابل نام سے (جس میں شہرت دوامی اور خوبی دائمی ہے) کیا گیا ہے۔

(۲) مصر کہ نزاکت پسند، لطیف مزاج سادگی کا دلدادہ علم و بردباری کا گہوارہ ہے۔ اس کے مقابلے میں "عرب" کا جو سخت مزاج، درشت خو جھگڑالو، سرکشی اور خودسری میں مشہور ہے ذکر کیا گیا ہے۔

(۳) کٹنا کہ بلا قصد و ارادہ ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں کٹانا ذکر کیا گیا جو قصد و ارادہ پر دال ہے۔ پھر "کٹیں" کہ ایک وقت پر دلالت کرتا ہے اور کٹاتے ہیں کا تجدد و استمرار بتاتا ہے جس سے اختیار و ارادہ کے ساتھ بار بار اس فعل کے کرنے کا پتہ چلتا ہے۔

(۴) انگشت (انگلی) کہ معمولی عضو ہے، جس کے کٹنے سے حیات پر اثر نہیں پڑتا، ادھر سر ہے جس پر مدار حیات و زیست ہے۔

(۵) عورت و مرد کا تقابل، لفظی و معنوی خوبیوں سے تقابل میں چار چاند لگا رہا ہے۔

پھر پڑھیے:-

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

اس قسم کی بہت سی مثالیں مجدد اعظم قدس سرہ کے کلام میں ملتی ہیں، ایک موقعہ پر کسی صاحب نے معراج رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں عرش معلیٰ پر پہنچنے کی کیفیت دریافت کی جس کے جواب میں حسب ذیل نعت ارسال فرمائی گئی:-

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
قصر دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھیے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
میں نے کہا کہ جلوہ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں
جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوہ زمزمۂ رضا کہ یوں

دیکھا آپ نے زمین کیسی انوکھی ہے۔ جس تنا سے معاصرین کے کلام خالی ہیں بلکہ "غالب" کے سوا اس زمین کو شعراء اردو نے استعمال ہی نہیں کیا ہے۔ پھر ردیف و قوانی کی شکلیں علیحدہ ہیں۔ پھر بھی حسنِ شعر کے ساتھ ساتھ شریعت کے آداب کا پورا پورا احترام ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود فرماتے ہیں :-

رشک قمر ہوں رنگ رخِ آفتاب ہوں
ذرہ ترا جو اے شہ گردوں جناب ہوں
در نجف ہوں گوہر پاک خوشاب ہوں
یعنی تراب رہ گذر بو تراب ہوں
دل بستہ ، بے قرار ، جگر چاک ، اشکبار
غنچہ ہوں ، گل ہوں ، برق تپاں سحاب ہوں

محاورات و استعارات ، تشبیہ و مجاز اور انداز بیان جو نمونہ ء کلام میں پایا جاتا ہے اس سے ملک الشعراء بلکہ امام الشعراء کہنے کے لیے زبان بے تاب ہوتی ہے۔

پھر مجددِ اعظم خود ارشاد فرماتے ہیں :-

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیے ہیں

اس موقعہ پر قصیدہ معراجیہ کے کچھ اشعار خالی از فوائد نہ ہوں گے۔ عام و خاص شعراء کرام کا خیال ہے کہ واقعہ معراج شعر کے قالب میں بیان کرکے اس میں رنگینی اور حسن پیدا نہیں ہوسکتا، بلکہ دانشور اور متبعد ہے کہ ایسے خشک مضمون کو مبالغہ آمیزی سے بالکل علیحدہ رکھتے ہوئے کسی اچھے اور انوکھے انداز بیان میں نظم کیا جاسکے۔

لیکن مجدد اعظم کی خصوصیت ہے کہ ہر مضمون میں ایسے انوکھے محاورات اور عمدہ استعارات استعمال فرماتے ہیں جس کا استعمال دوسروں کے لیے دشوار تر ہوتا ہے۔

اردو کا محاورہ ہے، جھومر کان پر ڈھلک رہا ہے۔ بلکہ استعمال بھی یوں ہی ہے کہ زنانِ ہند جھومر کو اس انداز سے سر پر رکھتی ہیں کہ ایک طرف کان کے ڈھلک جاتا ہے اور غزال کا نافہ بسانا، دھانی دوپٹہ چنا ہوا اس مضمون کو مکہ مکرمہ کی شان میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر آرہا ہے کان پر ڈھلک پر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے
دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزے میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

جن لوگوں کے فہم و ادراک اعلیٰ ہیں وہ سخن فہمی کی مہارت کے ساتھ کمال و فن کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہی وجہ ہے کہ جب ۱۹۲۸-۲۹ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے معراجِ مبارک پر مشاہیر عالم کے بہترین مضامین کی اشاعت کا عزم کیا تو محترم ڈاکٹر ضیاء الدین مرحوم وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے اعلیٰحضرت مجدد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک عقیدہ معراجیہ باعنوان شائع کرنے کی تجویز کی کہ دنیا کے مشاہیر اہل قلم کے نثر و نظم میں سب سے رفیع مقام رکھنے والا قصیدہ انہی بعض لوگوں کے پاس آج بھی اس کی مطبوعہ کاپیاں موجود ہوں گی۔ حق یہی ہے کہ واقعہء معراج میں اس سے بہتر قیصدہ آج تک صفحہ قرطاس پر آیا ہی نہیں۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجددِ اعظم کا مقام اگر تلاش کرنا ہے تو فقط دیوان مجددِ اعظم ہی اس کے لیے پورا پورا متکفل ہوسکتا ہے۔ دوسرے مضامین و تالیفات ، فاضات و اضافات علیحدہ رہے۔

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ کچھ اس سے ہوسکتا ہے کہ شوال ۱۳۲۳ھ کی آخری تاریخ ہے، عصر کا وقت ہے۔ ایک نعت کا مقطع تحریر ہورہا ہے اور قلب میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن ہے اور سیلاب سے زیادہ تیز روانی رکھتا ہے۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

بس فوراً سفر زیارت دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری شروع ہوئی اور بعد مغرب بعزم زیارت دربارِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانگی ہوگئی۔ اس وقت مولوی نذیر احمد صاحب رضوی اور حاجی کفایت اللہ صاحب رضوی اس مبارک سفر کے رفقاء تھے۔

دل تو چاہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ لکھتا ہی رہوں مگر صفحات کی قلت مجبور کررہی ہے۔ اب میں چند نمونے فارسی کلام کے پیش کرکے اس مضمون کو ناتمام چھوڑ دوں اور کسی اور فرصت کا انتظار کروں۔ اعلیٰحضرت مجدد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری نہ صرف اردو زبان میں منحصر بلکہ فارسی میں بھی بہترین قصائد اور غزلیات ہیں۔ جن میں سے اکثر شائع ہوچکی ہیں۔

ایک طویل فارسی قصیدہ میں حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توصیف فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

السلام اے احمدت صہرد برادر آمدہ
حمزہ سردارِ شہیداں عم اکبر آمدہ
بنت احمد رونق کا شانہ و بانو لے تو
گوشت و خون تو لحمش شیر و شکر آمدہ
ہر دور ریحان نی گلمائے تو زال گل زمین
ہرہ گل چنیت زمیں اتر باغ برتر آمدہ
نرم نرم از برہم دامن چیدہ رفتہ یلو تند
یاعلی چوں برزبان شمع مضطر آمدہ
مرحبا اے قاتل مرحب امیرالاجمعیں
در طلال ذوالفقارت شور محشر آمدہ
ناصبی رابغض تو سوئے جہنم رہ نمود
رافضی ازحب کاذب درسقر در آمدہ

ایک عظیم الشان قصیدہ میں امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ومدح میں کس قدر جامع اور مختصر ارشاد ہے۔

اے حسین اے مصطفیٰ رار احت جاں نورعین
راحت جاں نور عینم وہ بیا امداد کن
اے زحسن خلق و حسن خلق احمد نسخہ
سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن
جاں حسن ایماں حسن ایقان حسن ذیشان حسن
اے جماعت لوح شمع رائیٔ امداد کن
اے گلویت کہ لبان مصطفیٰ را بوسہ گاہ
کہ لب تیغ لعیں راحسرتا امداد کن

ایک نعت کے چند شعر:۔

زعکست ماہ تاباں آفرید ند
ہزاراں باغ و بستاں آفرید ند
برائے جلوہ یک گلبن ناز
ہزاراں باغ و بستاں آفرید ند
نہ غری کبیا جاں آفرینی
نہ خود مثل تو جاناں آفرید ند

بعض احباب کے اسرار پر ایک نعت "مجموعہ السہ اربعہ" کہی گئی جس کا مطلع اور چند اشعار پیش کرتا ہوں۔ جس سے عربی، فارسی، اردو اور ہندی کی شیرینی ونزاکت کا پتہ چلے گا۔

لم یات نظیرک فی نظیر مثل توء شدید پیدا جانا
جگ راج کو تاج ترے سرسو ہے تجھکو شہ دوسرا جانا
البحرعلی والموج طغیٰ من بیکس و طوفان ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا
انافی عطیش و سخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا
لک بلارنی الوجک الاجمل خط ہالہ زلف ابراجل
تورے چندن چندر پشرو کنڈل رحمت کی بھرت برسا جانا
بس خامہ خام نوائے رضانہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد اپنا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

بس آخر میں ایک رباعی لکھ کر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں

کس منہ سے کہوں رشک عنا دل ہوں میں
شاعر ہوں فصیح بے مماثل ہوں میں
حقا کہ کوئی صفت نہیں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

VERSE 1 - SURA ZUMAR

1. The revelation
   of this Book
   is from Allah,
   The Exalted in Power,
   Full of Wisdom.

VERSE 2 - SURA ZUMAR.

2. Verily it is We Who have
   Revealed the Book to thee
   In Truth : so serve Allah,
   Offering Him sincere devotion.

VERSE - SURA MUMTAHINA

Oye who believe !
Take not My enemies
And yours as friends
(Or profectors),-off ring them
(Your) love, even though
They have rejected the Truth
That has come to you,
And have (On the contrary)
Driven out the Prophet
And yourselves (from your homes),
(Simply) because ye believe
in Allah your Lord !
if ye have come out
To strive in My Way
And to seek My Good Pleasure,
(Take them not as friends),
Holding secret converse
Of love (and friendship)
With them: for I know
Full well all that ye
Conceal and all that ye
Reveal. And any of you
That does this Strayed
From the Straight Path.

استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی

بندیال ، ضلع سرگودھا (پاکستان)

"حضرت بریلوی قدس سرہٗ نے ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف ارقام فرمائیں اور جس مسئلے پر قلم اٹھایا ، اُسے منشرح کر کے چھوڑا۔ ان تمام تصانیف کا سرتاج اُردو ترجمۂ قرآنِ پاک کنز الایمان ہے۔ جس کی نظیر نہیں ہے اور اس ترجمہ کا مرتبہ اسی کو معلوم ہوتا ہے جس کی اعلیٰ درجہ کی تفاسیر پر نظر ہے۔ اس ترجمۂ مبارک میں مفسرین کا اتباع کیا گیا ہے اور جن مشکلات اور ان کے حل مفسرین نے صفحات میں جاکر بمشکل بیان فرمائے ہیں۔ اس محسنِ اہلِ سنت نے اس ترجمہ کے چند الفاظ میں کھول کر رکھ دیا ہے۔"

(پیغاماتِ یومِ رضا ، ص ۴۷)

کلام رضا

امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے ۔۔۔۔!

امام احمد رضا کا نام نامی برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں عشق مصطفیٰ کے حوالے سے جانا پہچانا جاتا ہے ۔ انہوں نے ایسی دھوم مچائی کہ سارا چمن چہچہانے لگا۔ غالب نے اپنے لیے کہا تھا ـــــــ

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستان کھل گیا

یہ مصرعہ امام احمد رضا پر زیادہ صادق آتا ہے ۔

امام احمد رضا نے نعت گوئی میں وہ کمال پیدا کیا کہ دل کھنچنے لگے اور شعراء اسی رنگ میں رنگنے لگے ۔ ان کی زمینوں اور ردیف، و قوافی میں شعر کہنے لگے ۔ اس سے امام احمد رضا کی اثر انگیزی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ عظیم شاعر اپنے زمانے کو متاثر کرتا ہے ـــــــ

ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

ادیبوں اور شاعروں کو غزلوں سے زیادہ شغف رہتا ہے حمد و نعت تبرکاً کہتے ہیں ۔ دیوان دیکھا جائے تو دیگر اصناف سخن کی فراوانی نظر آئیگی ۔ حمد و نعت کہیں گے بھی تو بے کیف جیسے دل سے نہ کہی ہو ۔ امام احمد رضا نے غزل کو اتنا بلند کیا کے نعت بنادیا ۔ مجازی محبوبوں سے نجات دلا کر سچے محبوب کی چوکھٹ پر لا کھڑا کر دیا ۔ اردو ادب میں یہ ان کا انقلابی قدم تھا ۔

داغ دہلوی نے جب ان کی نعت کا یہ مصرعہ سنا ـــــــ

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
ترے دن اے بہار پھرتے ہیں

تو حسن بریلوی سے بے ساختہ کہا " ـــــــ وہ مولوی ہو کر اتنے اچھے شعر کہتا ہے " ۔

داغ کے اس ریمارک سے ایک طرف امام احمد رضا کے شاعرانہ کمال کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف مولویوں کے لئے داغ کی تنگ دلی کا اندازہ بھی ہوتا ہے ـــــــ گویا " مولوی " ایک ایسی مخلوق ہے جس کا دل نہیں ہوتا ـــــــ امام احمد رضا نے اس خیال خام کو باطل کر کے رکھدیا ـــــــ ان کی نظم و نثر کے آگے بڑے سے بڑے نظم نگار و نثر نگار نہیں ٹھہر سکتے ـــــــ یہ صرف خیال ہی خیال نہیں بلکہ حقیقت ہے سچ ـــــــ نگینوں کے سامنے جھوٹے نگینے نہیں ٹھہر سکتے ـــــــ

امام احمد رضا سچے شاعر تھے اور انہوں نے سچوں ہی کو پسند کیا ۔ وہ جھوٹی شاعری سے الرجک تھے ـــــــ انہوں نے شہید جنگ آزادی مولانا کفایت علی کافی کی نعتوں کو پسند فرمایا، ان کو نعت گوئی کا بادشاہ قرار دیا اور خود کو ان کا وزیر اعظم ـــــــ

۱۹۷۷ء میں صحرائے تھر کے ایک شہر مٹھی میں میرا تبادلہ ہوا، چاروں طرف ریت کے ٹیلے، دو سو برس پرانا ماحول، نہ سڑک، نہ ٹریفک، نہ بجلی، نہ پانی ـــــــ اونٹ قطار در قطار نظر آتے ـــــــ انہی دنوں کافی کی یہ نعت سامنے آئی جس کا ایک شعر ہے ـــــــ

دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے

کیا بتاؤں کہ پڑھتے ہی دل کا کیا حال ہوا، ماحول نے اس اثر کو دوچند کر دیا ۔ آنکھوں سے آنسو ابل پڑے نہ معلوم کس دل سے اور کس جذبے سے شاعر نے یہ شعر کہا تھا ـــــــ وہ کہتا ہے " اے محبوب رب العالمین ! اے مدینہ کے تاجدار ! اے دو عالم کے سردار ! کاش ایسا بھی ہوتا کہ صحرائے مدینہ میں آپ اونٹ پر سوار جارہے ہوتے اور میں پیچھے پیچھے دیوانہ وار اپنا دامن و گریباں تار تار کرتا ہوا دوڑے چلا جاتا ـــــــ ہاں کاش ایسا بھی ہوتا " ۔

امام احمد رضا نے مجاہدوں اور شہیدوں سے فیض حاصل کیا اسی لیے ان کی شاعری جاوداں ہو گئی ـــــــ مشرق و مغرب، جنوب و شمال جدھر دیکھیے ان کا چرچا ہے اور جدھر سنئے یہ آواز آرہی ہے

ع ـــــــ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا کی شاعری پر گزشتہ بیس برسوں میں بہت کچھ

لکھا گیا ہے، علامہ شمس بریلوی نے "کلام رضا" میں معانی و بیان اور صنائع و بدائع کو تلاش کیا ____ علامہ نصر اللہ خان صاحب نے "کلام رضا" میں آیات و احادیث کے جلوے دکھائے ____ پروفیسر بشیر احمد قادری نے "کلام رضا" پر ضخیم مقالہ قلم بند کیا ____ پروفیسر فیاض الدین قریشی (یو ـ کے) "کلام رضا" کے مذہبی عنصر پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں ____ پروفیسر عبدالسمیع صاحب امام احمد رضا کی عربی شاعری پر عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم اے کر رہے ہیں، پروفیسر محمد اسحاق قریشی نے پنجاب یونیورسٹی سے اپنے مقالہ ڈاکٹریٹ میں امام احمد رضا کی عربی شاعری کا ذکر کیا ہے ____ پروفیسر شاہد اختر، کلکتہ یونیورسٹی سے "کلام رضا" پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں ____ مولانا عبدالنعیم عزیزی "کلام رضا" کے نئے نئے زاویے تلاش کر کے قارئین کو حیران کر رہے ہیں

وارث جمال وغیرہ نے "کلام رضا" پر مستقل مقالے لکھے ہیں اور مضامین لکھنے والوں کا تو کوئی شمار نہیں ____ اس میں شک نہیں کہ "کلام رضا" اس قابل ہے کہ اس کے مختلف پہلوؤں پر ریسرچ کی جائے ایک ____ پہلو تشنہ رہ گیا تھا ____ امام احمد رضا کی زمینوں میں اور ردیف و قوافی میں جن شعراء نے طبع آزمائی کی تھی ان کا جائزہ نہیں لیا گیا تھا۔ اس کمی کو فاضل نوجوان عزیزم اعجاز اشرف انجم نے پورا کر دیا، ان کی محنت قابل داد ہے۔

اس وقت خوشبوؤں کی ضرورت ہے، اس وقت روشنیوں کی ضرورت ہے ____ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں خوشبوئیں بھی ہیں اور روشنیاں بھی ____ آئیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و فکر سے متعفن فضاؤں کو مہکا دیں ____ آئیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و فکر سے اندھیروں میں اجالا کر دیں ____

شاعر لکھنوی، احسان دانش، اختر الحامدی، الٰہی بخش اعوان،

آہ سیّد لائق علی مصطفوی بریلوی (مرحوم)

آج سیّد لائق علی مصطفوی بریلوی مرحوم ہم میں موجود نہیں، لیکن ان کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہے گی، سیّد صاحب کا تعلق بریلی شریف کے خاندان سادات سے ہے اور آپ حضور مفتی اعظم الہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ آپ کے چچیرے دادا سیّد قناعت علی رضوی مرحوم اور الحاج سیّد ایوب علی قادری رضوی مرحوم کو امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے خصوصی نسبت و قرب حاصل رہا۔

سیّد لائق علی مصطفوی مرحوم کو نہ صرف اردو اور انگریزی زبانوں پر خاصی دسترس حاصل تھی بلکہ وہ ایک اچھے مصنف و مترجم اور آرٹسٹ تھے۔ آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتیں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کیلئے وقف کر دی تھیں۔ معارف رضا اور مجلہ کے سرورق کے بنیادی ڈیزائن آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ تھے۔

سیّد لائق علی صاحب مرحوم انتہائی ملنسار اور ایک بااخلاق انسان تھے۔ اور انہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے خاص عقیدت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

With Best Compliments From

اعلیٰ حضرت

ایک جامع الصفات

الشاہ امام احمد رضا خاں قادری بریلوی

چیف جسٹس (ریٹائرڈ) محمد حلیم صاحب
سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

فقیہ اعظم امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی پاک وہند کی بیسویں صدی عیسوی کی ایک ایسی نابغہ ہستی ہے کہ جس کا نام نامی تاریخ اسلام میں ہمیشہ تاباں و درخشاں رہے گا ان کی علمی قدو قامت اور علوم اسلامی میں بحر کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ آپ کی فقہی بصیرت اور تبحر علمی کو علمائے حرمین شریفین نے شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اور آپ کو اس صدی کا مجدد اور عبقری امام تسلیم کیا ہے۔

آپ نے تیرہویں صدی کے اواخر اور چودہویں صدی ہجری کے اوائل یعنی دو ابتدائی عشروں میں اپنے ذوفشاں قلم سے عشق مصطفوی اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ غلغلہ بلند کیا جو آنے والی نسلوں کے لئے اس راہ میں رہبرورہنما بن گیا اور ان کا یہ پیغام مستقبل کی آواز بن کر عالم اسلام کے ہر گلی کوچے میں گونج اٹھا ـــــ ع

بمصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اونہ رسیدی تمام بولہبی است

اور یہ ان ہی کا فیض ہے کہ آج پاکستان بلکہ چاردانگ عالم میں بچے بچے کی زبان سے یہ نذرانہ عقیدت و محبت ادا ہورہا ہے ـــــ ع

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری کے بارے میں کچھ نہیں لکھوں گا کہ اس موضوع پر آپ کے دوسرے کمالات کی طرح بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور جس طرح آپ کے تفقہ اور علمی بصیرت پر ہزاروں صفحات لکھے جاچکے ہیں اس طرح آپ کی شاعری کے محاسن و کمالات پر تفصیلی انتقاد اور تعارفی کتابی شکلوں میں موجود ہیں۔ مجھے تو اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ امام احمد رضا دینی علوم میں عبقریت کے حامل تھے اس کی دلیل اور شاہد عادل آپ کے فتاویٰ کی بارہ جلدیں ہیں جو فتاویٰ رضویہ کے نام سے موسوم ہیں۔ حقیقت میں آپ کا فتاویٰ مجموعہ کلام ہے، یعنی دینی معلومات کا ایک انسائیکلوپیڈیا ـــــ امام احمد رضا کی شخصیت کی صرف یہی ایک جہت نہیں، بلکہ اس ہمہ جہت شخصیت نے تیرہویں اور چودہویں صدی کے ہر شعبہ میں رہنمائی فرمائی۔ ان کے دینی مسائل ہوں یا معاشی الجھنیں ہوں یا بساط سیاست کی شاطرانہ چالیں۔ انہوں نے اپنی خداداد ذہانت و فطانت سے مسلمانوں کی دینی، سماجی، اقتصادی، معاشی اور معاشرتی زندگی سدھارنے کی کوشش کی۔ اس خصوص میں ان کی تصانیف آج بھی رہبری کے لئے موجود ہیں۔

پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی بصیرت نے اس وقت مسلمانان پاک و ہند کو آشنا کیا جب بہت سے معتمد اور معتبر مسلمان لیڈر اور علماء گاندھی اور کانگریس کے پرفریب نعروں میں بہہ رہے تھے۔ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے جوش و خروش میں مسلمانوں کو ہوشمندی کی راہ سے ہٹا دیا تھا۔ ہندوؤں کی سیاہ کاری جو اس پردے میں پنہاں تھی، اس تک مسلمانوں کی نگاہیں نہیں پہنچ رہی تھیں، لیکن اس عظیم دانشور اور خداداد صلاحیتوں سے بہرہ ور فرد فرید نے بہ بانگ دہل اس شاطرانہ چال سے بروقت مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس نابغۂ دوراں کو وہ بصیرت عطا فرمائی تھی کہ انہوں نے جس راہ پر قدم اٹھایا اس پر اپنا سکہ جمادیا۔ اس مختصر مضمون میں اتنی وسعت

نہیں اور نہ میرا یہ منصب ہے کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ جیسے نابغہ عصر کی دینی اور شرعی امور میں ژرف نگاہی کے بارے میں کچھ کہ سکوں، ہاں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ یوں تو تمام علوم و فنون اسلامی پر فکر امام احمد رضا کی پوری پوری گرفت تھی مگر خصوصیت کے ساتھ علوم فقہ پر امام احمد رضا کی فکر کی رسائی اور گیرائی قابل ستائش اور حیران کن ہے۔ ان کی نگاہ نکتہ شناس اور فہم دقیقہ سنج نے فقہ میں جو رسائی پائی ہے اور جہاں تک وہ پہنچی ہے اس کی داد اس طرح دی گئی کہ آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، امام ابوحنیفہ ثانی اور "مجدد ملت" کے گراں قدر خطابات و القابات کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا گیا۔

میں آج امام احمد رضا کے یوم وصال پر ان پر تحقیقی کام کرنے والوں اور خصوصاً ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سے ایک گذارش کروں گا۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے مالی اور معاشرتی قوانین خصوصاً شفع، نکاح، طلاق اور مالی مقدمات میں جہاں برطانیہ اور برطانوی ہند سے صدق قول یا تائید دلائل کے لئے نظائر پیش کیے جاتے ہیں وہاں فقہ حنفی کی مشہور کتابوں مثلاً شرح وقایہ، قدوری، کنزالدقائق اور فتاویٰ عالمگیری کے اردو تراجم سے بھی شواہد پیش کیے جاتے ہیں، تو اس امر کی خاص ضرورت ہے کہ "فتاویٰ رضویہ" میں جس قدر مباحث و دلائل و تنقیحات عربی زبان میں ہیں ان کا اردو ترجمہ کیا جائے "فتاویٰ رضویہ" کو جدید طرز پر مرتب کرکے وکلاء صاحبان کے لئے اس کا مطالعہ آسان بنایا جائے کہ امام احمد رضا کی تنقیحات اور دلائل و استدلال کے بعد کسی تنقیح و دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی ـــــ یہ کام ہوجائے تو اس عظیم امام کے علمی ورثہ سے ایک بہت بڑی تعداد مستفیض ہوسکے گی اور اسلامی شریعت کے نفاذ کی سمت ایک اہم پیشرفت ہوگی۔

پروفیسر ڈاکٹر وحید اشرف

(ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی)

بڑودہ یونیورسٹی (بھارت)

"دنیائے اسلام میں ایسی شخصیتوں کی کمی نہیں جنھوں نے اپنے علم و عقل اور بصیرت سے ساری دُنیا کو مستفیض و متحیّر کیا ہے۔ ابن سینا، عمر خیام، امام رازی، امام غزالی، البیرونی، فارابی، ابن رُشد وغیرہ وہ شخصیتیں ہیں جن کے علمی کارناموں پر رہتی دُنیا تک فخر کیا جائیگا۔ ان میں کوئی فلسفہ و حکمت کا امام ہے، کوئی ریاضی و ہیئت کا، کوئی فلسفۂ اخلاق کا اور فلسفۂ یونان کا۔ لیکن ان سب سے زیادہ حیرت انگیز شخصیت سرزمین ہندوستان میں پیدا ہوئی اور موجودہ صدی ہی میں اس نے دُنیا کو الوداع کہا۔ مولانا احمد رضا خاں کی شخصیت ایسی پہلودار اور جامع علوم ہے کہ آپ کے کسی پہلو پر سیر حاصل بحث کے لئے اس فن کا ماہر ہی اس سے عہدہ برآ ہوسکتا ہے۔"

(انوار رضا۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء ص ۲۴۷)

ادارہ کی کارکردگی
خطوط کے آئینے میں

مرتبین :- اقبال احمد قادری
سید خالد علوی

خط مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۷ء

علامہ ________ حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری

"۱۵ دسمبر ۸۷ء کے جنگ لاہور میں یہ خبر فرحت اثر پڑھی کہ کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا چیئر قائم ہو گئی ہے (الحمد اللہ ثم الحمد اللہ) میں اس عظیم کامیابی پر آپ اور آپ کے ساتھیوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں"۔

خط مورخہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ ____ محمد سرور شفقت (اسسٹنٹ پروفیسر کیڈٹ کالج حسن ابدال)

"اسلام آباد اور کراچی میں سالانہ کانفرنس کا اہتمام جدید تعلیم یافتہ طبقوں تک پیغام پہنچانے کا ایک موثر ذریعہ ہے"۔

خط مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۷ء غلام لیسین منہاس (لیکچرار گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لاہور)

"آپ فکرِ رضا کے فروغ میں اپنی خدمات کو لازوال بنا رہے ہیں۔ آپ کا اندازِ کار قابل صد تحسین ہے"۔

خط مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۹۰ء ___ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی (جامعہ اشرفیہ انڈیا)

"آپ حضرات! ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے جس حسن اسلوبی کے ساتھ دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے تعارف کے سلسلے میں آپ کے ادارے کی خدمات کو جو نمایاں مقام حاصل ہے وہ کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں"۔

خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۰ء مولانا عبدالمبین نعمانی

"ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے آپ حضرات جو کام کر رہے وہ لافانی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ کی روحانیت یقیناً آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہے"۔

خط مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۹ء ____ سید عارف علی رضوی (صدر لائبریری، کلیان، بمبئی انڈیا)

"ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی اشاعتی و تصنیفی کارگزاریاں دیکھ کر دل سے بے ساختہ دعائیں نکلیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے اپنے دین کے کام کے لئے معمور فرما دیتا ہے، ادارہ کے جملہ احباب و رفقاء کی اشاعتی خدمات لائق تحسین اور قابل تقلید ہیں"۔

بحوالہ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۹ء ______ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی (بنارس - انڈیا)

"ادارہ کی کتابیں دیکھ کر دل سے دعا نکلی کہ رب تبارک و تعالیٰ اس ادارے کو ہر اعتبار سے مضبوط فرمائے اور اس کے جملہ اراکین و معاونین کا سایہ رحمت و کرم عالم اسلام پر جاری رکھے۔ (آمین)"

مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء ______ حکیم محمد سعید (ہمدرد فاؤنڈیشن - کراچی)

"۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء یادگار دن رہا اس دن ادارہ کے زیر

اہتمام امام احمد رضا کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی اس میں میری شرکت میرے لئے وجہ شرف و عزت ہی، میں ایسی پر مقصد کانفرنس منعقد کرنے پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جہاں اتحاد فکر اور اتحاد عمل کا باب وا ہوا اور ممنون ہوں کہ آپ نے اس کانفرنس میں مجھے شریک کر کے میری عزت افزائی فرمائی"۔

مورخہ ۲۵ اکتوبر ۸۷ء ـــــ ریر ایڈ مرل ریٹائرڈ ایم آئی ارشد (کراچی - پاکستان)

امام احمد رضا کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا تمام مجبوریوں کے باوجود ایک عظیم کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ادارے کو اپنے مقاصد میں کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے"۔

مورخہ ۶ اگست ۸۹ء ـــــ بزم غلامان حبیب کبریا (احمد رضا چوک روپ محل ہیر آباد حیدر آباد - پاکستان)

"پاکستان ٹیلی ویژن سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر جامع اور معلوماتی پروگرام نشر کیا گیا جس پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے عہدیداران و اراکین اور وابستگان کو دلی مبارک باد قبول ہو"۔

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۸۷ء ـــــ کنز الایمان اسلامی لائبریری (میرپور خاص سندھ - پاکستان)

"اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جو تحقیقی اور تعارفی کتب شائع کر رہا ہے اس کی تعریف کرنا ایک رسم ہوگی، مگر پھر بھی آپ حضرات کی کوششوں کو نہ سراہنا زیادتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق دے (آمین)"۔

مورخہ ۲۹ دسمبر ۸۷ء ـــــ انجمن ثناء خوان رسول (مصطفیٰ منزل سبزی منڈی میرپور خاص، سندھ - پاکستان)

اعلیٰ حضرت کی شخصیت، دینی و ملی خدمات، نظریات اور تصنیفات کے لئے آپ کا ادارہ جو تحقیقی کام کر رہا ہے باعث تقویت و صد افتخار ہے۔ اس سے اپنے پرائے سب کو اعلیٰ حضرت کے نزدیک آنے کا موقع فراہم ہوا ہے اور غلط فہمیاں اور بد گمانیاں دور ہو رہی ہیں"۔

خط مورخہ ۶ جولائی ۹۰ء ـــــ دار العلوم حنفیہ فریدیہ (بصیر پور اوکاڑہ، پنجاب، پاکستان)

"آپ حضرات جو علمی و تحقیقی کام سرانجام دے رہے ہیں اس پر دل کی گہرائیوں سے ہدیہ سپاس قبول فرمائیں، اللہ تعالیٰ ادارہ کو ترقی اور آپ حضرات کو مزید ہمت عطا فرمائے"۔

خط مورخہ ۷ دسمبر ۹۰ء ـــــ رضا اکیڈمی (لاہور - پاکستان)

معارف رضا شمارہ دہم، تجلیات نوری - فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ اور مجلہ دیکھ کر دل سے دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک کے صدقہ جلیلہ سے اس ادارہ کو پوری دنیا میں ممتاز کرے (آمین)"۔

خط مورخہ ۱۸ اکتوبر ۸۷ء ـــــ بزم عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (لاہور - پاکستان)

"ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی کتابوں کی اہمیت کا اندازہ ہوا آپ سب لوگوں کی اس کاوش کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اس اجر عظیم کا خدا ہی بدلہ دے گا۔ خدا تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ سب لوگوں کو مزید ہمت اور طاقت اور ولولہ عطا فرمائے (آمین)"۔

خط مورخہ ۲۰ دسمبر ۸۷ء ـــــ مرکزی مجلس امام اعظم (لاہور - پاکستان)

"آپ کو ادارہ کی ایک عظیم الشان کامیابی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ آپ کی کوششوں سے کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا چیئر قائم ہوئی ہے۔ دوسری مبارک باد ہم ادارہ کو ایک مستقل اور اپنا دفتر بہم ہونے پر بھی دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل و عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے (آمین)"

خط مورخہ ۲۹ اکتوبر ۹۰ء ـــــ ادارہ معارف نعمانیہ (لاہور - پاکستان)

"اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے بارے میں جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بہرحال جو کام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے کیا

ہے وہ کام کوئی دوسرا ادارہ یا تنظیم نہ کر پاتی۔ اس مادہ پرستی کے دور میں بین الاقوامی سطح پر کانفرنس منعقد کرانا صرف اور صرف ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ہی کا کام ہے"۔

مورخہ ۱۷ دسمبر ۸۹ء ــــــ مکتبہ نبویہ (لاہور۔ پاکستان)

"آپ نے اعلیٰحضرت کی تحریروں کو جس حسن و خوبی سے زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ کر کے تقسیم فرمایا ہے دل خوش ہو گیا ہے۔ آپ نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی ان خصوصیات کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ خوب سے خوب تر انداز اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ادارہ کے اراکین کے ذوق و نفاست کو اپنی برکات سے نوازے"۔

خط مورخہ ۱۶ اکتوبر ۸۹ء ــــــ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی پی ایچ ڈی (گورنمنٹ کالج فیصل آباد۔ پاکستان)

"ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی مطبوعات کا پیکٹ موصول ہوا نہایت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے ایسی گرانقدر تصانیف کے مطالعہ کا موقع فراہم کیا۔ یہ نگارشات میری اور میرے احباب کے لئے گرانقدر سرمایہ تابِ دل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقدس حسن میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ (آمین)"

خط مورخہ ۴ جون ۹۰ء ــــــ محمود حسین ریسرچ اسکالر (ڈپارٹمنٹ آف عربی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی، یو۔ پی، انڈیا)

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ پاکستان میں ہمارا ایک جلیل القدر ادارہ فاضل بریلوی کے عدیم النظیر شہ پاروں پر کام کر رہا ہے۔ درحقیقت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا دنیا کا بے مثال ادارہ ہے اور آپ حضرات اس ادارہ کی روح ہیں خداوند قدوس آپ کی عمر میں اضافہ فرمائے (آمین)"۔

خط مورخہ ۱۲ مئی ۸۹ء ــــــ مکتبہ فیضان مدینہ اسلامی و ادبی لائبریری (کوٹلہ شیخان۔ کریم نگر ــــ انڈیا)

آپ کی روانہ کردہ کتب واقعی بہت مفید ہیں لائبریری کی زینت ہی نہیں بلکہ اپنے علم و عمل کی آرائش و ایمان کی زیبائش کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلانے کا عزم کر چکی ہے۔

"آج حضرت امام اہلسنت محدث بریلوی اعلیٰحضرت فاضل برکت مجدد دین و ملت حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ہر ملک میں کام ہو رہا ہے اس میدان میں ملک خداداد پاکستان کا مذہبی اسلامی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کسی سے پیچھے نہیں"۔

خط مورخہ ۲۹ نومبر ۸۸ء ــــــ ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم لیکچرار شعبہ تقابل ادیان (ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی۔ انڈیا)

"آپ حضرات پاکستان میں اعلیٰحضرت پر جس طرح انہماک سے کام کر رہے ہیں وہ واقعی ہم ہندوستانیوں کے لئے نمونہ عمل ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں وہ حوصلہ اور طاقت عطا فرمائے کہ ہم بھی اسی جذبہ کے ساتھ اس مشن کے فروغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں"۔

خط مورخہ ۱۶ جون ۸۹ء ــــــ مفتی محمد مکرم احمد، شاہی مسجد جامع فتح پوری، (دہلی۔ انڈیا)

"پاکستان ٹی وی کے تعاون سے حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان پر دستاویزی فلم بنائے جانے کی خبر باعث مسرت ہے اس اقدام پر ادارہ کے ارکان و سرپرستوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ادارہ کی کامیابیوں کا سرچشمہ سرپرستوں کی اعلیٰ قدر شخصیات ہیں جن کی مایہ ناز سرپرستی قابل صد رشک ہے"۔

خط مورخہ ۳ مئی ۹۱ء ــــــ راجہ محمد طاہر رضوی ایڈووکیٹ (جہلم۔ پاکستان)

"گذشتہ دنوں ٹی وی پر فتاویٰ رضویہ پر تبصرہ نشر ہوا جس میں شرکاء گفتگو سید ریاست علی قادری، مولانا کوثر نیازی شریک تھے اللہ کرے ایسے پروگرام ہوتے رہیں۔ (آمین)"

THE DAILY JASARAT KARACHI

روزنامہ جسارت کراچی

بانی: چوہدری غلام محمد مرحوم

جلد ۱۸ شمارہ ۲۴۹ | رجسٹرڈ ایم ۲۳۶ | ہفتہ ۲۴ صفر المظفر ۱۴۱۱ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء | پوسٹ بکس نمبر ۸۳۶ | قیمت دو روپے پچاس پیسے

اسلام دشمنوں کے عزائم ناکام بنانے کیلئے احمد رضا کے کردار سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ وسیم سجاد

بھائی چارے اور قومی یکجہتی کے لئے جدوجہد کی جائے۔ ۷۱ ویں برسی پر کانفرنس کے لئے پیغام

کراچی ۱۴ ستمبر (اسٹاف رپورٹر) سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ہمیں محبت کی اس شمع کی روشنی میں بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے انتھک جدوجہد کرنی چاہئے جسے امام احمد رضا خان نے روشن کیا تھا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام ان کی ۷۱ ویں برسی کے موقع پر مقامی ہوٹل میں آج منعقد ہونے والی ایک روزہ کانفرنس کے لیے اپنے پیغام میں سینیٹ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ امام

باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر

وسیم سجاد

احمد رضا کا کردار عمل اور ان کا گرانقدر تعلیمی و تحقیقی کام اسلام دشمن عناصر کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔ امام احمد رضا کانفرنس کی صدارت حکیم محمد سعید نے کی جبکہ ریٹائرڈ جسٹس محمد حلیم اس موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس میں مولانا کوثر نیازی، ڈاکٹر علی نماز نے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد علی قادری، محمد رفیع اللہ صدیقی، شاہ تراب الحق اور ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری نے اپنی تقاریر اور مقالوں میں امام احمد رضا کے تحقیقی کام اور اسلام کے لیے خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس گل محمد خان، سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ، صوبائی وزیر مذہبی امور اشتیاق اظہر، میئر کراچی ڈاکٹر فاروق ستار، جامعہ کراچی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس آئی علی اور ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے بھی اپنے پیغامات بھیجے جن میں احمد رضا خان کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

مُنفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

(علامہ اقبال)
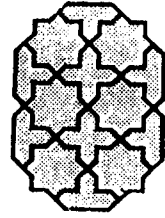
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامِ وقت مجدّدِ دین وملّت الشاہ احمد رضا خاں محدّث بریلوی قدس سرہٗ کے ۷۲ ویں یوم وصال کے موقع پر ہم ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرانے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ امام احمد رضا نے عالم اسلام کی یکجہتی اور فلاح وبہبود کے لئے ساری عمر جو جدوجہد کی اسے ہر حال میں جاری وساری رکھیں گے

پیغام منجانب

محترم محمد رفیق قادری صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ایوب سوپ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Ayoob Soap Industries (Pvt) Limited

D-155-A, Site, Karachi.
Phone: 293442.

انٹرنیشنل

امام احمد رضا کانفرنس

مبارک ہو

محمد اقبال جان محمد قصباتی قادری

محمد امین جان محمد قصباتی قادری

محمد یوسف جان محمد قصباتی قادری

محمد فاروق جان محمد قصباتی قادری

ابوطالب جان محمد قصباتی قادری

محمد زبیر جان محمد قصباتی قادری

محمد الطاف جان محمد قصباتی قادری

عبدالمجید عبدالستار

محمد مناف محمد یوسف

ابا عمر عبداللطیف قصباتی قادری

منجانب

NOW
WITH NUTRASWEET
Big on taste
Low on calories
diet pepsi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اربابِ فکر ونظر وحل وعقد

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

الحمد للہ ادارہ کے قیام کو دس سال پورے ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے قوی امید ہے کہ یہ ادارہ دیر تک قائم رہے گا اور تعلیمات اسلامی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ خاص کر مولانا احمد رضا محدث بریلوی کی فکر کو عوام تک پہنچانے میں ادارہ بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔

ادارہ کے زیر اہتمام ہر سال ایک امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہوتا اور پچھلے ۴ سال سے اسلام آباد میں بھی امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کے علاوہ ہر سال "معارف رضا" کا شمارہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی اسکالرز، علماء، دانشور، وکلاء اور پروفیسرز حضرات کے پر مغز مقالات شائع ہوتے ہیں ساتھ ہی پچھلے ۴ سال سے ہر سال ایک "مجلہ معارف رضا" بھی شائع کیا جا رہا ہے جس میں مختلف قلمکاروں کے مضامین شائع ہوتے ہیں اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں بھی ادارے سے شائع ہو چکی ہیں اور آپ کے مختلف علمی گوشوں پر لکھی گئی کتابیں بھی شائع کی جا چکی ہیں۔ پچھلے تین سال سے ہم نے یہ دائرہ اور وسیع کیا اور اب اعلیٰ حضرت کی ان تحریر کردہ کتابوں اور رسائل کا انگریزی و عربی زبان میں ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں۔ یہاں مختصراً ان سب کی تفصیلات رقم کی جا رہی ہیں تاکہ قارئین حضرات ہماری دس سالہ کارکردگی کا طائرانہ جائزہ لے سکیں۔

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی

۱۔ پہلی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء بمقام تھیوسوفیکل ہال کراچی۔ صدارت:۔ سید ریاست علی قادری۔ مہمانِ خصوصی:۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

۲۔ دوسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء بمقام تھیوسوفیکل ہال کراچی، مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء صدارت:۔ ریٹائرڈ ایڈمرل ایم۔ آئی ارشد صاحب (چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ) مہمان خصوصی:۔ ریٹائرڈ جسٹس جناب قدیر الدین صاحب، (سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان)

۳۔ تیسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل کراچی۔ صدارت:۔ ریٹائرڈ ایڈمرل ایم آئی ارشد صاحب (چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ) مہمان خصوصی:۔ ڈاکٹر جمیل جالبی (وائس چانسلر جامعہ کراچی)

۴۔ چوتھی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۴ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ پیر سید طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی۔ مہمانِ خصوصی:۔ جناب الطاف حسین بریلوی۔

۵۔ پانچویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔

صدارت:۔ پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب (پروفیسر ایمرٹس جامعہ کراچی)

مہمان خصوصی:۔ جناب فواد احمد حداد صاحب (کونسلیٹ جنرل حکومت عراق)

۶۔ چھٹی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۶ء مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام ہوٹل شیرٹن کراچی۔ صدارت:۔ الشیخ السید یوسف الرفاعی الہاشمی (سابق وفاقی وزیر حکومت کویت) مہمان خصوصی:۔ علامہ غلام علی اوکاڑوی (مہتمم دارالعلوم اوکاڑہ)

۷۔ ساتویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۷ء بمقام ہوٹل شیرٹن کراچی۔ صدارت:۔ پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد صاحب (وائس چانسلر جامعہ کراچی) مہمان خصوصی:۔ جناب حاجی حنیف طیب (وفاقی وزیر ہاؤسنگ و تعمیرات)

۸۔ آٹھویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ حکیم محمد سعید صاحب (چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان) مہمان خصوصی:۔ جناب جسٹس نعیم الدین صاحب (جج سپریم کورٹ پاکستان)

۹۔ نویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ جناب جسٹس اجمل میاں صاحب (چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ) مہمان خصوصی:۔ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (چیف ایڈیٹر اردو ڈکشنری بورڈ)

۱۰۔ دسویں امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۹۰ء بمقام ہوٹل تاج محل کراچی۔ صدارت:۔ جناب حکیم محمد سعید صاحب (چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان و بانی مدینۃ الحکمت کراچی)۔ مہمانِ خصوصی:۔ جناب جسٹس محمد حلیم صاحب (چیئرمین وفاقی نظریاتی کونسل پاکستان و سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان)

امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد

۱۔ پہلی امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۵ء بمقام

اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ ریٹائرڈ میجر جنرل عبدالرحمان خاں صاحب (سابق صدر آزاد وجموں کشمیر) مہمان خصوصی:۔ خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان صاحب (رہبر طریقت و شریعت)

۲۔ دوسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء مورخہ ۰۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ جناب حاجی حنیف طیب صاحب (وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل) مہمان خصوصی:۔ جناب الحاج مقبول احمد صاحب (وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور)

۳۔ تیسری امام احمد رضا کانفرنس ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء بمقام اسلام آباد ہوٹل۔ صدارت:۔ مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب (وفاقی وزیر مذہبی امور) مہمانِ خصوصی:۔ جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب (مشیر برائے صدر پاکستان)

اسمائے گرامی

مقالہ نگار و مقررین حضرات

ان تمام کانفرنسوں میں جن اسکالرز نے تحقیقی مقالات پڑھے اور جن علماء فضلاء اور دانشور حضرات نے تقریریں فرمائیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ پروفیسر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی صاحب (پروفیسر ایمرٹس جامعہ کراچی)
۲ پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور اکبر آبادی صاحب (پروفیسر اسلامیہ کالج کراچی)
۳ سید الطاف حسین بریلوی صاحب (ادبی اسکالر)
۴ پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی)
۵ سید انور علی ایڈوکیٹ صاحب (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)
۶ پروفیسر ڈاکٹر ایوب علی قادری (پروفیسر وفاقی اردو گورنمنٹ کالج کراچی)
۷ پروفیسر ڈاکٹر بشارت علی صاحب (ریٹائرڈ پروفیسر عمرانیات)
۸ پروفیسر ڈاکٹر منظور احمد صاحب (صدر شعبہ فلسفہ جامعہ کراچی)
۹ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (صدر شعبۂ اردو جامعہ کراچی)
۱۰ پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی صاحب (رجسٹرار جامعہ کراچی)
۱۱ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب (شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی)
۱۲ مولانا حسن مثنیٰ ندوی صاحب (مذہبی اسکالر)
۱۳ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (بانی و سرپرست ادارہ منہاج القرآن لاہور)
۱۴ ڈاکٹر مطلوب حسین صاحب (ڈپٹی ڈائریکٹر وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد)
۱۵ پروفیسر کرم حیدری صاحب (چیف ایڈیٹر ماہنامہ زکوٰۃ اسلام آباد)
۱۶ علامہ صاحبزادہ فیض الحسن فیضی (مہتمم دارالعلوم راولپنڈی)
۱۷ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب (شعبۂ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی)
۱۸ پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی صاحب (جامعہ ملیہ کراچی)
۱۹ علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب (سابق ممبر قومی اسمبلی و مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی)
۲۰ مولانا عبدالعزیز عرفی صاحب (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)
۲۱ جناب ادیب رائے پوری صاحب (صدر نعت اکیڈمی کراچی)
۲۲ ڈاکٹر محمد طفیل احمد صاحب (ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد)
۲۳ پروفیسر سحر انصاری صاحب (شعبۂ اردو جامعہ کراچی)
۲۴ جسٹس عبادت یار خاں (سابق جسٹس سندھ ہائی کورٹ)
۲۵ جسٹس مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری (ممبر سنڈیکیٹ و سلیکشن بورڈ جامعہ کراچی)
۲۶ مولانا کوثر نیازی صاحب (سابق وفاقی وزیر اطلاعات)
۲۷ پروفیسر پریشان خٹک صاحب (چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان)
۲۸ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب (مشہور عالم و خطیب)
۲۹ پروفیسر ایم۔ اے قادر صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج و پوسٹ گریجویٹ سینٹر سکھر)
۳۰ پروفیسر ڈاکٹر شفیق علی خاں صاحب (گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی)
۳۱ پروفیسر جمیل اختر صاحب (صدر شعبہ اردو جامعہ کراچی)
۳۲ جناب راشد حسن قادری صاحب (سینئر وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک کراچی)

مقالات برائے "معارف رضا" و مضامین

۱ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — فتاویٰ رضویہ کا فقہی مقام (شمارہ اوّل)
۲ جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود ،،
۳ پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب — اعلٰحضرت کی نعتیہ شعر و شاعری ،،
۴ پروفیسر ابرار حسین صاحب — رسالہ در علم لوگارثم کا تحقیقی جائزہ ،،
۵ مرزا نظام الدین بیگ جام صاحب — امام احمد رضا کا قصیدۂ معراجیہ
۶ پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی — فاضل بریلوی کے معاشی نکات شمارہ اول
۷ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب — فاضل بریلوی اور چند یادداشتیں ،،
۸ ڈاکٹر مختار الدین آرزو (انڈیا) — امام احمد رضا کا شخصیتی جائزہ ،،
۹ مولانا عبدالکریم صاحب (بنگلہ دیش) — امام احمد رضا ایشیا کا عظیم محقق
۱۰ سید محمد ریاست علی قادری — ایک عظیم سائنسدان ،،
۱۱ جناب محمد علی خاں سہروردی (سابق وفاقی وزیر) — دو قومی نظریہ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (شمارہ دوم)
۱۲ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — امام احمد رضا کے حواشی کا تحقیقی جائزہ ،،
۱۳ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب — عالمی جامعات اور امام احمد رضا ،،

۱۴ مولانا مفتی وقار الدین صاحب — شاہ احمد رضا کے علمی کارنامے 〃
۱۵ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب — فاضل بریلوی ایک ہمہ گیر شخصیت 〃
۱۶ پروفیسر جلیل قدوائی صاحب — مولانا احمد رضا کا نعتیہ کلام 〃
۱۷ مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری — اعلیٰ حضرت کا طرز استدلال 〃
۱۸ مولانا محمد فاروق احمد صاحب — اعلیٰ حضرت اور ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم 〃
۱۹ سید اسمٰعیل رضا ذبیح ترمذی — اعلیٰ حضرت بحیثیت نعت گو شاعر 〃
۲۰ جناب شاد گیلانی صاحب — علم جفر اور امام احمد رضا فاضل بریلوی 〃
۲۱ مولانا ظاہر شاہ قادری — امام احمد رضا علم الآثار کا عظیم محقق 〃
۲۲ حکیم محمد حسن ہادر چشتی — اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت 〃
۲۳ ڈاکٹر سرور اکبر آبادی — اعلیٰ حضرت بحیثیت عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (شمارہ سوم)
۲۴ سید انور علی ایڈووکیٹ — مولانا احمد رضا بریلوی کے نثر پارے 〃
۲۵ علامہ سعید بن زبیر یوسف زئی — اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن اہلحدیث کی نظر میں 〃
۲۶ علامہ شمس الحسن بریلوی — امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری 〃
۲۷ مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری — استاد احمد رضا بین الفقہاء والاصولیین 〃
۲۸ محمد احسان الحق صاحب — عشاق رسالت کا امیر کارواں 〃
۲۹ علامہ نور احمد قادری صاحب — امام احمد رضا کی روحانی کرامت 〃
۳۰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب — فوز مبین کا جائزہ 〃
۳۱ علامہ شبیر احمد غوری (انڈیا) — عبد حاضر کا تہافۃ الفلاسفہ 〃
۳۲ ڈاکٹر پروفیسر اشتیاق حسین قریشی — دو قومی نظریہ اور مولانا احمد رضا بریلوی 〃
۳۳ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ شاہ صاحب — اعلیٰ حضرت کی اردو شاعری 〃
۳۴ پروفیسر محمد صدیق — پروفیسر حاکم علی کی امام احمد رضا سے عقیدت 〃
۳۵ مولانا محمد حشمت علی خاں — امداد الدیان فی تفرقۃ آن علی کنز الایمان (شمارہ چہارم)
۳۶ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی صاحب — اعلیٰ حضرت کے دس نعتیہ اشعار اور علم ہیئت (شمارہ چہارم)
۳۷ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب — مزاج الفقہاء 〃
۳۸ علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب — اعلیٰ حضرت علماء بہاولپور کی نظر میں 〃
۳۹ پروفیسر سید محمد فاروق القادری — امام احمد رضا کے سلسلے میں ایک تاریخی ناانصافی 〃
۴۰ مولانا محمد مرید احمد چشتی — امام احمد رضا کے چند خلفاء 〃
۴۱ پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج — سرکار غوثیت میں اعلیٰ حضرت 〃
۴۲ پروفیسر ڈاکٹر عبد الغنی (لاہور) — امام احمد رضا اور انکے فیوض برکات 〃
۴۳ مولانا شاہ خالد میاں فاخری — خاندان فاخریہ سے اعلیٰ حضرت کے روابط 〃
۴۴ سید محمد ریاست علی قادری — مبلغ اسلام خلیفۂ اعلیٰ حضرت شاہ عبد العلیم صدیقی 〃
۴۵ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری — کنز الایمان کا اردو تراجم میں مقام (شمارہ پنجم)

۴۶ پروفیسر امتیاز سعید — کنز الایمان ایک جائزہ 〃
۴۷ پروفیسر کرم حیدری — پروانۂ شمع رسالت 〃
۴۸ سید انور علی ایڈووکیٹ — امام احمد رضا ایک جسٹس کی نظر میں
۴۹ ڈاکٹر مطلوب حسین — امام احمد رضا کی سیاسی بصیرت 〃
۵۰ ایم حسن امام ملک پوری (انڈیا) — امام احمد رضا جدید سائنس کی روشنی میں 〃
۵۱ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد — امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظر میں 〃
۵۲ سید محمد ریاست علی قادری — امام احمد رضا اپنی تصنیفات کے آئینہ میں 〃
۵۳ پروفیسر سید عبد القادر (انڈیا) — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
۵۴ سید الطاف علی بریلوی — کچھ یادیں کچھ باتیں (شمارہ ششم)
۵۵ علامہ ہدایت اللہ مہاجر مدنی — تقریظ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ 〃
۵۶ علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری — اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی 〃
۵۷ مولانا محمد اعظم سعیدی — فاضل بریلوی اور علوم طبعیات وکیمیا
۵۸ علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری — امام اہل سنت اور علم التفسیر
۵۹ مولانا اختر الحامدی رضوی — کلام رضا اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۶۰ پروفیسر الحاج محمد زبیر علیگ — خلیفۂ اعلیٰ حضرت سید سلیمان اشرف بہاری (شمارہ ششم)
۶۱ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد — حیات امام احمد رضا ایک نظر میں (شمارہ ہفتم)
۶۲ صاحبزادہ وجاہت رسول قادری — اقوال اعلیٰ حضرت 〃
۶۳ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — شرح قصیدہ رضا در علم ہیئت 〃
۶۴ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد — فتاویٰ رضویہ اور ڈاکٹر بلیان 〃
۶۵ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی — پاک وہند کی نعتیہ شاعری 〃
۶۶ پروفیسر محمد ابرار حسین — امام اہلسنت کا نظریہ مد و جزر 〃
۶۷ پروفیسر ڈاکٹر یحییٰ انجم (انڈیا) — امام احمد رضا اور فن تاریخ گوئی 〃
۶۸ خواجہ مظفر حسین — فاضل بریلوی اور علم جفر 〃
۶۹ پروفیسر شبیر احمد غوری (انڈیا) — ریاضی و ہیئت میں مقام رضا 〃
۷۰ پروفیسر مجید اللہ قادری — اردو ادب کی تاریخی فروگذاشت 〃
۷۱ پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج — اسمائے کتب اعلیٰ حضرت کا علمی جائزہ 〃
۷۲ خواجہ حسن نظامی — امام اہلسنت کی سیاسی بصیرت 〃
۷۳ علامہ حافظ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (شکاگو) — خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری 〃
۷۴ محمد مرید احمد چشتی — نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی حامد رضا قادری 〃
۷۵ علامہ یٰسین اختر مصباحی (انڈیا) — سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی (شمارہ ہشتم)
۷۶ پروفیسر مجید اللہ قادری — فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ
۷۷ مولانا عطاء المصطفےٰ قادری — اعلیٰ حضرت کی فقہی بصیرت

نمبر	نام	عنوان	
۷۸	علامہ شمس الحسن شمس بریلوی	شرح قصیدہ رضادر علم ہیئت	〃
۷۹	سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی	امام رضا کی شاعری اور علم معانی وبیان	〃
۸۰	مولانا عبدالنعیم عزیزی علیگ (انڈیا)	کلام رضا میں محاکات	〃
۸۱	پروفیسر ڈاکٹر طلحہ رضوی برق (انڈیا)	واصف شاہ ھدیٰ	〃
۸۲	کالی داس گپتا (انڈیا)	رضا۔ داغ۔ میر	〃
۸۳	پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید	اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت	〃
۸۴	پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا)	فقہ اسلامی اور بہار شریعت (شمارہ ہشتم)	
۸۵	علامہ مفتی محمد عمر نعیمی	خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی	
۸۶	علامہ محمد ظفر الدین بہاری (انڈیا)	چودھویں صدی کا مجدد (شمارہ نہم)	
۸۷	پروفیسر مجید اللہ قادری	قرآن، سائنس اور امام احمد رضا	〃
۸۸	حکیم محمد سعید صاحب	فاضل بریلوی کی طبی بصیرت	〃
۸۹	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ	〃
۹۰	عبدالستار طاہر رضوی	کنزالایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں	〃
۹۱	پروفیسر نورالدین جامی	فقہی شاہکار	〃
۹۲	مفتی محمود اختر قادری (انڈیا)	امام احمد رضا علماء و مشائخ کے مرجع فتاویٰ	〃
۹۳	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	مولانا احمد رضا اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی	〃
۹۴	علامہ محمد احمد مصباحی (انڈیا)	امام احمد رضا اور تصوف	〃
۹۵	رائے کمال محمد	تحریک پاکستان میں امام احمد رضا کا مقام	〃
۹۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (انڈیا)	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری	〃
۹۷	ڈاکٹر حسن رضا اعظمی 〃	ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین بہاری (خلیفہ اعلیٰ حضرت)	〃
۹۸	ڈاکٹر باربرا مٹکاف (امریکہ)	حضرت مولانا احمد رضا بریلوی (انگریزی) (مجلہ ۱۹۸۰ء)	
۹۹	جسٹس عبادت یار خاں	امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت (مجلہ ۱۹۸۸ء)	
۱۰۰	علامہ شاہ تراب الحق قادری	تاریخ ساز شخصیت	〃
۱۰۱	پروفیسر سحر انصاری	نعتیہ شاعری اور مولانا احمد رضا	〃
۱۰۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یادگار سلف حضرت مفتی تقدس علی خاں	〃
۱۰۳	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	امام عصر امام احمد رضا خاں بریلوی (مجلہ ۱۹۸۹ء)	
۱۰۴	پروفیسر ضیغم شمروی	اعلیٰ حضرت کی فنی عظمت	〃
۱۰۵	مفتی محمد مکرم احمد دہلوی (انڈیا)	عالم اسلام کی عبقری شخصیت	〃
۱۰۶	پروفیسر ڈاکٹر جے ایم بلیان (ہالینڈ)	امام احمد رضا کی امتیازی خصوصیت	〃
۱۰۷	پروفیسر ڈاکٹر باربرا مٹکاف (امریکہ)	امام احمد رضا کی جدوجہد پر تبصرہ	
۱۰۸	منظور الحق اسمٰعیل پوپئر کاشی (انڈیا)	امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کے درمیان مجلہ ۱۹۸۹ء	
۱۰۹	حکیم محمد سعید دہلوی	مولانا احمد رضا خاں	
۱۱۰	علامہ الشیخ السید یوسف الرفاعی (کویت)	عالم اسلام کے علامۂ کبیر	

پیغامات برائے امام احمد رضا کانفرنس

یہاں ان معزز ارباب علم و دانش اور اہل وعقد حضرات کے نام پیش کئے جارہے ہیں جنہوں نے امام احمد رضا کانفرنس کے لئے پیغامات ارسال کئے اور ہماری ہمت افزائی فرمائی۔

نمبر	نام	عہدہ
۱	میر علی احمد خان تالپور	سابق وزیر دفاع حکومت پاکستان
۲	پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب	رئیس کلیہ علوم اسلامی جامعہ کراچی
۳	پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی	سرخیل مشائخ طریقت قادریہ
۴	سید غوث علی شاہ	سابق وزیر اعلیٰ سندھ
۵	حاجی حنیف محمد طیب صاحب	سابق وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل
۶	جناب مقبول احمد خاں	سابق وزیر مملکت برائے مذہبی امور
۷	میر نواز خاں مروت	سابق وزیر مملکت برائے انصاف و پارلیمانی امور
۸	جناب حکیم محمد سعید دہلوی	چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ پاکستان
۹	مفتی تقدس علی خاں بریلوی	شیخ الحدیث پیر جوگوٹھ سندھ
۱۰	حاجی عبدالرزاق جانو مرحوم	چیئرمین پاکستان ٹی ایسوسی ایشن
۱۱	حاجی عبدالحبیب احمد مرحوم	مینجنگ ڈائرکٹر یونین انڈسٹریز کراچی
۱۲	جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم	صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۳	حاجی محمد سیف اللہ خاں	سابق وزیر مملکت برائے مذہبی امور
۱۴	جناب محمد یوسف	سیکرٹری وزارت مذہبی امور
۱۵	جناب عباس باوزیر	سابق صوبائی وزیر محنت، اوقاف و مذہبی امور
۱۶	پروفیسر پریشان خٹک	سابق چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان
۱۷	ڈاکٹر وحید قریشی صاحب	سابق صدرنشین مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۱۸	پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد صاحب	سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی
۱۹	پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ناظم تعلیمات بلوچستان کوئٹہ
۲۰	میر خلیل الرحمان	ایڈیٹر انچیف روزنامہ جنگ
۲۱	سید نسیم احمد	سابق ممبر ایگزیکٹو بورڈ حبیب بینک لمیٹڈ کراچی
۲۲	جسٹس نعیم الدین	جج سپریم کورٹ آف پاکستان
۲۳	ڈاکٹر عبدالواحد ھالے پوتا	سابق چیئرمین وفاقی نظریاتی کونسل
۲۴	ڈاکٹر این۔ اے بلوچ	سابق ایڈوائزر ہجرہ کونسل
۲۵	مفتی ڈاکٹر جسٹس سید شجاعت علی قادری	ریٹائرڈ جسٹس وفاقی شریعت کورٹ
۲۶	چودھری شوکت علی	ایڈیشنل سیکرٹری وزارت مذہبی امور
۲۷	پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری	رئیس شعبہ علوم اسلامیہ جامشورو یونیورسٹی
۲۸	ڈاکٹر فاروق ستار	رئیس بلدیہ عظمیٰ کراچی
۲۹	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر ملک	چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی
۳۰	محترمہ بے نظیر بھٹو	سابق وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

With Best Compliments of Wishes

With Best Compliments From

With Best Compliments of Wishes

نبی علیہ الصلوۃ و السلام کے عشق کے طفیل ایک سالم Integrated شخصیت تھی ۔ وہ مقام فکر اور مقام ذکر دونوں سے آشنا تھا ۔ علامہ اقبال نے کہا ہے ،

مقام فکر ہے پیمائشِ زمین و زماں
مقام ذکر ہے سبحانَ ربّیَ الاعلیٰ

محترم احمد رضا خان کی فکر اگر ایک طرف ستاروں سے الجھتی ہے تو دوسری طرف ان کے دل اور جبینِ سجدہ ریز سے سبحانَ ربّیَ الاعلےٰ کے اسرار کھلتے ہیں ۔

اردو کی نعتیہ شاعری کے اماموں میں بھی حضرت رضا بریلوی نمایاں نظر آتے ہیں ۔ ان سے پہلے عربی ، فارسی کے علاوہ اردو کے بھی تمام مشاہیر شعرانے نعتیں ضرور کہی ہیں مگر بقول ڈاکٹر ابوالخیر کشفی " زیادہ تر شاعروں کے نعتیہ کلام کا ان کی عام شاعری سے کوئی علاقہ نظر نہیں آتا سوائے ان شاعروں کے جنکا نشان نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بن گئی " اس قول کی روشنی میں انیس ویں اور بیسویں صدی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ لیں تو نعتِ سرورِ کونین کو اپنی پہچان بتانے والے اولین شاعر کرامت علی شہیدی ، غلام احمد شہید ، محسن کاکوروی ، امیر مینائی ، مولنا حالی اور مولنا احمد رضا خان ہیں ان بزرگوں نے اقبال مولنا ظفر علی خان ۔ مولنا اقبال

مقام تھا ، پٹھانوں میں غیرت کے ساتھ عصبیت وہ بھی جاہلانہ موجود تھی ۔ ای نکر اور برابر کا پٹھان کسی دوسرے کو نہیں سمجھتے تھے ۔ ہر بات میں مسئلہ مونچھ تک پہنچ جاتا تھا ، یہ تو اسلام کا ابر کرم تھا جس نے عصبیت کے شعلوں کو بجھا دیا اور یہ بھی نبیِ رحمت کی رحمت نامہ کا صدقہ تھا کہ اس علاقے میں مولنا احمد رضا خان جیسی ہستی پیدا ہوئی جسکے تبحر علم ۔ محبت دین اور عشقیہ نعتوں نے در مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قربت بخش دی ۔

حضرت مولنا جون ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے ان کا بچپن پُر آشوب دور میں گذرا لیکن اس دور کے آشوب کو ذکرِ سرکارِ دوعالم نے سکون قرار کی صورت دی ۔ ذرا چشم تصور سے دیکھئے کہ ربیع الاول کا بابرکت مہینہ ہے ۔ ہر طرف صلواۃ و درود کے نغموں کی گونج ہے ایک بہت بڑا مجمع بریلی میں جمع ہے ۔ یہ عاشقان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجوم ہے اور موقع میلاد شریف کی تقریب ہے اس اجتماع میں ایک چھ سال کا بچہ میلاد شریف پڑھتا ہے بڑے اعتماد سے جیسے ہزاروں کے اس مجمع کو نہیں بلکہ اپنے کسی مہربان ۔ مشفق اور محبت کرنے والے بزرگ کو سنا رہا ہے اور پھر اس بچے نے اپنی ساری زندگی اسی عشق اور نام کی نسبت سے گزاری ۔ اب حضرت احمد رضا خان کی نعت گوئی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں اگرچہ نہ یہ

HEARTIEST FELICITATIONS TO

IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA (REGD)

ON THE OCCASION OF IMAM AHMED RAZA CONFERENCE 1991

FROM

نعتیہ ادب میں امام احمد رضا کا مقام

محمد ذاکر علی خان
سابق چیرمین واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کراچی

حضرت مولنا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، ایک جامع الصفات شخصیت تھے اور شخصیت بھی ایسی جسے نابغۂ روزگار یعنی جینیس Genious کہنا حقیقت کا اظہار ہے۔ علم کے کتنے ہی شعبے ان کی ذہانت سے روشن تر اور ان کے علم سے مستحکم تر ہوئے۔ فلسفے کی گتھیاں ہوں یا ریاضی کے ادق مسئلے، دینی مسائل کی تحقیقات ہو یا فلکیات کے احکام، تفسیر کتاب اللہ کی حیات سامانی ہو یا احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمان افروزی یہ سب موضوعات امام احمد رضا کے دائرہ قدرت میں آجاتے ہیں۔ سنا ہے ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ وہ ایسے بلند پایہ خطیب تھے کہ ان کی ہر ہر بات سامع کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے اور کیوں نہ بیٹھتی ہرچہ ازدل خیزد بردل ریزد۔

حضرت بریلوی اعلی اللہ مقامہ، کی شخصیت اللہ تبارک تعالٰی کے کرم اور نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے عشق کے طفیل ایک سالم Integrated شخصیت تھی۔ وہ مقام فکر اور مقام ذکر دونوں سے آشنا تھا۔ علامہ اقبال نے کہا ہے،

مقام فکر ہے پیمائشِ زمین و زماں
مقام ذکر ہے سبحانَ ربیَ الاعلیٰ

محترم احمد رضا خان کی فکر اگر ایک طرف ستاروں سے الجھتی ہے تو دوسری طرف ان کے دل اور جبینِ سجدہ ریز سے سبحانَ ربی الاعلےٰ کے اسرار کھلتے ہیں۔

اردو کی نعتیہ شاعری کے اماموں میں بھی حضرت رضا بریلوی نمایاں نظر آتے ہیں۔ ان سے پہلے عربی، فارسی کے علاوہ اردو کے بھی تمام مشاہیر شعرا نے نعتیں ضرور کہی ہیں مگر بقول ڈاکٹر ابوالخیر کشفی "زیادہ تر شاعروں کے نعتیہ کلام کا ان کی عام شاعری سے کوئی علاقہ نظر نہیں آتا سوائے ان شاعروں کے جنکا نشان نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بن گئی" اس قول کی روشنی میں انیس ویں اور بیسویں صدی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ لیں تو نعتِ سرورِ کونین کو اپنی پہچان بتانے والے اولین شاعر کرامت علی شہیدی، غلام احمد شہید، محسن کاکوروی، امیر مینائی، مولنا حالی اور مولنا احمد رضا خان ہیں ان بزرگوں نے اقبال مولنا ظفر علی خان۔ مولنا اقبال سہیل اور ہمارے دور کے نعت گو شعرا بہزاد لکھنوی، ماہر القادری منور بدایونی، کوثر نیازی، احمد ندیم قاسمی وغیرہ کو متاثر کیا۔

حضرت رضا بریلوی کی شخصیت میں ایک طرف وہ عناصر موجود ہیں جو عالم اسلام کی تاریخ کے ہر دور میں علماء کی شخصیتوں میں نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ان کی ذات میں روہیلکھنڈ کے مسلمانوں کی روایات اپنی بہترین صورت میں ملتی ہیں، خاص طور سے پٹھانوں کی حمیت وغیرت، شجاعت وسخاوت، دین سے انکا لگاؤ۔ میں کسی نسلی تفاخر کی بات نہیں چھیڑ رہاہوں یہ ایک علمی مطالعہ ہے۔ ہم آپ جانتے ہیں کہ مختلف علاقوں کی ذیلی تہذیبیں ایک قومی اور ملی تہذیب کے تابع ہوتی ہیں، میرا یہ عرض کرنا ہے کہ روہیل کھنڈ ایک تہذیبی اکائی تھا اس علاقے میں بجنور، مراد آباد، رامپور، پیلی بھیت، بدایوں، بریلی شامل ہیں جو اس کا صدر مقام تھا، پٹھانوں میں غیرت کے ساتھ عصبیت وہ بھی جاہلانہ موجود تھی۔ اپنی ٹکر اور برابر کا پٹھان کسی دوسرے کو نہیں سمجھتے تھے۔ ہر بات میں مسئلہ مونچھ تک پہنچ جاتا تھا، یہ تو اسلام کا ابر کرم تھا جس نے عصبیت کے شعلوں کو بجھا دیا اور یہ بھی نبیِ رحمت کی رحمت تامہ کا صدقہ تھا کہ اس علاقے میں مولنا احمد رضا خان جیسی ہستی پیدا ہوئی جسکے تبحر علم۔ محبت دین اور عشقیہ نعتوں نے در مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قربت بخش دی۔

حضرت مولنا جون ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے ان کا بچپن پُر آشوب دور میں گذرا لیکن اس دور کے آشوب کو ذکرِ سرکار دوعالم نے سکون قرار کی صورت دی۔ ذرا چشم تصور سے دیکھئے کہ ربیع الاول کا بابرکت مہینہ ہے۔ ہر طرف صلواۃ و درود کے نغموں کی گونج ہے ایک بہت بڑا مجمع بریلی میں جمع ہے۔ یہ عاشقان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجوم ہے اور موقع میلاد شریف کی تقریب ہے اس اجتماع میں ایک چھ سال کا بچہ میلاد شریف پڑھتا ہے بڑے اعتماد سے جیسے ہزاروں کے اس مجمع کو نہیں بلکہ اپنے کسی مہربان۔ مشق اور محبت کرنے والے بزرگ کو سنا رہا ہے اور پھر اس بچے نے اپنی ساری زندگی اسی عشق اور نام کی نسبت سے گزاری۔ اب حضرت احمد رضا خان کی نعت گوئی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں اگرچہ نہ یہ

میرا منصب ہے نہ اہلیت کے دائرے کی بات ہے، لیکن عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی اس محفل میں حضرت رضا کی نعت گوئی پر عرض کرنے کے لئے یوں آمادہ ہوگیا کہ اس طرح اپنے پیارے آقا سب کے پیارے آقا سب سے پیارے آقا سرکار مدینے والے کی بات کرنے کی سعادت حاصل ہوجائے گی چونکہ میرا عقیدہ ہے۔

کیسے پیارے حبیب کی باتیں ۔ جسم و جاں کے طبیب کی باتیں
نعت پڑھنا بھی اور سننا بھی ۔ سب ہیں اچھے نصیب کی باتیں
ذاکر

میں یہاں بات اپنے بچپن کے حوالے سے شروع کرونگا۔ ہمارے گھروں میں تجن بی بی آیا کرتی تھیں، چہرے بدلجاتے ہیں مگر تجن بی بی، تجن بی بی ہی رہتیں ایک بندھی ہوئی گٹھڑی سر پر ہوتی سفید چادر کھولتیں۔ اور زیارت کراتیں، ان کے پاس گنبدِ خضرا کی شبیہ مبارک بھی ہوتی، شبیہ کی زیارت کراتی جاتیں اور ترنم سے یہ بول پڑھتی جاتیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو ۔

یہ تو بڑے ہوکر معلوم ہوا کہ یہ احمد رضا خان صاحب کا شعر ہے۔
بچپن سے لڑکپن کی حدود میں داخل ہوا تو اکثر جمعوں کو ایک سلام کان میں پڑتا ربیع الاول میں یہ سلام محفل محفل گھر گھر پڑھا جاتا اور یوں ہماری یاد اور حافظہ کا حصہ بن گیا آج بھی یہ سلام دل کو سکون بخشتا ہے۔
یہ سلام اور انکی بہت سی نعتیں اردو دنیا کے ہر حصہ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔ شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جسطرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا ۔ اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

معلوم ہوا کہ یہ دلنشیں سلام بھی حضرت رضا بریلوی کا ہے۔ اور یوں ہم سماعت کی دنیا سے قرآت کی دنیا تک پہنچ گئے۔ مولنا کے نعتیہ مجموعہ کا مطالعہ کیا۔ اس مقبول سلام کی وسعت کو دیکھ کر میں حیرت میں ڈوب گیا۔ محفلوں میں تو اس کے چند منتخب اشعار ہی پڑھے جاتے ہیں، سلام پورا پڑھا تو معلوم ہوا کہ سرکار کے اسی چاہنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو اس سلام میں شامل کرلیا ہے۔

شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
اللھم صلی علی سیدنا محمد وآلِ محمدا

"حدائق بخشش" کے مطالعہ سے مولنا کے نعتیہ کلام کے موضوعات کی وسعت ہی کا اندازہ نہیں ہوا بلکہ ان کے اسالیب کی تنوع کا علم بھی ہوا۔ کہیں شاہ حجازی کی نسبت سے نعت حجازی کا جلوہ ہے، کہیں شاعر کے وطن کے حوالے سے ہندی شاعری کی جھلکیاں ملتی ہیں، کہیں مدتوں تک برصغیر کی ثقافتی زبان فارسی کی حلاوت اور شیرینی کا حسن ہے، کہیں اردو کا روہیل کھنڈی لہجہ ہے اور اسی کی ساتھ گدائے درِ مصطفٰے کے لہجے میں نیاز مندی کے ساتھ ناز اور انکے کرم پر اعتبار کا اظہار بھی ہے،

واہ کیا جودو کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالکِ کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

یہ تو میں نے مولنا رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری سے اپنے رشتے کی کہانی آپ کو کسی قدر ادبی تبصرے کیساتھ سنائی۔ مولنا کی نعتیہ شاعری پر تنقید اور تحقیق کی داد تو حضرت شمس بریلوی مدظلہ نے حدائق بخشش کے عالمانہ مقدمہ میں دی ہے۔ مختصراً چند باتیں میں بھی عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

مولنا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے نہایت سنگلاخ زمینوں میں شعر کہے ہیں اور بہت مشکل قوانی میں مدحت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کیا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ انکا مقصد اپنے فن کی نمائش کبھی نہ تھا کیونکہ علمی مشاغل کو وہ اپنا اصل سرمایہ سمجھتے تھے اور ان کی شاعری ان کے جذبات کا اظہار ہے، ان کا جذبہ عشق رسول اتنا قوی تھا کہ وہ قافیہ و ردیف کی دشواریوں اور رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کے کلام کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس کے مضامین نہایت مشکل اور ادق ہیں۔ وہ مضامین جو ہمارے لئے ادق ہیں۔ بات یہ ہے کہ دشوار اور سہل ہونا اضافی بات ہے۔ وہ مضامین جو ہمارے لئے علمی طور پر دشوار ہیں وہ مولنا کی روزمرہ اور عام گفتگو کا حصہ تھے۔

شبِ اسریٰ قمر حیرت زدہ پھرتا رہا شب بھر
بھلایا ڈھنگ ان کی چال نے سیرِ تنازل کا

اعلی حضرت کے کلام بالخصوص قصائد میں فلکیات کی اتنی اصطلاحیں ملتی ہیں کہ ان قصائد کا سمجھنا ہم جیسے عامیوں کے لئے مشکل ہے۔

میں نے مولنا کے کلام میں روہیل کھنڈی بولی کا تذکرہ کیا تھا حقیقت میں ہم جیسے پٹھانوں کے لئے ان کے کلام کا یہ حصہ عجب لطف رکھتا ہے۔ توڑا ہونا۔ توڑا لینا۔ لہراپچنا۔ آئنہ اندھا کرنا۔ نور کا ماڑا بٹنا ذرا ملاحظہ تو فرمایئے اس مکی مدنی ہاشمی تہامی کے صدقے اس کے ایک امتی، نام لیوا اور چاہنے والے نے ہماری زبان کے دامن کو کس طرح اور کس حد تک وسعت عطا کی۔ یہ نکتہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والے الفاظ مثلاً آپ کے اسمائے گرامی، القاب، اور صفات کسطرح ان تمام زبانوں میں مشترک ہیں جنہیں مسلمان آپ کی مدح و ثناء

کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں ، رسول عالمین ہیں اس لئے آپ کا وسیلہ مبارک عربی ، فارسی ، اور ہندی ، سندھی ، پشتو پنجابی زبانوں کو کسطرح ہم رشتہ کر دیتا ہے - میں نے بنگالی - گجراتی - ملائی اور انڈونیشی زبانوں کی نعتیں سنی ہیں اور وہ جذبہ اور خیال مجھ تک منتقل ہوگئے -

کہہ دو کہ ملک گوش بر آواز رہیں = مداحِ پیغمبر کی زبان کھلتی ہے -

نعت و میدان شاعری ہے جہاں علم و ادب کی نہیں دل کی زبان چلتی ہے ، جسمیں قدم رکھنے کے لئے پاکیزگی قلب شرط لازم ہے اس لئے اس میں طبع آزمائی کی جسارت بڑے بڑے اکابر شعراء بصد احترام و اہتمام کرتے ہیں ، چنانچہ عرفی شیرازی فرماتے ہیں -

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ رہ بردمِ تیغ است قدم را

اسی طرح خود اعلیٰ حضرت بریلوی عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار رہنے کی باوجود کتنا دامن بچا کر اظہار مدعا کرتے ہیں

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سرکو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

اس نے یہ دولت نعت ان کو عطا کی ہے جن کے سینے دولت عشق سے معمور ہوتے ہیں ، نعت کی صحیح تعریف یہ ہے کہ ادھر لفظ مدحت زبان سے نکلا ادھر آنسو آنکھ سے ڈھلا اور یہی وہ فضیلت ہے وہ تاثیر ہے جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اعلیٰحضرت کے اشعار میں سموئی ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ صدی گذرنے آئی لیکن کلام رضا روز بروز مقبول تر ہوتا جارہا ہے ، اس کے انوار پھیلتے جارہے ہیں ، مدینے کے فسیدائی جن کی ان گلیوں تک رسائی نہیں ہو پائی اشعار کے ورد سے ہی گنبد خضرا کے نظارے کرتے اور سکون حاصل کرتے ہیں ، دوسری فوقیت حضرت احمد رضا خان صاحب کو اپنی ہفت زبانی کی بدولت حاصل ہے ، جہاں اکثر مشاہیر نے محض ایک یا زیادہ سے زیادہ دوزبانوں میں نعتیں کہی ہیں ، مولنا نے اپنی والہانہ محبت کا اظہار ایک یا دو نہیں چار چار زبانوں میں کیا ہے - وہ بھی اس خوبی اور روانی سی کہ مصرعہ اولی عربی میں کہا تو مصرعۂ ثانی فارسی میں تیسرا مصرعہ ہندی میں کہا تو چوتھا اردو میں اور وہ اس کمال سے کہ قوافی اور ردیف کا حسن اور شعروں کا نکھار کیا بہار دکھارہے ہیں -

لم یاتِ نظیرکَ فی نظرٍ - مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سرسو ہے - ہے تجھکو شہِ دوسرا جانا

پوری نعت پڑھئے تو محسوس ہوتا ہے جیسے مدینے سے پھوار برس رہی اور روح کو معطر کررہی ہے منجملہ دیگر صفات شاعری مذکورہ بالا دونوں خصوصیات کلام میں ایسی ہیں جنکی بناء پر نعتیہ ادب میں حضرت رضا ایک منفرد و اعلی مقام کے مستحق ہیں ، اب محققین و مبصرین کرام انہی روایات کے بموجب ان لطافتوں سے ناآشنا ہوں تو رہا کریں اعلی حضرت کی نعتوں کی مقبولیت کی سند تو سرکار مدینہ کے درکے وہ کروڑوں سوالی ہیں جو شب و روز ان نعتوں کا ورد کرتے اور اپنا سر دھنتے ہیں اور جناب رضا بریلوی کے مقام کے تعین کے لئے یہی مقبولیت کافی ہے -

اب رہی یہ بات کہ انہیں محققین نے ان کے اس اعلی مقام کا تعین جسکے وہ مستحق ہیں کیوں نہیں کیا تو اس بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ سلسلۂ کوہ ہو یا کوئی عظیم عمارت آپ اسے قریب سے دیکھ ہی نہیں سکتے پہاڑ کا پھیلاؤ اور بلندی دامن نظر میں اسی وقت آسکتی ہے جب مناسب فاصلہ درمیان میں ہو کیونکہ بلند عمارت کے نیچے کھڑے ہوکر آپ اسے دیکھیں تو سر سے ٹوپی گرنے کا اندیشہ ہے یہی معاملہ عظیم شخصیتوں کا ہے ان کی عظمت کو پوری طرح سمجھنے کے لئے وقت کا گذرنا ضروری ہے مولنا کو رحلت فرمائے کم و بیش ستر سال ہونے کو آئے اور اب بیسویں صدی کے اختتام پر ہم ان کو اور ان کے مقام کو بہتر طور سے سمجھ سکتے ہیں ، ان کی نعتیہ شاعری عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیمانہ بھی ہے اور ہماری تربیت عاشقانہ کا گہوارہ بھی -

ربِ کریم حضرت امام احمد رضا خان کے مراتب بلند فرمائے اور ہمارے ان الفاظ کو قبول فرمائے -

آمین

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

پروفیسر ڈاکٹر باربرا مٹکاف

برکلے یونیورسٹی، برکلے (امریکہ)

" وہ ابتداء ہی سے اپنی غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے ممتاز تھے۔ اِن کو علمِ ریاضی میں علمِ لُدنی حاصل تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر ضیاء الدین کے لئے ریاضی کا ایک ایک ایسا لاینحل مسئلہ حل کر کے رکھ دیا جس کے لئے ڈاکٹر موصوف جرمنی جانے والے تھے ــــ" (ترجمۂ انگریزی)

(باربرا مٹکاف: ہندوستان میں مسلم مذہبی قیادت اور مصلح علماء ۱۸۶۰ء تا ۱۹۰۰ء مطبوعہ برکلے ۱۹۷۴ء ۔ ص ۳۵، ۳۶)

Mr. Usman Muhammad

امام احمد رضا اور مولانا ابوالکلام آزاد

کا نظریۂ موالات

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

ڈاکٹر عابد حسین کے بقول

"اس صدی کے شروع میں مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگانے اور ان کے مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے تین آوازیں بلند ہوئیں ایک اقبال کی "بانگ درا" ایک محمد علی کا "نعرہ تکبیر" ایک ابوالکلام آزاد کا "رجز حریت" ممکن ہے لفظوں کے پرستاروں کو ان تینوں کے پیغاموں میں فرق معلوم ہوتا ہو مگر معنی کے محرم تینوں کی زبان سے ایک ہی بات سنتے اور اس کا ایک ہی مطلب سمجھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دین کی کنجی سے دنیا کے دروازے کھولو اور اسلام کے اسم اعظم سے آفاق کی تسخیر کرو" (۱)

موصوف کا یہ قول اگر مبنی بر صداقت ہے تو یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایک چوتھی آواز امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے جس نے چودہویں صدی ہجری کے اوائل میں کفر وارتداد کی بڑھتی ہوئی لہر کا سدباب ہی صرف نہیں کیا بلکہ اپنے اشہب قلم سے عالم اسلام میں مذہبی انقلاب برپا کر دیا اور طاغوتی طاقتوں کی پرواکئے بغیر اپنے اسلاف کی طرح حق وصداقت کا پرچم بلند رکھا اس سلسلہ میں قلمی معرکہ آرائیاں بھی ہوئیں میدان مناظرہ بھی سنوارے گئے ہر ایک میدان میں انہوں نے اپنی عبقریت تسلیم کرائی علم و ادب، فکر و فن، سخن سنجی اور سخن فہمی دور بینی اور دور اندیشی اصابت رائے راست بازی و صداقت شعاری، ہمت و جرات مندی حق گوئی، و بے باکی الغرض گوشۂ زہد وریاضت سے لیکر میدان سیاست تک انہوں نے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں جسے رہتی دنیا تک ارباب فکر و نظر کبھی فراموش نہیں کرسکتے -

ڈاکٹر عابد حسین نے جن تین آوازوں کا ذکر کیا ہے اس نے جزوی انقلاب پیدا کیا مگر چوتھی آواز جو بہت دنوں صدابہ صحرا تھی مگر پچھلے کئی برسوں سے آفاقیت کی حامل ہوتی نظر آرہی ہے اس نے پورے عالم اسلام میں انقلاب برپا کر دیا اور ایسا انقلاب جس کا تعلق مذہب اور سیاست دونوں سے یکساں تھا اس جملہ کی تشریح باضابطہ ایک مبسوط کتاب کی متقاضی ہے لیکن سردست یہاں ان تین آوازوں میں سے ایک آواز جس کا تعلق "حریت" سے ہے موضوع کے طور متعین کرکے کچھ باتیں کہی جارہی ہیں -

امام احمد رضا اور مولانا ابوالکلام آزاد کے درمیان جو شے قدر مشترک تھی وہ "حریت پسندی" تھی دونوں آزادی کے طلب گار تھے، دونوں اتحاد کے علمبردار تھے فرق یہ تھا کہ مولانا ابولکلام آزاد ہندو قوم سے "موالات" اور انگریزوں سے ترک موالات" کے قائل تھے جب کہ امام احمد رضا صرف اور صرف مسلمانوں کے درمیان ہی وداد و اتحاد کے حامی تھے ہندو قوموں سے جس طرح اجتناب ضروری سمجھتے تھے اس سے کہیں زیادہ انگریزوں سے انہیں نفرت و عداوت تھی - امام احمد رضا کے سیاسی نظریہ کی ترجمانی کرتے ہوئے ڈاکٹر الطاف علی بریلوی لکھتے ہیں -

"سیاسی نظریہ کے اعتبار سے حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب بلا شبہ حریت پسند تھے انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی" (۲)

مولانا ابوالکلام آزاد کے سیاسی نظریات کا تفصیلی جائزہ تو بعد میں لیا جائے گا سردست ان کے طرز فکر کی پہلے نشاندہی کردی جائے تاکہ ان دونوں نابغۂ روزگار شخصیتوں کے افکار کے درمیان حد فاصل متعین کی جاسکے مولانا آزاد فرماتے ہیں -

"کوشش اور لڑائی صرف اماکن مقدسہ اور خلافت کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کو خود اختیاری حکومت دلانے کے لئے ہے اگر خلافت کا خاطر خواہ فیصلہ ہو بھی جائے تاہم ہماری جدوجہد جاری رہے گی اس وقت تک کہ ہم گنگا و جمنا کی مقدس سرزمین آزاد نہ کرالیں" (۳)

اس عبارت کی روشنی میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امت مسلمہ کے حق میں مولانا ابوالکلام آزاد کا طرز فکر سود مند تھا یا امام احمد رضا کی صالح قیادت؟ خلافت کا نام لیکر امت مسلمہ کو متحد کرکے سوراج کے حصول کی جدوجہد کرنے والے اذہان اور ان کے سیاسی تدبر کی حقیقت اور واقعیت کا پتا ہر اس شخص کو تھا جن کے ذہن و دماغ سلجھے ہوئے تھے چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف مولانا اشرف علی تھانوی نے ان لفظوں میں کیا ہے،

"سب سے عجیب بات یہ دیکھی گئی کہ جو حضرت خلافت اسلامیہ کی حفاظت کی جدوجہد کررہے تھے وہ ہندوؤں کی ہمنوائی کو احیاء خلافت اسلامیہ کے لئے ممد و معاون سمجھ رہے تھے اور جوش جذبات میں اسلامی شعائر کو چھوڑ کر کفر اپنا رہے تھے

چنانچہ اس زمانے میں مسلمانوں نے اپنی پیشانی پر قشقہ بھی
لگوایا ہندو لیڈروں کی ارتھیوں کو کندھا بھی دیا ہندو لیڈروں
کو مساجد میں منبر رسول پر بٹھایا قرآن پاک کو مندروں میں
لے جایا گیا" (۴)

اس طرح ایک نہیں کئی نام نہاد مسلمان تھے جو مشرکانہ رسوم و رواج اپنانے پر فخر محسوس کرتے تھے ہندو تہذیب و کلچر میں بالکل رنگے ہوئے ناموس دین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں سے محو ہوچکا تھا امام احمد رضا جنہیں اللہ تعالیٰ نے تجدید دین اصلاح معاشرہ اور ردبدعات و منکرات کے لئے پیدا فرمایا تھا ان سے مسلمانوں کا یہ مشرکانہ عمل دیکھ کر رہا نہ گیا ایسے تمام مسلم قائدین پر انہوں نے کڑی تنقید کر کے تجدیدی منصب کا صحیح طور پر فریضہ انجام دیا مولانا ابوالکلام آزاد ایسے مسلم قائدین کے پیشوا تھے جنہیں مشرکانہ رسم و رواج سے عقیدت تھی اس لئے امام احمد رضا نے ان کی شدید گرفت فرمائی اور فرمایا

" ترکوں کی حمایت تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے اصل مقصود
بلاامی ہنود سوراج کی چکی ہے بڑے بڑے لیڈروں نے جس کی
تصریح کر دی ہے بھاری بھرکم خلافت کا نام لو عوام بھڑیں
چندہ خوب ملے اور گنگا و جمنا کی زمینیں آزاد کرانے کا کام چلے -
اے لبِ رومشر کاں بہ زم زم نرسی
کیں رہ کہ تومی روی بہ گنگ و جمن است"
(۵)

امام احمد رضا کی اس حق گوئی پر ملت اسلامیہ کے نام نہاد قائد مولانا ابوالکلام آزاد جز بز ہوگئے وہ اور ان کے حواری فاضل بریلوی کی مخالفت پر آمادہ ہوگئے مگر وہ جبل مستقیم بن کر اسلام کے صراط مستقیم پر اٹل رہے مذہب اور سیاست کو آپس میں ضم کرنے کے قطعی مخالف تھے وہ متعدد مواقع پر اس کی صراحت کر چکے تھے کہ اسلام میں جس سیاست کا تصور ہے وہ جماعتی مصالح اور عوام و خواص کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہے عزت و آبرو کو داؤ پر لگادینے والی سیاست سے اسلام روکتا ہے -

مولانا ابو الکلام آزاد امت مسلمہ کی جس انداز سے رہنمائی اور جس طرح ان کی قیادت کا دم بھر رہے تھے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ کوئی اس منصب کا اہل نہیں - اس قسم کا تاثر دیتے ہوئے ایک جگہ " الہلال " میں لکھتے ہیں -

" الہلال کی اور تمام چیزوں کی طرح پالی ٹیکس میں بھی
یہی دعوت ہے کہ نہ تو گورنمنٹ پر بے جا بھروسہ کیجئے اور نہ
ہندوؤں کے ساتھ حلقہ درس میں شریک ہوئیے صرف اسی راہ
پر چلئے جو اسلام کی بتائی ہوئی صراط مستقیم ہے " (۶)

اس کو کہتے ہیں " ایک منھ اور دو باتیں " ایک طرف تو ان کا یہ بیان دوسری طرف گنگا و جمنا کی مقدس سرزمین کو آزاد کرانے کا عزم محکم اور پھر ناگپور کانفرنس کے موقع پر جمعہ کے خطبہ میں گاندھی کی مقدس ذات ستودہ صفات کہہ کر برسر منبر اعلان " وغیرہ وغیرہ کیا یہی اسلام کی بتائی ہوئی صراط المستقیم ہے جس پر مولانا آزاد کے اس جذبہ قیادت کا پردہ جس انداز سے چاک کیا ہے وہ بھی پڑھنے کے قابل ہے لکھتے ہیں

" مسٹر آزاد اگرچہ اپنے نشے میں تمام مجتہدین کرام سے
اپنے کو اعلیٰ جانتے ہیں ان کے ارشادات کو ظنی اور اپنے
توہمات کو وحی سے مکتسب قطعی مانتے ہیں اور سلطان کا نام
محض دکھاوا ہے تمام امت سے اپنی امامت مطلقہ منوانے کا
دعوی ہے دیکھو رسالہ خلافت کا اخیر مضمون " اھد کم سبیل
الرشاد " (میرے پیرو ہوجاؤ میں تمہیں راہ حق کی ہدایت
کروں گا" (۷)

مولانا آزاد کے اسی جذبۂ قیادت اور حوصلہ اجتہاد نے انہیں آباد و اجداد کے مسلک سے انحراف کی طرف آمادہ کیا جس کے سبب وہ مقلد سے غیر مقلد ہوگئے تھے اور اسی جذبۂ قیادت کے سبب ہر ایک تحریک میں ان کی حیثیت روح رواں کی طرح رہی مگر جس تحریک کے ذریعے امت مسلمہ کا جنازہ نکالنے پر تلے ہوئے تھے وہ تحریک ترک موالات اور مسلۂ ہندو و مسلم اتحاد تھا مولانا آزاد انگریزوں سے ترک تعلقات کے لئے ہندوؤں سے وداد و اتحاد ضروری سمجھتے تھے اس کے لئے انہوں نے ہندوستان کے گوشے گوشے میں کانفرنسیں منعقد کیں آزاد کے یہاں اس اتحاد کی کتنی اہمیت تھی اس کا اندازہ ان کی اس تقریر سے لگایا جاسکتا ہے جو انہوں نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۳ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے خصوصی اجلاس میں کی تھی -

" آج اگر ایک فرشتہ آسمان کی بدلیوں سے اتر آئے اور قطب
مینار پر کھڑا ہو کر یہ اعلان کردے کو سوراج ۲۴ گھنٹے کے
اندر مل سکتا ہے بشرطیکہ ہندو و مسلم اتحاد سے دستبردار
ہوجائیے تو سوراج سے دستبردار ہوجاؤں گا مگر اس سے
دستبردار نہیں ہوں گا کیونکہ اگر سوراج ملنے میں تاخیر ہوئی
تو یہ ہندوستان کا نقصان ہوجائے گا لیکن ہمارا اتحاد جاتا رہا تو
یہ عالم انسانیت کا نقصان ہوگا " (۸)

اور اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے علی گڑھ کالج کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ

" حکومت سے ترک موالات اس طرح فرض ہے جس طرح
نماز روزہ اور دوسرے ارکان اسلام فرض ہیں " (۹)

مولانا آزاد ہندو و مسلم اتحاد کی دوڑ میں کامیاب رہے کہ ناکام یہ ارباب سیاست پر مخفی نہیں اتنا ضرور ہے کہ نعرہ اتحاد نے انہیں ہندوستانی سیاست دانوں کی نظر میں ہر دلعزیز بنادیا جس کے نتیجے میں حکومت ہند نے انہیں وزارت تعلیم کا عظیم الشان قلمدان سپرد کیا جس پر وہ مدتوں فائز رہ کر اپنے سیکولر مزاجی کا ثبوت دیتے رہے مولانا آزاد نے سیاست میں شعور و آگہی کا مظاہرہ کیا تھا اس سے ارباب ہوش و خرد نے یہ تاڑ لیا تھا کہ وہ سیاست کے نقطۂ عروج پر پہنچ کر دم لیں گے مگر حکومت نے انہیں اس منصب تک جانے کیوں نہ پہنچنے دیا -

مولانا آزاد نے جس جذبۂ عقیدت و محبت کے ساتھ گاندھی جی کی حمایت کا اعلان کیا تھا اس سے اندازہ ہورہا تھا کہ سیاست کے تمام مدارج طے کرلیں گے مگر اس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت ان کی مخالف بھی ہوگئی - وہ تاحین حیات ہندو و مسلم اتحاد اور ایک قومی نظریہ کی جدوجہد کرتے رہے صرف اس لئے کہ ان کی شخصیت ہندو و مسلم دونوں کے یہاں

قابل عظمت ہوجائے مگر ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا ادھر مولانا احمد رضا نے مسلمانوں کا آپس میں اتحاد و اتفاق پر زور دیکر سب سے پہلے ۱۸۹۶ء پٹنہ کی کانفرنس میں دو قومی نظریہ پیش کیا جس کی بہت پذیرائی ہوئی اس دو قومی نظریہ کے خاکہ میں ڈاکٹر اقبال اور محمد علی جناح نے رنگ بھرنے کا کام انجام دیا نتیجہ یہ ہوا کہ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ۱۹۴۷ء میں پاکستان وجود میں آگیا - اور مولانا ابوالکلام آزاد کی ساری کوششیں رائیگاں ہوگئیں -

مولانا آزاد جو تحریک ترک موالات کے زمانے میں گاندھی جی کی رضا کے لئے مسلمانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کو پامال کرنا روا سمجھتے تھے گاندھی جی کے ایماء پر انہوں نے مسلم کالج علی گڑھ اور اسلامیہ کالج لاہور کو نیست و نابود کرنے کا عزم کرلیا اور ان کالجوں کی مخالفت کو عین اسلام قرار دے کر وجہ یہ بتائی کہ اس میں عصر حاضر کی تعلیم ہوتی ہے چنانچہ مولانا آزاد اور ان کے رفقاء کے سیاست کی زیر سرکردگی مجاہدین اسلام کی ایک عظیم فوج نے علی گڑھ کالج پر ہلہ بول دیا اگر اس موقع سے مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی، مولانا سید سلیمان اشرف اور ڈاکٹر ضیاء الدین اپنے عظیم ساعی کا مظاہرہ نہ کرتے تو کالج کے شکست و ریخت کا جو منظر سامنے ہوتا وہ ملت کے لئے ایک زبردست المیہ ہوتا (۱۰)

جب مسلم کالج علی گڑھ پر حملہ ناکام ہوا تو انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور کو نشانہ بنایا مگر شیخ عبدالقادر کی صرف ایک ہی تقریر نے آزاد کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا ترک موالات سے متعلق مولانا آزاد درج ذیل باتوں پر زور دے رہے تھے -

"ترک موالات کے لئے ضروری ہے کہ سرکار برطانیہ
سے جو امداد ملتی ہے بند کی جائے اور یونیورسٹی سے کالج کا الحاق
بھی ختم کیا جائے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ان دونوں
صورتوں میں موالات کا ارتکاب ہوتا ہے" (۱۱)

مولانا آزاد کے اس قول کو مدنظر رکھتے ہوئے کالج کے پرنسپل پروفیسر مولوی حاکم علی صاحب نے ایک فتوی مرتب کرکے اس کا مدلل جواب لکھا اور پھر اس کی تصدیق کمیٹی کے باہم مشورہ سے امام احمد رضا سے کرائی گئی انہوں نے اس فتوی کی تائید کی اور پھر مبسوط انداز میں ترک موالات سے متعلق مولانا آزاد کے نظریہء کی جس طرح دھجیاں بکھیری ہیں وہ پڑھنے کے قابل ہے قرآن و احادیث کی روشنی میں مرتب اس فتوی کی تفصیل "المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ" میں دیکھی جاسکتی ہے تعلیمی ایڈ جسے نہ لینے پر مولانا آزاد کافی زور دے رہے تھے اس کے بارے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں -

"وہ الحاق و اخذ امداد اگر نہ کسی امر خلاف اسلام و مخالف
شریعت سے مشروط نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں
کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا ---- امداد تعلیم کا
روپیہ کیا انگلستان سے آتا ہے وہ بھی یہیں کا ہے تو حاصل
وہی ٹھہرا کہ مقاطعت میں اپنے مال سے نفع پہنچانا مشروع اور
خود نفع لینا ممنوع اس الٹی عقل کا کیا علاج مگر اس قوم سے
کیا شکایت جس نے نہ صرف شریعت بلکہ نفس اسلام کو پلٹ
دیا مشرکین سے وداد و اتحاد بلکہ غلامی و انقیاد فرض کیا
خوشنودی ہنود کے لئے شعائر اسلام بند اور شعار کفر کا ماتھوں
پر علم بلند مشرکین کی جے پکارنا ان کی حمد کے نعرے مارنا
انہیں اپنی اس حاجت دینی میں جے نہ صرف فرض بلکہ مدار
ایمان ٹھہراتے ہیں - یہاں تک کہ اس میں شریک نہ ہونے
والوں پر حکم کفر لگاتے ہیں" - (۱۲)

اس طرح دیگر تفصیلات لکھنے کے بعد انہوں نے دوٹوک الفاظ میں اپنا فتوی اس طرح صادر فرمایا کہ

"موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ
اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب ہو" (۱۳)

امام احمد رضا نے پھر موالات کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ہر ایک پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور اس ضمن میں پیدا ہونے والے تمام شکوک و شبہات کا مدلل جواب دیا ہے -

موالات کی دو قسمیں ہیں اول حقیقیہ دوسرا صوریہ

حقیقیہ جس کا ادنی رکن یعنی میلان قلب ہے پھر وداد و اتحاد پھر اپنی خواہش سے بے خوف طمع انقیاد پھر بتبتل یہ بجمیع وجوہ کافر سے مطلقاً ہر حال میں حرام ہے قال اللہ تعالٰی "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہارے آگ چھوئے مگر میل طبعی جیسے ماں باپ اولاد یا زن حسینہ کی طرف کہ جس قدر بے اختیار ہو زیر حکم نہیں پھر بھی اس تصور سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے بقدر قدرت اس کا دبانا یہاں تک کہ بن پڑے تو فنا کردینا لازم ہے صوریہ کہ اول اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو یہ بحالت ضرورت و مجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے قال تعالٰی "الا ان تتقوا منہم تقٰۃ" بقدر ضرورت ہو تو پہلودار بات کہے صریح کی یہ کہ مثلاً صرف عدم اظہار عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہار محبت کی اجازت نہیں اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزمیت" (۱۴)

تحریک ترک موالات کے علاوہ امام احمد رضا نے مسئلہ قرشیت سے متعلق بھی مولانا آزاد کے افکار و نظریات سے اختلاف کیا ہے مولانا آزاد "قرشیت" کو خلیفہ کے لئے لازم نہیں مانتے تھے جب کہ امام احمد رضا خلیفہ کے لئے قرشیت لازمی شرط قرار دیتے تھے اپنے موقف کے ثبوت میں انہوں نے کئی فصول پر مشتمل "دوام العیش" کے نام سے ایک رسالہ ترتیب دیا جس کی تیسری فصل مولانا ابوالکلام آزاد کے رسالہ خلافت کے مندرجات پر تنقید اور ان کی قیاسی و سیاسی لغزشوں پر گرفت کے لئے خاص ہے -

ترک موالات سے متعلق "المحجۃ المؤتمنۃ" اور خلافت و قرشیت سے متعلق "دوام العیش" کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ امام احمد رضا ہی اس پر آشوب ماحول میں امت مسلمہ کے سچے ہمدرد و خیر خواہ تھے ان کی پوری زندگی خدمت دین حق اور امت مسلمہ کی صالح قیادت کے لئے وقف تھی اسی لئے ان کا قلم ہر میدان میں رواں دواں رہا جہاں اور جس موقع پر کسی کی کوئی بات شریعت سے متصادم نظر آئی بلا خوف و خطر ان کی تردید کی اور قائل کی شخصیت کو بے نقاب کرکے عوام کو اس کے دجل و فریب سے متنبہ کیا اور ان کی حق بیانی انہیں مولانا آزاد کے بارے میں ایسے کلمات لکھنے سے باز نہ رکھ سکی -

آزاد گر نہ تو بے شک مشرک　　وہ مسلم ی دہی ہے یک مشرک
زاسلامت اگر بہرہ بدے میکردے　　بر ناخن مسلمے خدالک

(۱۵)

مولانا ابوالکلام آزاد کو بعض اہل علم نے ان کی ذاتی خوبیوں اور علمی و سیاسی کارناموں کے سبب "امام الھند" کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے جب کہ امام احمد رضا ان کی علمیت کے سبب ان کی شخصیت کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور جب بھی ضرورت آتی "مسٹر" سے خطاب کرتے مولانا آزاد کے بارے میں ان کا یہ تجزیہ ہر اس شخص کی نظر میں مبنی بر حقیقت ہوگا جس نے امام احمد رضا اور مولانا آزاد کی شخصیتوں کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے - امام احمد رضا مولانا آزاد کے بارے میں فرماتے ہیں -

"کسی پرچہ اخبار کی ایڈیٹری اور چیز ہے اور حدیث و فقہ کا سمجھنا اور - وہ من کا ترجمہ " سے " اور الٰی کا ترجمہ " تک کرلینے سے نہیں آتا" (۱۶)

امام احمد رضا جب تک بقید حیات رہے باطل کی شکست و ریخت کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرتے رہے جس کے سبب امت مسلمہ کی بھاری اکثریت نے ان کے نظریات کی تائید اور مذہبی نقطۂ نظر کی تقلید کی اکثر دانشوروں نے ان کی علمی عبقریت کو سراہا موافقین و معاندین سب نے یکساں طور پر ان کی فہمی بصیرت کو تسلیم کیا ان کے نام اکیڈیمیاں ، انجمنیں، مدارس اور تنظیمیں قائم ہوئیں متعدد عبادت گاہوں کو بھی ان کے نام سے منسوب کیا گیا ہند و پاک ہی نہیں بلکہ عالمی جامعات کے محققین و ریسرچ اسکالرز ان کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اکثر خانقاہوں میں انکی صوفیانہ زندگی کے چرچے ہیں جس قدر ان پر ریسرچ ہوتی ہے اسی قدر ان کی علمی عبقریت کا اندازہ ہوتا ہے خداجانے وہ کتنی خوبیوں کے مالک تھے دنیا کے ہر گوشے میں ان کی علمی عظمت کا اعتراف کرنے والے مل جائیں گے ان کے بر خلاف مولانا ابوالکلام آزاد "امام الھند" بن کر برصغیر کی وسعتوں میں گم ہوگئے جب انہوں نے تقلید سے انحراف کیا آباؤاجداد کے مسلک سے روگردانی کی توبعدِ ممات ان کی تقلید و پیروی کوئی کیوں کرتا دنیا سے رخصت ہوتے ہی وہ تغافل اور بے اعتنائی کا شکار ہوگئے ان کے نام سے حکومت ہند نے مسلمانوں کی خوشنودی کے لئے اکیڈیمیاں ضرور قائم کی ہیں مگر ان کے افکار عالیہ پر دھاں کتنا کام ہوتا ہے وہ اہل علم پر مخفی نہیں -

حواشی و حوالے

(۱) ہفتہ روزہ چٹان جلد ۱۸ شمارہ ۷ ص ۳۳ لاہور
(۲) روزنامہ جنگ کراچی ص ۶ جنوری ۱۹۷۹ء بحوالہ گناہِ بے گناہی - مولفہ پروفیسر مسعود احمد ص ۴۳
(۳) دوامغ الحمیر ناشر جماعت رضائے مصطفٰی ص ۲۴ ۱۳۴۰ھ
(۴) اشتہار منجانب یوسف کھرگ پوری مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۰ء الہ آباد
(۵) دوام العیش - امام احمد رضا ص ۶۳ بریلی
(۶) الہلال آزاد ۸ ستمبر ۱۹۱۲ء
(۷) دوام العیش - امام احمد رضا ص ۶۸
(۸) خطبات آزاد مرتب مالک رام ص ۲۰۵ دلی ۱۹۴۷ء
(۹) برکات آزاد - مولانا غلام رسول مہر ص ۱۶۴ دلی ۱۹۶۳ء
(۱۰) انوار رضا ص ۴۹۰ لاہور
(۱۱) ایضاً ص ۴۷۳
(۱۲) المحجۃ الموتمنہ امام احمد رضا ص ۵ بریلی ۱۳۳۹ھ
(۱۳) ایضاً امام احمد رضا ص ۱۴
(۱۴) ایضاً امام احمد رضا ص ۳۹
(۱۵) الداری الدادی - امام احمد رضا (۳:۹۵)
(۱۶) دوام العیش - امام احمد رضا ص ۶۹

اَیُّہَا الْبَحْرُ الْغَطَمْطَمْ اَیُّہَا الْحِبْرُ الْعَلَمْ
اَنْتَ شَیْخُ الْکُلِّ فِی الْکُلْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اِنْتِسَابِیْ مِنْکَ یَکْفِیْنِیْ لِحُسْنِ الْخَاتِمَہْ
اَنْتَ لِیْ نُوْرٌ لِّقَبْرِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا!

اَنْتَ مَاْوٰنَا الْفَخِیْمُ اَنْتَ مَلْجَانَا الْعَظِیْمْ
اَنْتَ مَوْلَانَا الْکَرِیْمُ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

اَنْتَ کَنْزٌ لِّیْ لِیَوْمِیْ اَنْتَ ذُخْرِیْ فِیْ غَدِیْ
اَنْتَ غَوْثِیْ اَنْتَ غَیْثِیْ سَیِّدِیْ اَحْمَدْ رَضَا

علامہ محمد ظفر الدین بہاری

قرآن، کلام رضا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر رضوان علی رضوی
صدر شعبہ سیاسیات جامعہ کراچی

عہدِ جدید کی عظیم شخصیت حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے ۷۲ ویں یوم وصال پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے زیر اہتمام احمد رضا کانفرنس حسبِ دستور اس بار بھی منعقد ہو رہی ہے۔ آپ جیسی اعلیٰ مرتبت شخصیت کے بارے میں شاید کوئی ایسا پہلو باقی نہیں رہ گیا ہے جس پر مجھ جیسا بے بساط کچھ بھی لکھنے کی جسارت کر سکے۔ اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ کوئی بھی ایسا علم نہیں ہے جس پر انہوں نے قلم نہ اٹھایا ہو بلکہ ان کی ہر تصنیف اپنی نرالی آن بان میں حضرت امام غزالی اور علماء سلف جیسی ہے جس میں بھی جامعیت پائی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کی تصانیف میں عشقِ رسول کا غلبہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں عشق ماسوا اپنے سب کچھ جلا ڈالتا ہے لیکن ان کے یہاں عشق ایک انوکھی شان سے جلوہ فرما ہوا ہے۔ میرا اشارہ حضرت بریلوی کے اردو ترجمہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" کی طرف ہے جس کے اردو معنی "قرآن کے ترجمہ میں ایمان کا خزانہ" ہے۔ آپ کا یہ ترجمہ اردو زبان میں بولتا ہوا قرآن ہے اور اس میں ایسی ممتاز و منفرد خوبیاں ہیں جو دوسرے تراجم میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ اس ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء کے ترجمہ میں لغوی، معنوی ادبی اور علمی کمالات کے ساتھ ساتھ شگفتگی اور فصاحت بھی پائی جاتی ہے۔

عربی اور وہ بھی قرآن کی زبان کا ترجمہ کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ کیونکہ اس میں ذرا سی معنوی غلطی دائرۂ کفر میں کھینچ لاتی ہے، جب کہ ان کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کی اصل روح کو اردو کے قالب میں بھی برقرار رکھا ہے جو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ یہ اہم ترین اور نازک ترین کام ان ہی جیسی ہستی سرانجام دے سکتی تھی۔ جس نے چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن ختم کیا ہو اور رمضان شریف کے ماہ مبارک میں پورا قرآن حفظ فرمالیا ہو جو اسلامی تاریخ کا دوسرا مشہور واقع ہے۔

ان کی نعتیہ شاعری اور دوسری تصانیف میں جو حبِّ رسول کی سرمستی اور والہانہ پن پایا جاتا ہے اس کے مقابلے میں یہ قرآن کے ترجمہ میں بے حد محتاط اور خوف خدا سے لرزاں و ترساں دکھائی دیتے ہیں لیکن انہوں نے جلالِ خداوندی اور جمالِ مصطفوی کے بین بین رہ کر ایسے عالم میں ترجمہ کیا ہے جس کی دنیا میں مثال بہت کم ملتی ہے۔ انہوں نے اردو زبان میں قرآن فہمی کا ایک ایسا خزانۂ لازوال ولاثانی چھوڑا ہے جس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک نظر قرآن پر ڈالی جائے۔

قرآن کریم ایک ایسی یقینی کتاب ہے جس میں تغیر و تبدّل کا امکان نہیں ہے کیونکہ اس کے تحفظ کا اہتمام کرنے کے لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ اس میں آگے اور پیچھے سے باطل داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ نازل ہونے کے بعد سے آج تک قرآن اُسی طرح محفوظ ہے اور تا قیامت تک رہے گا۔

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ انسان اپنی اعلیٰ ترین صلاحیتوں سے اس جیسی ایک سورہ بھی پیش کرنے سے عاجز ہے کیونکہ یہ آخری اور اکمل پیغام ابدی ہے۔ اسی لئے قرآن پکار پکار کر بہ بانگ دہل کہتا ہے کہ "تمام جن وانس مل کر بھی قرآن جیسا کوئی کلام لانا چاہیں تو وہ ہرگز نہ لاسکیں گے" اور ایسا ہوا بھی کہ اس دعویٰ کے سامنے عرب کی فصاحت و بلاغت سرنگوں ہو گئی اور آج بھی دنیا میں اپنے اور پرائے انگشت بدنداں ہیں۔ چنانچہ رہتی دنیا تک کے لئے یہ طے ہو گیا کہ قرآن بشر کا نہیں اللہ کا کلام ہے اور کلام الٰہی کا ترجمہ انسان ضعیف النسیان کے لئے مشکل ترین کام ہے۔ لیکن اس محال و ناممکن کام کو کرنے کے لئے برصغیر پاک وہند میں شاید پہلا اردو ترجمہ "عبدالقادر" (۲) نے کیا تاکہ وہ لوگ جو فارسی (۳) سے واقف نہیں ہیں وہ اس کے معنی اردو زبان میں سمجھ سکیں اور شاہ رفیع الدین نے اردو میں ایک لفظی (۴) ترجمہ کیا بہرحال تمام دوسرے اردو ترجموں کا اگر موازنہ کیا جائے تو ہم اس یقین کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ فاضل بریلوی کا یہ ترجمہ ہندی زبان میں منتقل کر دیا جائے تو کس قدر ہندوؤں کے لئے اور بڑی حد تک مسلمانوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگا جو ہندی ماحول میں ان تمام تراجم سے زیادہ موثر ہوگا جو ترجمے بھارت میں ہندی زبان میں کیے جارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء والمرسلین پر قرآن نازل کر کے اس کی معجزانہ شان کو قیامت تک کے لئے نہ صرف برقرار رکھا ہے بلکہ اس کی تابانیوں سے انسانوں کی دینی و دنیاوی زندگیوں کو محبتِ رسول اللہ سے معمور کر دیا ہے کیونکہ مقصودِ ذات باری تعالیٰ توازن و میانہ روی میں پوشیدہ ہے۔ اسی کا غماز و ترجمان ان کا "کنزالایمان" ہے۔

قرآن کے اعجاز کا پورا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہر زمانہ اور ہر دور میں علماء کرام نے اپنی اپنی استعداد اور علم و عرفان کی روشنی میں اپنی اپنی گرانقدر تحریریں پیش کی ہیں۔ ان تحریروں میں فاضل بریلوی کی بھی تحریریں ہیں جو منفرد ہیں۔

قرآن میں اول تا آخر جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، وہ سب نشست و برخواست اور ادائیگی مفہوم کے اعتبار سے موزوں ترین لفظ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ بھی بے حد فصیح و بلیغ ہیں۔ اسی لئے کلام الٰہی کا ترجمہ کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ ہر زبان اپنی ثقافت، استعاروں، تلمیحات اور ماحول کی ترجمان ہوتی ہے۔ چنانچہ ترجمہ میں قریب تر مفہوم کا لفظ چنا جاتا ہے۔ جیسے سورہ فاتحہ میں انہوں نے ترجمہ "پوجیں" (۵) کیا ہے۔ کوئی ہمیں بتائے کہ ہندوستان میں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے ان کی اپنی ثقافت و سماج ہے اور جہاں مسلمان ہندی پڑھتے ہیں بلکہ اب ہندی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہے، وہاں نعبد کا ترجمہ "پوجیں" زیادہ بہتر اور موزوں ہے نہ کہ "عبادت" (۶) جو شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے کیا ہے۔ جب محدث دہلوی نے یہ ترجمہ کیا تھا تو اس وقت مسلمانوں کی ثقافت و زبان عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔ اسی زمانے میں اور اسی ماحول میں "عبادت" کا صحیح مفہوم ہندو بھی سمجھ لیتے تھے۔ لیکن اب ہندوستان میں نئی پود کے مسلمان "عبادت" کا بہتر مفہوم لفظ "پوجا" سے سمجھتے ہیں۔

قرآن مختلف موضوعات بیان کرتا ہے پھر بھی اس کی عبادت میں حسنِ فکر، حسنِ نظر، حسنِ تسلسل، حسنِ معنیٰ، حسنِ صوت اور حسنِ یکتائی پایا جاتا ہے۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا ہے تو لوگ اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔ غور فرمائیے! اعلیٰ ترین اور قابل ترین علماء نے جو ترجمے کیئے ہیں۔ ان میں صرف اتنی سی بات پائی جاتی ہے کہ یہ ترجمے انسانوں نے کیئے ہیں یعنی ترجمے کے الفاظ اللہ کے سوا بندوں کے ہیں جو اختلافات کا باعث ہیں اور ہمیشہ رہینگے کیونکہ اللہ اور بندے کے درمیان حجاب ہے اور اصل میں یہ خالق و مخلوق کا عقدہ لاینحل ہے۔

قرآن میں جملوں کی ترتیب ساخت اور صوت اس انداز کی ہیں کہ دنیا کا کوئی ادب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، بلکہ عرب تک میں نظم و نثر کے جس قدر اسلوب موجود تھے ان میں کوئی اسلوب قرآن کے طرزِ بیان سے مشابہہ نہیں تھا۔ اس اعجاز کے علاوہ دنیا کے مختلف ادب میں جتنے بھی اسالیب پائے جاتے ہیں وہ سارے کے سارے اسلوب اکٹھا کرلینے کے بعد بھی قرآن میں کلام کے محاسن کی جو بے شمار جہتیں پائی جاتی ہیں اتنی جہتیں دنیا کے کسی ادب میں ملنا مشکل اور بہت مشکل ہیں۔ لیکن جس نے ایک ہزار کتابیں اور پچاس سے زیادہ اسلامی موضوعات کو نئے رنگ ڈھنگ اور نرالے اسلوبِ بیان سے پیش کیا ہو تو اس کا ترجمہ بہت سے دوسروں کے مقابلے میں یقیناً افضل ہوگا۔

قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور قیامت تک اسی زبان میں پڑھا جاتا رہے گا۔ کیونکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسلمان موجود ہیں اور وہ سب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جن کے سینوں میں پورا کا پورا قرآن زیر، زبر، پیش اور جزم کے ساتھ محفوظ ہے۔ یہ بھی ایک ایسا اعجاز ہے جو دوسری مقدس کتابوں کو حاصل نہیں ہے۔ لیکن عجمی اکثریت قرآن سے براہ راست اسی وقت تعلق قائم کرسکتی ہے جب کہ ان کو اپنی اپنی زبان کا وسیلہ میسر ہو اور یہ وسیلہ پاک و ہند کے لئے امام احمد رضا خان نے بھی مہیا فرمادیا ہے۔

قرآن گذرے ہوئے زمانوں اور قوموں کی تاریخ بھی بیان کرتا ہے جن سے عبرت کے ساتھ ساتھ ایک ایسی شمع ہدایت کی نور افشانی بھی میسر آتی ہے جس کی روشنی میں انسانیت اپنی ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ بہرکیف! وہ لوگ جو عربی نہیں جانتے وہ قرآن کے سارے ڈھکے چھپے رموز جن کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل سے ہے اپنی زبان میں پڑھنے کے لائق ہوجائیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ یہی خدمت اقدس فاضل بریلوی کے ترجمہ نے انجام دی ہے۔

اردو ترجمہ قرآن فہمی کا ایک حصہ ہے جو نہایت اہم اور ضروری ہے کیونکہ جو اہل زبان نہیں ہیں ان کو یقیناً قرآن فہمی کی طرف ان کی اپنی زبان میں پہلے پہل راغب کرنا ضروری ہے جس کا بیڑا امام احمد رضا خان بریلوی نے اٹھایا تھا۔ قرآن کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے ہر مطالعہ کرنے والے سے خود اس کی اپنی سطح پر ملتا ہے اور خود اس کی اپنی صلاحیت کے بموجب اپنے مطالب واضح کرتا ہے۔ یہ ایسے مشاہدات ہیں جن کی صداقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے۔ قرآن کا قرب، قرآن شناسی سے ہوتا ہے جو انسانی زندگی کے ظاہر و باطن کو سنوارتا ہے اور اس میں حسین توازن پیدا کرتا ہے۔ بہرحال جن میں خوف خدا موجزن ہے اور عشقِ رسول نفس کی آمد و رفت کی طرح جاری ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو جس قدر قرآن سمجھتا ہے اور عرفان ذاتِ الٰہی رکھتا ہے وہ اسی قدر عشقِ رسول سے ہمہ وقت سرشار رہتا ہے۔ اس کی زندہ مثال امام احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ جیسے قرآن و سنت لازم و ملزوم ہیں اسی طرح خوف و محبت میں اصل دین مضمر ہے۔

بہرحال حاصلِ کلام یہ ہے کہ جس قدر کامل یقین اور اللہ کی ودیعت کردہ بے شمار صلاحیتوں اور بے پناہ احساسات کی شدت سے قرآن پر ایمان و ایقان رکھتا ہے وہ اتنے ہی کامل یقین اور شدت جذبات سے رسول اللہ سے والہانہ اور وارفتگانہ عشق و محبت رکھتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر سید رضوان علی رضوی
صدر شعبہ سیاسیات جامعہ کراچی، کراچی

نوٹ اور حوالے

(۱) یہ اردو ترجمہ ڈاکٹر عبداللہ قادری صاحب کا ہے۔
(۲) ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، برصغیر پاک و ہند کی ملت اسلامیہ، مترجم ہلال احمد زبیری (کراچی) شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، کراچی یونیورسٹی ۱۹۶۷ء ص ۲۵۰۔

With Best Complements From :

جناب منظور الحق

(جماعت اسلامی مہاراشٹر کے مشہور صحافی و قلمکار)

"جب ہم امام موصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنی علمی فضیلت اور اپنی عبقریت کی وجہ سے دوسرے علماء پر اکیلا ہی بھاری ہے۔"

(ماہنامہ حجازِ جدید (نئی دہلی): جنوری ۱۹۸۹ء، ص ۵۴)

M/S Paul Corporation

With Best Compliments of Wishes

OIL INDUSTRIES PAKISTAN (Pvt) LTD.

Head Office: 41, GHAFOOR CHAMBERS 3rd FLOOR,
ABDULLAH HAROON ROAD, KARACHI.

اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا مذہبی ماحول

مولانا عبد المجتبیٰ رضوی (بنارس انڈیا)

امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز دس شوال المکرم ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف انڈیا میں پیدا ہوئے۔
والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خان ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء اور جد امجد مولانا رضا علی خان المتوفی ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء عالم اور صاحب تصنیف بزرگ گزرے ہیں۔
اساتذہ میں والد ماجد مولانا نقی علی خان المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء۔

شیخ احمد بن زین دحلان مکی (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)
شیخ عبدالرحمٰن مکی (۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء)
شیخ حسین بن صالح مکی (۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء)
شیخ ابو الحسین احمد النوری مارہروی (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

۱۳ سال کی مختصر عمر شریف میں جملہ علوم فنون سے فراغت حاصل کرلی۔

آپ بلند پایہ شاعر تاریخ ساز انشاء پرداز تھے۔ ایک اندازے کے مطابق ۵۵ علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے اور ہر فن میں کتابیں تصنیف کی ہیں کہ قرآن مجید کا بے مثال ترجمہ کیا انگریزوں اور اکی حکومت کے تاحیات مخالف رہے سیاسی سوجھ بوجھ حیرت انگیز تھی۔ وقت کی رفتار دیکھ کر آنے والے بے شمار خطرات دینی، ملی، معاشی سے برسوں پہلے مسلمانوں کو آگاہ فرمادیا تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی کی طرح دو قومی نظریہ کے پکے حامی اور ایک قومی نظریہ کے سخت ترین مخالف رہے آپ کی حیات ہی میں آپ کی تصنیف ہندو سندھ مکہ مدینہ شریف، مصر، افغانستان، چین اور افریقہ تک پھیل چکی تھیں۔

امام احمد رضا قدس سرہ کے مذہبی عہد کو سمجھنے کے لئے یہ اشعار بہت حد تک اکی وضاحت کرتے ہیں حدائق بخشش سے چند اشعار سماعت فرمائیں:

میر پیراں میر میراں پاشہ جیلاں توئی
انس جان قدسیان و غوث انس جاں توئی

دین بابائے خودت رالزسرنو زندہ کن
سید آخر نہ عمر سید الادیاں توئی
کافراں توہین اسلام آشکارامی کنند
آہ اے عز مسلماناں کجا پنہا توئی
کشتی ملت بموج کالجبال افتادہ است
من مسرت گروم بیا چوں نوح ایں طوفاں توئی
آہ آہ از ضعف اسلام آہ آہ
آہ آہ از نفس خود کام آہ آہ
مرد ہاں شہوت رادیں ساختند
صد ہزاراں رخنہا انداختند
جز رسالت نیست فرقے درمیاں
من برادر خورد ہاشم او کلاں
از طفیل آں صراط مستقیم
قوت اسلام رادہ اے کریم
بہر اسلامے ہزاراں فتنہا !
یک مہ وصد داغ فریاد اے خدا

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اکبری دور کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے اور فریاد کی ہے:

مسلمانان از اظہار احکام اسلام عاجز بودند اگر میکردند بقتل میرسیدند و اقرن ماضی کفار بر ملاو بطریق استیلاء اجرائے احکام کفر در دار اسلام میر دندو مسلمانان ازا اظہار احکام اسلام عاجز بودند اگر میکروند بقتل میر سیدند واویلا۔ وا مصیبتا۔ واحسرتا۔ واحزنا۔

محمد رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ محبوب رب العالمین
است مصد قان او ذلیل و خوار بودند منکران او بعزت و اعتبار

الخ ۔ مکتوب ۱۶۳ ج ۱

دونوں مذہبی دور کے تقابل سے یہ باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے عہد میں اسلام پر کھلے کافروں نے حملے کئے جسکا سدّ باب آپ نے فرمایا مگر امام احمد رضا قدس سرہ کے عہد میں مذہب اسلام پر اس سے بھی سخت ترین حملے جبہ و دستار والے انگریزوں کے ایماں پر کررہے تھے:

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

فاضل بریلوی نے مسلمانان عالم پر احسان عظیم فرمایا اور مجددین کے چودہ سوسالہ تاریخ کو زندہ فرماتے ہوئے مذہب اسلام پر ہر طرح کے اندھیروں کو صاف فرماکر اسلام کو روشن و تابناک بنایا اور یہ آپ کا امت مسلمہ پر بڑا احسان ہے۔

فاضل بریلوی قدس سرہ کی حیات طیبہ اولیائے کرام کی تاریخ میں زہد و تقوٰی کے ساتھ ساتھ بے شمار جلیل القدر کارناموں پر محیط ہے کہ آپ کی عمر شریف کا ایک ایک لمحہ دین متین کے گیسو سنوارنے اور ملت کی تعمیر میں گزرکر مجسم کرامت بن کر چمکا ہے اور یہ آپکی وہ فضیلت ہے کہ آپکے معاصرین میں سے کوئی بھی آپ کا مثیل و ثانی نظر نہیں آتا:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

فاضل بریلوی قدس سرہ کا عہد مذہبی کس ایسے مجدد اعظم کا منتظر تھا جو دین کی حفاظت پوری شان بان سے انجام دے سکے اور مذہب اسلام اور انبیائے عظام کے ساتھ اولیائے کرام پر حملے کرنے والے کا ہر موڑ پر جواب دیکر حق کو ثابت کرے اور باطل کو پسپا کرے کہ یہ دعا صوفیائے کرام کر رہے تھے، خانقاہوں سے یہ سدا بلند ہورہی تھی الحمدللہ کہ صوفیائے کرام کی دعا شرف قبولیت کو پہنچی اور قدرت نے امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ کا انتخاب اس مقصد عظیم کے لئے فرماکر دین اسلام کی حفاظت کا کام فاضل بریلوی قدس سرہ سے لیا:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کا عہد مذہبی انگریزوں کے ظلم و ستم کا شکار رہا ہے پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کے اصول پر ایسٹ انڈیا کمپنی نے کچھ غیر معروف افراد کو خریدا اور ہندوستان میں تقویتہ الایمان تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ جیسی بد نام زمانہ کتاب لکھوا کر چھپوایا پھر امیر المومنین کا خطاب دیکر افغان مسلمانوں کو شہید کروایا۔ جسکی تفصیل "تاریخ تناولیان" میں دیکھی جاسکتی ہے فاضل بریلوی نے ان تمام گندم نما جو فروش کی فریب کاریوں اور جعل سازیوں کا پردہ فاش کرکے روحانی مقتداء کے صفات تفصیلی طور پر قلمبند فرماکر اور شریعت و طریقت کے بے شمار الجھے مسائل کا حل فرماکر صدیوں کی روحانی و مذہبی تاریخ کو زندہ فرمایا، فالحمد للہ علی ذلک

رب کائنات کی بارگاہ میں دست بد دعا ہوں کہ فاضل بریلوی قدس سرہ کے مذہب حقہ پر ہم جمیع اہلسنت و جماعت کو مضبوطی کے ساتھ قائم رکھ اور جو لوگ کسی دنیاوی غرض سے امام اہلسنت سے دور ہیں یا اپنی لاعلمی سے کنارہ کش ہیں ان کو فاضل بریلوی سے قریب فرماکر اتحاد بین المسلمین کا عامل بنا۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین۔

PSO

Adarts KBM-1/87

روداد امام احمد رضا کانفرنس

اسلام آباد ۱۹۹۰ء

خصوصی نامہ نگار

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان " امام احمد رضا کانفرنس " اسلام آباد ہوٹل اسلام آباد میں گذشتہ سال منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت وفاقی وزیر، چیئرمین سماجی بہبود حکومت پاکستان جناب محمود علی صاحب نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی میں مولانا کوثر نیازی، حاجی محمد حنیف طیب، صاحبزادہ یونس کاظمی مشیر وزارت مذہبی امور اور ڈاکٹر غضنفر مہدی شامل تھے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی و صدر سید ریاست علی قادری اور نائب صدر وجاہت رسول قادری بھی اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض وزارت مذہبی امور کے سید تل احمد رضوی نے سرانجام دیے۔

حاضرین کی ایک بڑی تعداد کانفرنس میں موجود تھی۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے جید علمائے کرام، مشائخ عظام، سرکاری افسران، کالجز کے پروفیسرز صاحبان اور دانشوروں کی ایک بڑی تعداد نے اس کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

محفل کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا خوش الحان قاری بزرگ شاہ صاحب نے خوبصورت اور دل آویز لہجے میں تلاوت کی جس سے مجمع پر ایک روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد ملک کے مشہور نعت گو شاعر اور نعت خواں ڈپٹی ڈائریکٹر (جنرل) وزارت مذہبی امور جناب بشیر حسین ناظم نے اعلیٰحضرت کی ایک نعت بڑی خوش الحانی سے پیش کی جس سے مجمع جھوم جھوم گیا۔ اس کے بعد ادارے کے نائب صدر وجاہت رسول قادری نے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہتے ہوئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے قیام اور اس کی کارکردگی نیز ادارے کے اغراض و مقاصد پر بھرپور روشنی ڈالی اور اہل علم و اہل ثروت حضرات سے اپیل کی کہ وہ اعلیٰحضرت کے مشن کی ترویج و ترقی اور ان کے کارناموں کو دنیا میں روشناس کرانے کے سلسلے میں ادارے سے ہر قسم کا تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب نہ صرف برصغیر پاک وہند میں بلکہ تمام عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عبقری شخصیت کو تسلیم کیا جارہا ہے اور بین الاقوامی جامعات میں ان پر تحقیق و تدقیق ہورہی ہے۔ تقریباً ۲۵ ملکی و غیر ملکی جامعات میں امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ کی جارہا ہے۔

جناب ڈاکٹر غضنفر مہدی نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کے علم وفضل کو سراہتے ہوئے بتایا کہ امام احمد رضا صرف برصغیر کے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ایک عبقری شخصیت تھے جن کی تعلیمات، نظریات وافکار نے پاکستان کی تخلیق میں نہایت اہم رول ادا کیا۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہئے کہ تمام جامعات میں اعلیٰحضرت کے کارناموں پر ریسرچ کے لئے " امام احمد رضا چیئر " قائم کی جائے۔

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ابوطاہر یونس شاہ کاظمی مشیر برائے وزارت مذہبی امور نے امام احمد رضا کے مسلکِ عشق رسول کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک سچے عاشق رسول ہی نہیں بلکہ اس سے ایک قدم آگے فنافی الرسول کے مقام پر فائز تھے۔

جناب سید ریاست علی قادری نے اپنے کلیدی مقالے میں امام احمد رضا کے بلند و بالا مقام پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علمائے حرمین شریفین نے امام احمد رضا کو " امام المحدثین " اور " مجدد دین و ملت " کے لقب سے نوازا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بیشتر مشائخ اور ائمہ نے امام احمد رضا کی دینی وملی اور سیاسی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ امت مسلمہ کے لئے ایک نعمت تھے جنہوں نے مسلمانوں کے قلوب حب رسول کے چراغوں سے روشن کیے۔ انہوں نے مسلمانوں کی یکجہتی اور اتحاد کا واحد راستہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قرار دیا۔

سابق وفاقی وزیر حاجی حنیف طیب نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا چراغ مصطفوی کی روشنی میں مسلمانان عالم کے ذہنوں اور افکار کو جلا بخش کر عدل و انصاف، احسان و ہمدردی، اخوت و مساوات اور مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی کے لئے زندگی بھر معروف کار رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں خصوصیت سے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اس طریقے سے پیش کیا جائے کہ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگ بھائی بھائی بن کر پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

تقریب کے مہمان خصوصی مولانا کوثر نیازی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عشق رسول کا دعویٰ کرنا آسان نہیں۔ اس کا دعویٰ وہی ذات کر سکتی ہے جو خود کو "عبدالمصطفیٰ" کہہ سکتی ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا امام احمد رضا کو مجدد اس لے کہا جاتا ہے کہ تجدید دین آپ نے عشق رسول میں کی۔ اس لے کہ یہ وہ وقت تھا جب بہت سے اہل علم و قلم دانستہ یا نادانستہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی توہین کے مرتکب ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اپنے خون جگر کا رنگ دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا تحفظ کیا اور اپنی پوری زندگی اس کام میں وقف کر دی اس کام میں انہوں نے علم و معرفت کے وہ دریا بہائے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے عشق رسول اور مقامات محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اجاگر کرنے میں جہاں عشق میں ڈوب کر لکھا وہاں علم کے تقاضے بھی پورے کیے۔ مقام رسالت و عشق رسول اور شریعت و طریقت میں جامع الصفات جس طرح وہ نظر آتے ہیں دوسرا کوئی اور ان کے معاصرین میں ہم پلہ نہیں۔

انہوں نے عالم اسلام کے اتحاد کے لئے جو نکتہ پیش کیا یعنی عشق رسول عالم اسلام کے تمام مسائل کا واحد حل ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے مزید کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر جو معرکۃ الآرا تصنیف امام احمد رضا کی "الدولۃ المکیۃ" ہے جو امام احمد رضا نے اپنے مکۃ معظمہ کے دوران قیام آٹھ گھنٹوں میں لکھی ہے۔ اس سے بہتر تصنیف اس موضوع پر میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

تقریب کے صدر وفاقی وزیر و چیئرمین سماجی بہبود جناب محمود علی صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ میں امام احمد رضا کے منصب و مقام اور ان کے دینی، ملی، سیاسی اور فقہی کارنامے سن کر حیرت زدہ ہوں کہ دنیائے اسلام میں ایسی ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں بھی گذری ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں امام احمد رضا کے جذبۂ عشق رسول سے بیحد متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام احمد رضا کے دینی و ملی کارناموں پر انگریزی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا جائے تاکہ عالمی یونیورسٹیوں اور جامعات میں ان پر کام کیا جائے اور وہ لوگ جو عربی اور اردو سے نابلد ہیں وہ بھی امام احمد رضا کی تعلیمات سے فیض یاب ہو سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا چیئر قائم کی جائے اور خاص طور پر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں فوراً امام احمد رضا چیئر کے قیام پر عمل کیا جائے تاکہ امام احمد رضا کی شخصیت پر جو دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں وہ اٹھ جائیں اور دنیا دیکھ لے کہ وہ کتنی عظیم ہستی اور کس پائے کے عالم دین تھے۔

بالآخر یہ مبارک محفل صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

دو قومی نظریہ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (مرحوم)

اب ہم مسلم علماء کے ایک اور مکتب فکر اہل سنت کا ذکر کرتے ہیں۔ اس مکتب فکر کے عظیم ترین عالم دین مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے نظریات کا مختصر ذکر پہلے ہوچکا ہے کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے بالکل قائل نہ تھے۔

14 جون 1856ء میں بریلی میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک ممتاز فقیہ اور معاملہ فہم انسان تھے۔ آپ کے فتوؤں اور فیصلوں کا آج بھی احترام کیا جاتا ہے۔

علامہ سر محمد اقبال نے آپ کے بارے میں کہا تھا۔ مولانا کے فتوے ان کے فہم و ادراک، علمی مرتبے اور ان کے تخلیقی فکر کی گہرائی و گیرائی، ان کی مجتہدانہ بصیرت اور علم دین پر گہری دسترس کے شاھد و عادل ہیں۔ اگر ان کے مزاج میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابو حنیفہ ہوتے۔

علامہ اقبال نے جس انتہا پسندی کا حوالہ دیا ہے وہ مولانا احمد رضا خان کے اس رویے کے بارے میں ہے، جو انھوں نے دیو بندی مکتب فکر کے بعض رھنماؤں کے بارے میں اختیار کیا اور جس کی بنیاد پر وہ انھیں دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے تھے۔ جب بعض مواقع پر دیو بندی مکتبہ فکر کے بعض ممتاز علماء نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بعض نازک سوالات اٹھائے تو ان بیانات کی نوعیت انتہائی متنازعہ تھی۔ چنانچہ ان بیانات کو جس اشتعال انگیز انداز میں پیش کیا گیا۔ اس پورے معاملے کو مابعد الطبیعاتی عذر خواھی کے طور پر پیش کرنا بہتر ہے۔ ایک فریق کی جانب سے خدا تعالیٰ کی حقانیت، وحدانیت اور علم کے بارے میں بعض نظریات سامنے لائے جارہے تھے، جبکہ دوسری جانب سے ان خیالات و نظریات کو اسلام کے منافی گردانا گیا۔ لیکن بد قسمتی سے ان تمام اختلافات کو ان لوگوں کے سامنے بھی پیش کیا گیا، جو انھیں سمجھ نہیں سکتے تھے۔ تاہم اس سے مولانا کی علمی حیثیت متاثر نہیں ہوتی۔

آپ کی لکھی ہوئی کتابوں اور کتابچوں کی تعداد ایک ھزار کے قریب ہے۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ برصغیر میں ان کا کوئی اور ہم عصر ماہرالہیات اپنے پیروکاروں پر مرتب نہیں کرسکا۔ تحریک خلافت کے آغاز میں عدم تعاون کے فتویٰ پر دستخط لینے کے لئے علی برادران آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے جواب دیا۔ مولانا! آپ کی اور میری سیاست میں فرق ہے۔ آپ ھندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور میں سخت مخالف۔ جب مولانا احمد رضا خان رحمت اللہ علیہ نے دیکھا کہ علی برادران رنجیدہ ہوگئے ہیں تو انھوں نے کہا۔ مولانا! میں (مسلمانوں کی) سیاسی آزادی کا مخالف نہیں، میں تو ھندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔

اس مخالفت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اتحاد کے بڑے حامی افراط و تفریط میں اس قدر بہہ گئے تھے کہ ایک عالم اس کی حمایت نہیں کرسکتا تھا۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی بعض تحریروں اور افعال پر اعتراض کیا۔ جنھوں نے خود ان الفاظ میں اس کا حسین اعتراف کیا ہے۔

"مجھ سے بہت سے گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ کچھ دانستہ اور کچھ نادانستہ۔ مجھے جن پر ندامت ہے۔ زبانی، تحریری اور عملی طور پر مجھ سے ایسے امور سرزد ہوئے جنھیں میں نے گناہ تصور نہیں کیا تھا لیکن مولانا احمد رضا خاں بریلوی انھیں اسلام سے انحراف یا گمراھی یا قابل مواخذہ خیال کرتے ہیں۔ ان سب سے میں رجوع کرتا ہوں، جن کے لئے پیش روؤں کا کوئی فیصلہ یا نظیر موجود نہیں۔ ان کے بارے میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے فیصلوں اور فکر پر کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں۔"

اپنا یہ بیان مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے شائع کرادیا۔ مسلمانوں کو ھندو قیادت کی پیروی سے باز رکھنے کی جدوجہد جاری رہی۔ مولانا سید سلیمان اشرف بہاری مارچ 1921ء میں بریلی میں جمعیت علمائے ہند کے زیر اہتمام ایک کانفرنس میں شریک تھے۔ کانفرنس میں انھوں نے ہندوؤں کی جانب سے مولانا ابوالکلام آزاد کے میلان کو ہدف تنقید بنایا اور انھوں

نے ثابت کیا کہ ہندوؤں کے ساتھ موالات بھی ایسے ہی حرام ہے جیسے انگریزوں کے ساتھ۔ اسی طرح مولانا محمد علی جوھر نے بھی اپنی وفات سے تین ماہ قبل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے سامنے اپنی ہندو نواز سرگرمیوں سے توبہ کی۔ چند ماہ بعد مولانا شوکت علی نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ بریلوی مکتب فکر سے متعلق علماء مسلمانوں کے لئے کانگریس کی قیادت کے خلاف تھے۔ کیوں کہ انھیں یہ یقین تھا کہ اس سے مسلمان بتدریج اپنے مذہبی تشخص سے محروم ہوجائیں گے اور وہ ہندوؤں کے عقائد اور روایات قبول کرلیں گے۔ جب ہندوؤں نے شدھی تحریک کا آغاز کیا تو ان علماء نے اس کے مقابلے میں جماعت رضائے مصطفےٰ کی بنیاد ڈالی۔ جس کے تحت سینکڑوں بریلوی علماء نے ملکانہ راجپوتوں میں قابل قدر کام کیا اور کامیاب ہوئے۔

بریلوی مکتب فکر کی قیادت (بعدازاں) مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے ہاتھوں میں آگئی۔ جمیعت علمائے ہند کے علماء کے برعکس وہ 1938.39ء میں ہی اس بات پر یقین کرچکے تھے کہ انگریز زیادہ عرصے تک برصغیر پر اپنا اقتدار قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ ان کے لئے یہ سوال شدت اختیار کرتا جارہا تھا کہ اس کے بعد ملک کا اقتدار کون سنبھالے گا؟ چنانچہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں پر مشتمل مسلمانوں کی ایک الگ ریاست تشکیل دینی چاہیئے۔ اس لئے جونہی قرار داد پاکستان منظور ہوئی۔ اس مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء جنھوں نے اس سے قبل بھی کانگریس کے مقابلے میں مسلم لیگ کی مدد کی تھی قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے اپنی جماعت کے کام کو وسیع تر کردیا اور ان کی ہر شاخ پاکستان کے قیام کی ضرورت کی تبلیغ میں مصروف ہوگئی۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے بذات خود شمالی برصغیر کا دورہ کیا اور اس کے متعدد چھوٹے اور بڑے شہروں اور قصبات میں تقریریں کی۔ تنظیم کا نیا دستور تیار کیا گیا اور اسے نیا نام دیا گیا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس سے اس کا نام ""جمہوریۃ الاسلامیہ"" رکھ دیا گیا۔ اس کے ارکان پاکستان پر اس قدر اعتقاد رکھتے تھے کہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے جمہوریۃ الاسلامیہ" پنجاب کے آرگنائزر مولانا ابوالحسنات کو ایک خط میں لکھا۔

""جمہوریۃ الاسلامیہ"" کو کسی بھی صورت حال میں پاکستان کے مطالبہ سے دست بردار ہونا قبول نہیں۔ خواہ جناح خود اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔ کیبنٹ مشن تجاویز سے ہمارا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔۔۔ بنارس میں 27 تا 30 اپریل 1946ء ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پانچ ہزار علماء نے شرکت کی اور حاضرین و مندوبین کے سامنے پاکستان کی ضرورت و اہمیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جب یہ علماء اپنے اپنے علاقوں میں واپس گئے تو قیام پاکستان کی تحریک کو وسیع پیمانے پر پذیرائی حاصل ہوئی۔

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنے مکتب فکر کے علماء کے کردار کا ان الفاظ میں ذکر کیا۔

ہم نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آنا علماء کے لئے مناسب خیال نہیں کیا لیکن ہم نے مسلم لیگ کے مخالفین کا بڑی شدت سے مقابلہ کیا اور اس کا مقصد مسلم لیگ کو ممنون کرنا ہرگز نہیں تھا۔ کیونکہ ہم نے اپنا کردار ہمیشہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ادا کیا ہے"۔ ہم نے کسی وقت بھی غیر مسلموں پر اعتقاد نہیں کیا اور اب جبکہ مسلم لیگ نے اسلامی آرڈیننس کے نفاذ کے جانب قدم اٹھایا ہے تو ہم اسلام کی عظمت اور غلبہ کے لئے مسلم لیگ کے مخالفین کی مخالفت کررہے ہیں۔

بعض دیگر علماء نے بھی اس ضمن میں خصوصی کردار کیا۔ ان میں سے ایک مولانا آزاد سبحانی تھے۔ جنھوں نے ہمیشہ قیام پاکستان کی حمایت کی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کلکتہ میں نماز عید کے بڑے اجتماع کی امامت کیا کرتے تھے لیکن مقامی مسلمانوں نے ان کی کانگریس نواز سرگرمیوں سے بے زار ہوکر انھیں امامت سے برطرف کردیا اور ان کی نظر انتخاب مولانا آزاد سبحانی پر پڑی جن کی تعلیمات اور خدمات جانی پہچانی تھیں۔ وہ اس قدر بے لوث تھے کہ ان کے حالات زندگی کے بارے میں بہت کم مواد دستیاب ہے۔ تاہم وہ لوگ ان کی خدمات سے بخوبی واقف ہیں۔ جو گزشتہ نصف صدی کی تحاریک کے عینی شاہد ہیں کہ انھوں نے مچھلی بازار کانپور کی مسجد کے انہدام کے خلاف مظاہرے میں قائدانہ کردار ادا کیا تھا۔ وہ خلافت اور عدم تعاون کی تحریکوں میں بھی مستعد رہے۔ وہ مسلم لیگ کے لئے اس کے قیام کے وقت سے ہی پر جوش معاون تھے۔ وہ ایک زبردست عوامی مقرر تھے۔ ان کے خیالات منطقی اور متوازن ہوتے تھے۔ ان کی زبان شستہ اور پاکیزہ ہوتی اور سچی بات تو یہ ہے کہ وہ اس برصغیر میں اردو کے سب سے بڑے عوامی مقرر تھے۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے عوامی معاملات میں اپنی نوجوانی کے زمانے میں ہی دلچسپی لینا شروع کردی تھی۔ وہ تحریک خلافت کے ایک جوشیلے کارکن تھے۔ اور انھوں نے اس وقت سے مسلم لیگ کا ساتھ دینا شروع کیا۔ جب اس کا کانگریس سے جھگڑا شروع ہوا۔ وہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی پاکستان منتقل ہوگئے۔ وہ جمیعت علمائے پاکستان کے بانیان میں سے تھے۔

TRUST ON AL-ABID'S HIGH GRADE PRINTING OF COTTON AND SYNTHETIC CLOTH, BED SHEETS PLAIN AND IN FLANNEL. DYEING, PRINTING, FINISHING OF ALL KIND OF BLENDED FABRICS, SHIRTING, SUITING, LAWN ON THE MOST MODERN AND LATEST PLANTS TO MEET STANDARDS REQUIRED ANY WHERE IN THE WORLD.

A--39, S. I. T. E., MANGHOPIR ROAD. KARACHI.
PHONES : 294354 (PABX) 5 LINES
TLX NO : 25524 ASMIL PK.
CABLE : SILKELO

FINE DOT GRAPHICS

آپ کے لئے وسیع تر انتخاب

تبت سوپ کی اعلیٰ معیاری ورائٹیز

تبت ڈیلکس ٹائلٹ سوپ

دو مختلف خوشبوؤں میں دستیاب

خوردہ قیمت 4.75 روپے

تبت سپر

نیا صابن، نئی دلنواز خوشبو، پربہار تازگی
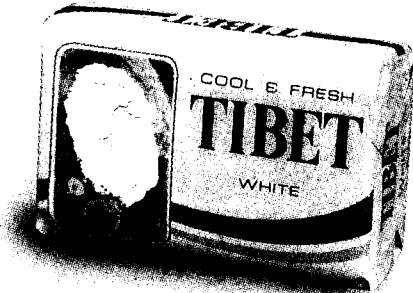
خوردہ قیمت 3.75 روپے

تبت کولون

کولون کی مسحور کن مہک کے ساتھ

خوردہ قیمت 3.75 روپے

تبت ٹائلٹ سوپ

نئی دلفریب خوشبو کے ساتھ

خوردہ قیمت 3.75 روپے

اپنی پسند کا ٹائلٹ سوپ لیجئے، اپنی پسند کی خوشبو کا انتخاب کیجئے

جہاں نما

(ادارہ)

امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۱ء

۱۹۸۹ء-۱۹۹۰ء میں کراچی یونیورسٹی

کراچی سے مختلف موضوعات پر ڈاکٹریٹ (P.H.D) کی ڈگری حاصل کرنے والی چار شخصیات کو گذشتہ برس امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۱ء کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) نے "امام احمد رضا ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۰ء" پیش کیا تھا اور ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کیا تھا کہ آئندہ سے صرف امام احمد رضا پر تحقیق و تدقیق کرنے والی شخصیات کو "گولڈ میڈل" / "امام احمد رضا ریسرچ ایوارڈ" دیئے جائیں گے، چنانچہ امسال ادارہ چمنستانِ محققین کے دو گلہائے رنگا رنگ کو "امام احمد رضا گولڈ میڈل ریسرچ ایوارڈ ۱۹۹۱ء" پیش کر رہا ہے۔

(۱) حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

(۲) محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

امام احمد رضا پر ڈاکٹریٹ: پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی نے سندھی زبان میں امام احمد کی حیات و افکار پر پروفیسر ڈاکٹر مدد علی قادری کی زیرِ نگرانی سندھ یونیورسٹی جامشورو (سندھ) سے اپنا ڈاکٹریٹ (P.H.D) کا مقالہ جنوری ۱۹۹۱ء میں جمع کرایا ہے۔ جب کہ کراچی یونیورسٹی سے پروفیسر مجید اللہ قادری نے اپنا مقالہ "کنزالایمان اور دیگر معروف اردو تراجم" مکمل کر کے جمع کراویا ہے۔ آپ نے ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی مقالہ تیار کیا ہے۔

انڈیا کے مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی ہندو یونیورسٹی - بنارس، انڈیا سے امام احمد رضا پر P.H.d کا مقالہ تیار کر رہے ہیں، آپ اس سے قبل ایک تحقیقی "تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ" بھی لکھ چکے ہیں جو انڈو پاک میں طباعت کے بعد مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اسی یونیورسٹی سے مولانا طیب علی رضا مصباحی، ڈاکٹر قمر جمال کی نگرانی میں "امام احمد رضا - حیات اور کارنامے" کے عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

مولانا سراج احمد قادری البستوی (الجامعۃ العربیہ، زینت الاسلام، کانپور) کانپور یونیورسٹی، کانپور (انڈیا) سے "امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری" پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

مولانا عبدالنعیم عزیزی بلرامپوری (ڈائریکٹر، الرضا اسلامک اکیڈمی، بریلی) روہیلکھنڈ یونیورسٹی بریلی سے "اردو نعت گوئی کی تاریخ میں امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کا مقام و مرتبہ" کے عنوان سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ آپ امام احمد رضا پر کئی تحقیقی مقالات لکھ چکے ہیں۔

سندھ یونیورسٹی جامشورو (سندھ) سے پروفیسر انوار احمد "مولانا احمد رضا خان بریلوی کی فقہی خدمات کا تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے مقالہ لکھ رہے ہیں۔

اسکالرز کی ادارہ میں آمد 1990ء -- ۱۹۹۱ء میں درج ذیل ملکی و غیر ملکی اسکالرز نے ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا دورہ کیا اور کارکردگی کو سراہا۔

(۱) علامہ ارشد القادری (وائس پریذیڈنٹ، ورلڈ اسلامک مشن، ہالینڈ)

(۲) علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (بانی و سرپرست، سنی رضوی انٹرنیشنل سوسائٹی مانچسٹر)

(۳) علامہ بدر القادری (ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، ہالینڈ)

(۴) عبدالنعیم عزیزی بلرام پوری (ڈائریکٹر، الرضا اسلامک اکیڈمی، بریلی، انڈیا)

(۵) پروفیسر انوار احمد (سندھ یونیورسٹی، جامشورو، سندھ)

(۶) پروفیسر ڈاکٹر سید اظہر (استاد شعبہ سیاسیات، کراچی یونیورسٹی، کراچی)

(۷) پروفیسر سید محمد عارف (بہاولپور)

طباعت و اشاعت ـــــ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے امام احمد رضا پر دنیا بھر میں ہونے والے تحقیقی کام کا ایک جائزہ بعنوان "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" تحریر فرمایا ہے جو کہ رضا انٹرنیشنل اکیڈمی، صادق آباد (پاکستان) نے ادارہ ھذا کے تعاون سے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ ممتاز ادیب و دانشور مولانا کوثر نیازی مقالہ "امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت" ادارہ ھذا نے اردو اور پھر انگریزی میں "A VERSATILE PERSONALITY" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ جب کہ اس کا عربی ترجمہ زیرِ طبع ہے، یہی مقالہ لاہور کے ادارہ معارف نعمانیہ نے اردو اور مانچسٹر کی سنی رضوی انٹرنیشنل سوسائٹی نے بھی انگریزی میں شائع کیا ہے۔ ادارہ امسال امام احمد رضا کی سیرت و کردار پر ایک بسیط عربی مقالہ "الشیخ احمد رضا خان بریلوی" جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے اشتراک سے شائع کر رہا ہے۔ کراچی کے مکتبہ رضویہ نے "فتاویٰ رضویہ" کی جلد نہم شائع کر دی ہے۔ "کنزالایمان شریف" کا سندھی ترجمہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور شائع کر رہا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے صاحبزادہ اقبال احمد فاروقی کی نگرانی میں دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ نیز ایک اردو ماہنامہ "جہان رضا" کا اجراء بھی کیا ہے۔ رابطہ (مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶، لاہور)۔ کنزالایمان

سوسائٹی لاہور نے ماہنامہ "کنزالایمان" (اردو/انگریزی) کا اجراء کیا ہے، رابطہ (۱۴۲۲/۶، ولی روڈ مصری بازار، لاہور۔ فون نمبر ۳۷۵۴۵۴)۔ ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور نے بھی ایک ماہنامہ "القول السدید" (اردو) کا اجراء کیا ہے، رابطہ (مکان نمبر ۲۰، گلی نمبر ۲۲ - بی کرم پارک مصری شاہ - لاہور) جب کہ دیگر رسائل اہلسنت ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، ماہنامہ نور الحبیب، بصیرپور اوکاڑہ، ماہنامہ فیض عالم - بہاولپور، ماہنامہ ساحل، کراچی۔ The Islamic Times England. ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور اور ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف۔ وغیرہ بڑی سرعت سے دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تصانیف "اجالا"، "گناہ بے گناہی" اور "رہبر و رہنما" کا ادارہ ھذا انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ جب کہ آپ کی تصنیف "NEGLECTED GENIUS OF THE EAST" بھی ادارہ امسال شائع کر رہا ہے۔ پروفیسر مجید اللہ قادری (شعبہ ارضیات، جامعہ کراچی) نے فتاویٰ رضویہ میں سے تمام فارسی فتاویٰ کو نکال کر ایک الگ کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے جس پر علامہ شمس بریلوی مدظلہ، مقدمہ تحریر فرما رہے ہیں۔ جہلم کے اعجاز اشرف انجم نظامی "افتاریہ امام احمد رضا" مرتب کر رہے ہیں۔ نواسہ امام احمد رضا علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمۃ کی سیرت و کردار پر مختلف علماء و دانشور کے مقالات و تاثرات کا مجموعہ "یادگار سلف" ادارہ ھذا نے شائع کر دیا ہے۔ "صدام حسین یونیورسٹی" عراق میں امام احمد رضا کی تصنیف "فتاویٰ رضویہ" کا عربی ترجمہ کرنے کے لئے ایک بورڈ تشکیل دیا گیا ہے جو کہ جلد ہی کام شروع کر دے گا۔ رضا فاؤنڈیشن لاہور، فتاویٰ رضویہ کو جدید انداز میں تخریج و ترجمہ و ترتیب کر کے شائع کر رہی ہے، جس کی پہلی جلد کا حصہ اول شائع ہو چکا ہے (پروگرام کے مطابق اس کے چھتیس (۳۶) حصے الگ الگ جلد میں ہونگے۔ رابطہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لاہوری گیٹ، لاہور)۔ برمنگھم یونیورسٹی انگلینڈ کے پروفیسر غیاث الدین قریشی امام احمد رضا کے "ملفوظات" کا انگریزی ترجمہ کر رہے ہیں۔ آپ اس سے قبل "حدائق بخشش" کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ___ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے وائس چانسلر، پروفیسر ڈاکٹر محمد نسیم فاروقی جون ۱۹۹۱ء میں پاکستان تشریف لائے تو ادارہ کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور اپنی مطبوعات کا تحفہ پیش کیا، اس موقع پر یہ طے پایا کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا دونوں ایک دوسرے کے تحقیقی کاموں میں تعاون کریں گے۔ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے سابق وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد مرحوم کے حوالے سے کراچی کے اقبال احمد اختر القادری نے ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد" لکھا ہے جو کہ معارف رضا ۱۹۹۱ء میں شائع ہو رہا ہے۔

قومی اسمبلی، پاکستان 22 ___ جولائی ۱۹۹۱ء کو ادارہ ھذا نے پاکستان قومی اسمبلی کی لائبریری کے لئے امام احمد رضا سے متعلقہ تقریباً ایک صد کتب کا تحفہ جناب نواز کھوکھر صاحب (ڈپٹی اسپیکر، قومی اسمبلی) کے ذریعے پیش کیا جو کہ قومی اسمبلی میں پیش کی جانے والی کتب میں اب تک سب سے بڑا تحفہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ پر T.V پروگرام ___

ادارہ کی کوششوں سے پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے اسلام آباد سینٹر کے پروگرام "کتابوں پر تبصرہ" میں اپریل ۱۹۹۱ء میں امام احمد رضا کی مایہ ناز تصنیف "فتاویٰ رضویہ" پر ایک علمی مذاکرہ نشر کیا۔ جس کے شرکائے گفتگو مولانا کوثر نیازی، ڈاکٹر خورشید رضوی اور مولانا سید ریاست علی قادری تھے۔

تعزیت -- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نبیرہ سیدنا غوث الاعظم (رحمۃ اللہ علیہ) پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی علیہ الرحمۃ ۲ جون ۱۹۹۱ء کو انتقال فرما گئے۔ آپ کو لاہور میں سپرد خاک کیا گیا۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے فنا[نس] سیکریٹری منظور حسین جیلانی صاحب کی والدہ طویل علالت کے بعد ۱۸ مئی ۱۹۹۱ء کو وصال فرما گئیں۔

سید لائق علی مصطفوی بریلوی (سابق آفس سیکریٹری، ادارہ ھذا) دسمبر ۱۹۹۰ء میں کراچی میں انتقال کر گئے، نیز ملتان کے پروفیسر غلام مصطفیٰ جنہوں نے بہاء الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے علوم اسلامیہ میں پروفیسر نور الدین جامی کی نگرانی میں "مولانا احمد رضا خان بریلوی اور ان کی فقہی خدمات" کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ایم اے کی ڈگری حاصل کی تھی، نومبر ۱۹۹۰ء میں وصال کر گئے۔

ادارہ مرحومین کے متعلقین، متوسلین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے "آمین"

ادارہ کے معتمد جناب پروفیسر مجید اللہ قادری صاحب حال ہی میں کراچی یونیورسٹی میں ممبر آف سینڈیکیٹ کی حیثیت سے ۳ سال کی مدت کے لئے اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامی پر منتخب ہوئے ہیں۔ نیز اس سے قبل پروفیسر صاحب دسمبر ۱۹۹۰ء میں ۲ سال کی مدت کے لئے انجمن اساتذہ پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری منتخب ہو چکے ہیں۔ ادارہ ان کو ان دونوں کامیابیوں پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

امام احمد رضا کی امتیازی خصوصیات

منجانب
پروفیسر ڈاکٹر
جے۔ ایم ایس بلجون

ایک غیر مسلم ولندیزی اسکالر کی حیثیت سے میں، اپنے لئے یہ بڑا اعزاز سمجھتا ہوں کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ میں امام موصوف کی نگارشات کی اہمیت پر تبصرہ کروں جو انھوں نے اسلام کی تشریح و ترجمانی کے دوران، خصوصیت کے ساتھ صفحہ قرطاس پر رقم کی ہیں۔
اس مقصد کے پیش نظر میں چاہتا ہوں کہ ان کے افکار کی تین امتیازی خصومیات پر نمایاں روشنی ڈالوں۔
سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امام موصوف اس شدت حال سے آگاہ ہیں کہ انھیں جن لوگوں کی رہنمائی کرنا ہے، ان کی فوری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حالات حاضرہ کے حوالے سے اپنے مشن کی موزونیت ومناسبت کی وضاحت کریں۔ چونکہ حالات تبدیل ہوچکے ہیں اور یہ بھی ضروری ہوسکتا ہے کہ بانی مذہب کے فرمودات کے الفاظ و عبارات سے انحراف ہوجائے، اس لئے وہ زبردست استدلال کا مظاہرہ کرتے ہیں (گویا اس رجحان کی بیخ کنی کرتے ہیں) لیکن ایسی ضرورت کے حق میں عقلی ولائل، خصلت اور عادت (عرف) کا نظام ہی فراہم کرسکتا ہے اور یہ مذہب کی بنیاد و قیام کے وقت وجود میں نہیں آتا۔ چھری کی دھار کی طرح تیز صورت حال سے نمٹنے کی اشد ضرورت، مناسبت حال سے غور وفکر یا اخلاقی بگاڑ کے متصادم اسباب، گویا یہ سب امور ہمیشہ مذہب کے اصولوں سے جکڑے ہوتے ہیں کیونکہ اگر بانی مذہب حیات ظاہری میں ہوتے تو وہ ان سب امور کو پورے طور پر درست کردیتے
دوسری بات یہ ہے کہ امام رضا کے مزاج کی ایک اور خصوصیت، ان کی مشئیت اور رضا ہے جس کے تحت وہ عام آدمی کے جذبات اور تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ اس شرط پر نہیں کہ شریعت کے (ایک یا کسی) ضابطے کی خلاف ورزی کی جائے۔ اسی مطابقت حال کے پیش نظر، امام رضا، ان نمازوں کی اجازت مرحمت کردیتے ہیں جو ایک اہل اللہ کے مقبرے یا مزار کے دائیں یا بائیں طرف ادا کی جائے تا کہ صاحب مزار کی بابرکت روح سے برائے امداد تائید حاصل ہوسکے لیکن ساتھ ہی وہ اس امر کو موزوں و مناسب قرار دیتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینے سے پرہیز کرنا چاہئیے اسی طرح (ان کے نزدیک) یہ ایک بے بنیاد رواج ہے کہ نوازائیدہ بچوں کے تراشیدہ بال قبر پر رکھ دیئے جائیں۔
احمد رضا کی تعلیمات کا ایک تیسرا پہلو جو خاص توجہ کا مستحق ہے وہ (پیغمبر اسلام) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان کی انتہائی گہری عقیدت ہے۔ آداب میلاد کے دوران قیام سلام کے لئے کھڑے ہونے) میں شامل نہ ہونا ان کے نزدیک نبی کریم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے برابر ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ کا رسول صفات خداوندی کے علاوہ سراپا قابل فہم کاملیت کا حامل ہے مثال کے طور پر انھیں اخراج فضینہ کے خلاف تحفظ دیا گیا ان کا سایہ نہیں تھا کیونکہ خدا نے ان کے بدن کو تمام مادی عناصر سے پاک کرنے کے بعد انھیں خالصتاً نور کردیا تھا)
آخر میں میرے نزدیک یہ امر بلاشبہ افسوسناک ہے کہ برصغیر پاکستان و ہند میں اسلام کے مغربی اسکالروں نے اب تک نہایت گھٹیا پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان امام صاحب کے عقائد و افکار کے مطالعے کو نظر انداز کر رکھا ہے، جو اپنی زندگانی میں اور اب عالم جاودانی میں جانے کے بعد بھی اپنے عقیدت مندوں کے دل و دماغ پر موثر گرفت رکھتے ہیں، یہاں تک کہ دور دراز کے ممالک میں بھی ان کا گہرا اثر پایا جاتا ہے مثال کے طور پر یہاں ہالینڈ میں بھی، وہ اسی طرح جانے پہچانے جاتے ہیں۔
پروفیسر ڈاکٹر جے ایم ایس بل جون ایمریٹس پروفیسر آف اسلامولوجی یونیورسٹی آف لیڈن (ہالینڈ) 22 مئی 1989ء

With Best Complements

MOHAMMED ASHRAF MEMON

GROUP OF COMPANIES.
ASHRAF IMPEX.
M.H. INTERNATIONAL.
ZARA ENTERPRISES.
AFSHAN INTERNATIONAL.
HAROON & COMPANY

Fax: (92-21) 2417925

Phones: Off. 2414125
2414383

TELEX : 3445/AMIN M(PAK). Res.
4936764

ROOM NO. 26-27 3RD FLOOR, CHEMICAL CHAMBERS
ADAMJEE HAJI DAWOOD ROAD KARACHI

سورج غروب ہونے سے پہلے
اپنے گھر کو
روشن کرلیجئے
آنے والے وقت کے لئے اپنے
خاندان کا روشن اور خوشحال مستقبل یقینی بنائیے۔
اسٹیٹ لائف کی کثیر الفوائد بیمہ پالیسیاں اور اضافی
معاہدے نہ صرف بچت اور سرمایہ کاری کا ذریعہ ہیں بلکہ بڑھاپے
میں بیمہ کی جمع شدہ رقوم کے حصول، خاندان کیلئے ماہانہ آمدنی، بیٹیوں
کی شادی، بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے اخراجات اور حادثاتی موت پر
دگنی رقم کی ادائیگی کی ضمانت ہیں۔
اسٹیٹ لائف کے نمائندے سے ملئے، اپنے اور اپنے خاندان کے
مستقبل کے منصوبوں کی مناسبت سے موزوں بیمہ پالیسی کا انتخاب کیجئے۔
اسٹیٹ لائف
انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
United
PID-1-7/91

With Best Complements
From :

M/S NAKSHBANDI Industries Ltd.

Title Cover Processed by LASERTYPE Printed by Hamdard Press Tel. 214124